دردسر، فالج، لقوہ، سرسام، رعشہ، ہذیان، مرگی، اعصابی کمزوری
حواس ستہ اور دیگر اعصابی امراض پر انقلاب انگیز جدید تحقیق
تحقیقات و علاج
امراض دماغ واعصاب
Gesichtsnerven steuern über die
Gesichtsmuskeln die Mimik
مصنف و مرتبہ
زبدۃ الحکماء الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری
ترتیب و پبلکش
حکیم محمد عارف منیجر ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور
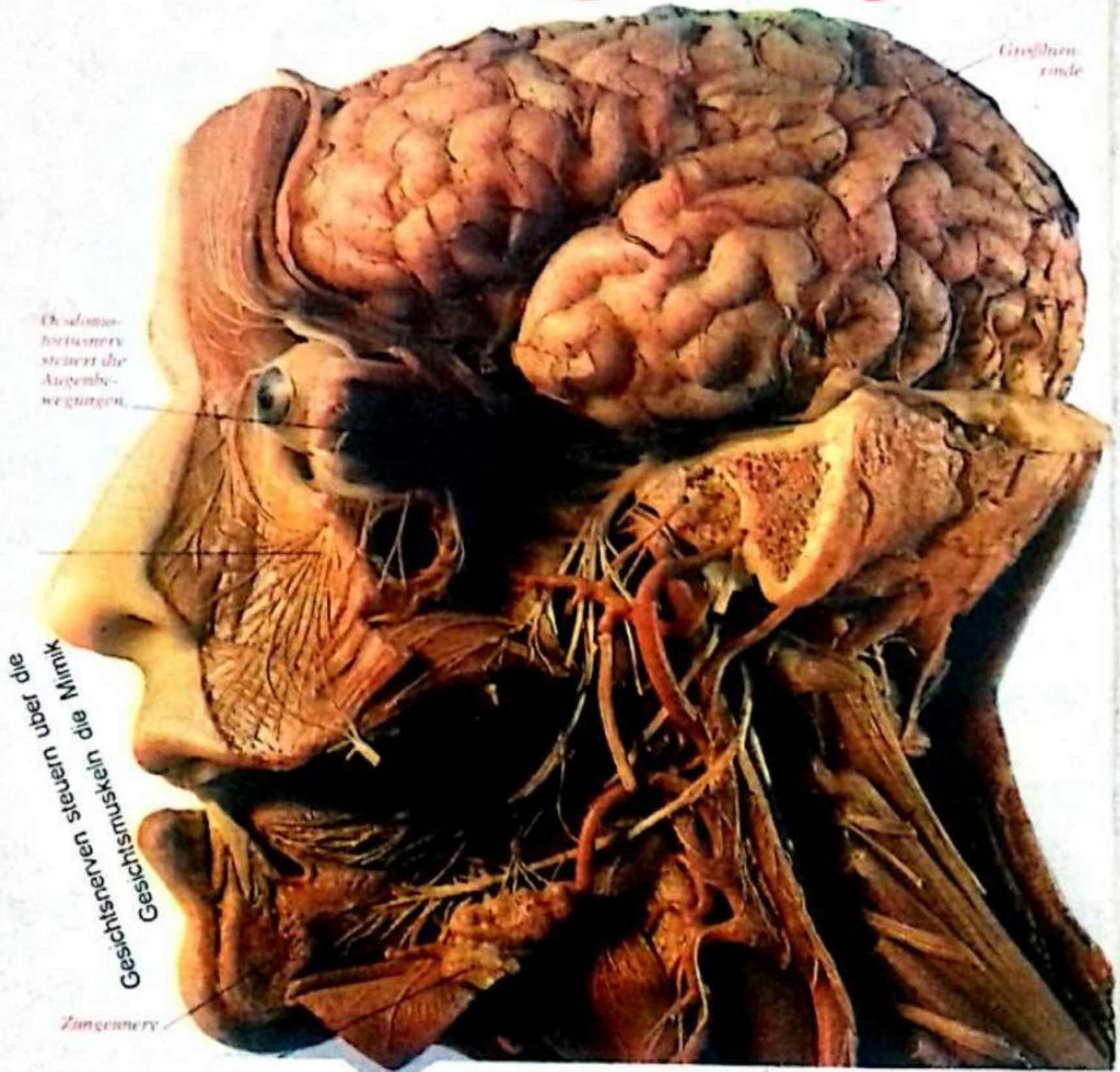
نام کتاب	تحقیقات امراض دماغ واعصاب
نام مصنف	الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری
ایڈیشن اول	شمارہ خصوصی ماہنامہ قانون مفرد اعضاء
بار اول	جنوری 1994
بار دوم	مئی 1999
تعداد	1000
کتابت	حکیم محمد منور شاہ کاموںکی
ناظم طباعت واشاعت	حکیم محمد عارف دنیاپور
قیمت	[illegible] روپے علاوہ محصول ڈاک

☆ یٰسین دواخانہ وطبی کتب خانہ ریلوے روڈ دنیاپور، لاہور

فون دنیاپور 03017501019- 0608-304773 لاہور 042-7358721-7913704

معنون

میں اس علمی و تحقیق و فنی تحقیقات کو احیائے طب و اصلاح و تجدید اور ارتقائے قانون مفرد اعضاء کے لئے تحریک ہے۔ کو حکیم مولانا ارشاد الحق صاحب بہاولپور اور حکیم محمد اشرف جمیل ممتاز صاحب جوہر آباد کے بام نامی و اسم گرامی سے موسوم کرتا ہوں۔

دونوں دوست قانون مفرد اعضا میں تحقیقات، تدقیقات اور ریسرچ کا اس قدر شوق رکھتے ہیں۔ کہ باوجود مصروفیات کے قانون مفرد اعضا سمجھنے کے لئے کئی بار میرے پاس دنیا پور اور لاہور تشریف لائے ہیں۔ اب خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار ہو کر قانون مفرد اعضاء کے ذریعہ غذا سے علاج کے فری کیمپ بھی لگا رہے ہیں۔

اللہ سے دعا ہے کہ وہ انہیں زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنے کی توفیق دے آمین ثم آمین۔

خادم فن: حکیم محمد یٰسین دنیا پور

۱۸/۱/۹۴

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱	معنون	۳
۲	ماہیت قانون مفرد اعضاء	۱۶
۳	دماغ و اعصاب کی حقیقت ماہیت ضرورت	۱۷
۴	بڑا دماغ	۲۰
۵	اعصاب	۲۲
۶	دماغ کے [illegible]	۲۵
	حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں	۲۷
۸	حواس کی تعداد میں غلط فہمی	۲۹
۹	حواس ستہ ہونے کی وجوہات	۲۹
۱۰	حواس خمسہ تسلیم کرنے میں ایک قباحت	۳۰
۱۱	چھٹی حس	۳۰
۱۲	چھٹی حس صرف گوشت میں ہونے کا ثبوت	۳۱
۱۳	حواس خمسہ صرف دماغ کے احساسات نہیں	۳۴

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۱۴	حواس خمسہ اندرونی میں غلط فہمیاں	۳۸
۱۵	حواس خمسہ اندرونی کے متعلق حیرت انگیز انکشاف	۳۹
۱۶	حواس ستہ اندرونی	۴۰
۱۷	دردسر اور اس کی اقسام	۴۵
۱۸	قانون مفرد اعضاء اور دردسر	۴۵
۱۹	اصول علاج	۴۶
۲۰	دردسر بلغمی وزکامی	۴۹
۲۱	دردسر شقیقہ سر کے بائیں طرف ہونے کی وجہ	۵۱
۲۲	صداع صفراوی	۵۰
۲۳	صداع شقیقہ	۵۰
۲۴	صداع دوری	۵۴
۲۵	صداع کبدی	۵۶
۲۶	خسیانہ اسطوخودوس	۵۷
۲۷	صداع کلوی	۵۸
۲۸	دردسر رحمی	۵۹

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
۲۹	دردِ سر رحمی	۵۹
۳۰	صداع ریحی و ملدی	٦۰
۳۱	صداع خماری	٦۲
۳۲	ضعف دماغ	٦۲
۳۳	قانون مفرد اعضا اور ضعف دماغ	٦۳
۳۴	علامات تسکین دماغ	٦۵
۳۵	سر چکرانا	٦۷
۳٦	دماغ کا ہل جانا	٦۹
۳۷	دماغ کا دَب جانا	۷۱
۳۸	سرسام یا ورم دماغ	۱۰۰
۳۹	سرسام کا علاج	۱۰۵
۴۰	سرسام سوداوی	۱۰٦
۴۱	سرسام سوداوی کا علاج	۱۰۷
۴۲	سرسام غیر حقیقی	۱۱۲
۴۳	بے خوابی	۷۵
۴۴	ہذیان	۷٦
۴۵	مرگی	۷۹
۴٦	دماغ کا بوجھل ہونا۔ دماغ پھٹتا معلوم ہونا۔	۸۱
۴۷	دماغ جلنا	〃
۴۸	دماغ میں رسولی ہونا	۸۲
۴۹	استسقاء دماغ	۸۴
۵۰	سکتہ۔ غشی۔ بے ہوشی	۸۸
۵۱	حسندر	۹۱
۵۲	کزاز صادق و کاذب	۹۳
۵۳	جریان خون دماغی	۹۵
۵۴	ڈورے سے شریان باندھنا	۹۹
۵۵	استرخا	۱۱۵
۵٦	فالج	۱۱٦
۵۷	تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم کی تقسیم	۱۱۹
۵۸	ماہیت فالج	۱۲۲
۵۹	دایاں فالج	۱۲۳
٦۰	بائیں طرف کا فالج	۱۲٦
٦۱	فالج اسفل	۱۳۰
٦۲	مالش کیلئے ماہرین کی رائے	۱۳۳
٦۳	لقوہ	۱۳۵
٦۴	لنگڑی کا درد	۱۳۹
٦۵	تشنج و اینٹھن	۱۴٦
٦٦	رعشہ	۱۴۳
٦۷	باد گولہ	۱۴۸

امراض دماغ و اعصاب
ایک نظر میں
جنون
سکتہ
درد شقیقہ
ضعف دماغ
مرگی
بے خوابی
لقوہ
فالج
دماغ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

مقدمہ

کسی بھی ملک کو دیکھ لیں ۔ چاہے وہ چھوٹا ہے چاہے بڑا ۔ ہر ملک کا ایک
سربراہ یا بادشاہ ہوا کرتا ہے جو نہ صرف اپنے ملک کی باگ ڈور سنبھالے رکھتا ہے
جس کے ذریعہ ملک کے کونے کونے کے حالات اور واقعات سے ہر وقت آگاہ
رہتا ہے جہاں کہیں بھی کوئی مطالبہ یا شور و غوغا اٹھتا ہے اس کے ازالہ کیلئے
بادشاہ سلامت انتظامیہ کو حرکت میں لاکر مقامی لوگوں کے مطالبات کو حل کرا
دیتا ہے جس سے پھر امن چین ہو کر ملک ترقی کرتا رہتا ہے
بالکل یہی صورت بادشاہ سلامت غیر ممالک کے ساتھ رابطہ رکھتا ہے
اگر دنیا میں کہیں بھی وبائیں ، زلزلے اور قحط یا کوئی دو ملکوں میں جنگ ہو جائے
تو بادشاہ سلامت ان ممالک کے ساتھ خارجی تعلقات کے طریقہ کے مطابق
اپنا کردار ادا کرتا ہے یعنی اگر کسی ملک میں وبا یا زلزلہ یا قحط وغیرہ سے جانی اور
مالی نقصان ہو چکا ہوتا ہے تو وہ اپنی استطاعت کے مطابق امداد کرتا ہے ۔
بعض دفعہ کسی ملک کو فوجی جوانوں کی صورت مدد دیتا ہے ۔
اسی طرح اس کائنات جسے جہانِ اکبر کہا جاتا ہے ۔ کا نظام بخیر و خوبی چلتا رہتا ہے
بالکل یہی صورت ہمارے جسم میں دماغ کی ہے وہ مملکت جسم انسان کا بادشاہ
ہے ۔ دماغ اپنے کارندوں (اعصاب) کے ذریعے اپنے برابر کی مملکتوں (دل
جگر) کے حالات واقعات سے آگاہ ہوتا رہتا ہے ۔ جہاں کہیں بھی کسی قسم کا نقصان

(مرض) ہوتا ہے۔ وہاں کی اصلاح، تعمیر و ترقی کے لئے ضروری انتظام کرتا ہے۔ مثلاً اگر کسی مقام پر دوران خون زیادہ ہو جائے یا کم ہو جائے جس سے متاثرہ اعضاء کی اصلاح و درستی کے لئے دماغ سست مفرد اعضاء کی طرف دوران خون فوراً تیز کرا دیتا ہے اور تیز و محرک مفرد اعضاء سے دوران خون کم کر کے ان کے افعال اعتدال پر لے آتا ہے۔ اسی طرح مملکتِ جسم انسان کا نظام چلتا رہتا ہے۔

دماغ کی وجہ سے انسان اشرف المخلوقات ہے

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے۔ تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار و شہنشاہ کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے۔

دماغ کی اہمیت و ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دماغ و اعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس و حرکت پڑا رہے۔ مثلاً جس حصہ میں دماغ و اعصاب کے احکام نہیں پہنچتے وہاں فالج ہو جاتا ہے۔ یہ حقیقت بھی ذہن نشین کر لیں کہ انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے۔ اسی شعور و عقل کی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات ہے۔

اپنی خدا داد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی افعال کے سبب دیگر تمام حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنا لیتا ہے۔

انہی صفات کے مالک دماغ پر اگر کسی قسم کی آفت یا خرابی ہو جائے تو نہ صرف نظام حساس درست نہیں رہتا۔ بلکہ دوسرے نظامات حرکت و تحلیل غذا و مواد بگڑ جاتے ہیں۔ جسم انسان کی طبعی حرکات سے عاری ہو جاتا ہے۔ جگر

عدد تحلیل غذا و فاسد مواد کو خارج کرنے سے لاتعلق ہو جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جسم انسان امراض کا گھر بن جاتا ہے۔

لہٰذا ہر ڈاکٹر، حکیم، طبیب اور معالج کا فرض ہے کہ وہ جب بھی کسی مریض کے دماغ و اعصاب میں کسی قسم کی خرابی محسوس کریں تو فوراً قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا ازالہ کریں تاکہ دوسرے نظام بھی اعتدال پر آسکیں۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

"قانون مفرد اعضاء کے تحت دماغ و اعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

۱- دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی ہو جائے۔
۲- دماغ و اعصاب کے افعال میں تسکین ہو جائے۔
۳- دماغ و اعصاب کے افعال تحلیل ہو جائے۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی کا مطلب

دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو گیا ہے جس سے دماغ و اعصاب کے افعال اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ کثرت بول، کثرت پسینہ، زکام بلغمی کھانسی، دست قے، ضعف جگر و تسکین قلب کی علامات و تکالیف ہو جاتی ہیں۔

ان علامات و خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون قلب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین قلب ختم ہو جائے گی دوسری طرف رطوبات کی

کثرت سے ہونے والی تمام تکالیف ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تسکین کا مطلب

جب جگر اور گردوں کی طرف دورانِ خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دماغ و اعصاب میں دورانِ خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے۔ مریض کو ذہنی طور پر دماغ و اعصاب میں کمزوری سستی اور تسکین ہو جاتی ہے۔ مریض ذہنی طور پر نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ عقل و شعور میں کمی آ جاتی ہے۔ چونکہ تسکین کی وجہ سے دماغ و اعصاب پوری طرح قلب کو احکامات برائے حرکت دے نہیں سکتے۔ اس لئے جسم سست کاہل۔ بوجھل رہنے لگتا ہے بعض دفعہ دائیں طرف فالج ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔

ان تکالیف و علامات کا علاج یہ ہے کہ دورانِ خون دماغ و اعصاب کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تحلیل کا مطلب

دماغ و اعصاب سے جب دورانِ خون قلب میں زیادہ ہو جاتا ہے تو دل میں تیزی آ جاتی ہے لیکن دماغ ضعف اور کمزوری کا غلبہ ہو جاتا ہے۔ رطوبات کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے۔ بڑھی ہوئی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں۔ جس سے نزلہ زکام کثرت بول و پسینہ کھانسی قے۔ دست وغیرہ سب غائب ہو جاتے ہیں۔ اور مریض تندرست ہو جاتا ہے۔

یہاں میں نے مختصر طور پر دماغ و اعصاب میں ممکنہ خرابیوں کا خاکہ پیش کیا ہے۔ کتاب ہذا میں تمام علامات و تکالیف کی ماہیت اور تحریکات وغیرہ بڑی

تفصیل سے لکھ کر ان کا غذائی و دوائی علاج پیش کیا ہے۔ ساتھ ساتھ امراض علامات کی تشریح اور ان کے علاج میں جو غلطیاں ہو رہی ہیں ان کا قانون مفرد اعضاء کے تحت ازالہ کر دیا گیا ہے۔

مثلاً اعصاب کے متعلق سبھی محققین اس حقیقت پر متفق ہیں کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں جنہیں عرف عام میں حرکتی اعصاب کہا جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے۔ بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کے لئے ہے۔

یاد رکھیں حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی موثر اثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہو۔ تاکہ دماغ اپنی قوت عقل شعور سے فیصلہ کر سکے کہ وہ موثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ۔ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

اس حقیقت سے تو آپ اچھی طرح واقف ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور رہنے کے لئے حرکت کرنا ضروری ہے۔

خالق مطلق نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے۔ جو چوبیس گھنٹے حرکت میں رہتا ہے چونکہ قلب جسم میں عضلات کے ذریعے حرکت کراتا ہے لہذا قدرت نے عضلات کو جسم کے ذرہ ذرہ میں متعین کیا ہوا ہے تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں۔

جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل و شعور سے فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا مضر۔ پھر دماغ اپنے فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب و عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ اور اس

اور اس وقت تک حرکات جاری رکھتے ہیں جب تک دماغ کے حکم پر پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ لہذا آئندہ یہ غلط تصور ذہن سے نکالدیں کہ جسم میں حرکتی اعصاب بھی ہوتے ہیں اسی طرح حواس کے متعلق بہت سی غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں مثلاً

حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

قارئین آپ یہ جان کر حیران ہوں گے کہ حواس خمسہ نہیں بلکہ حواس ستہ یعنی چھ حواس ہیں۔ اس طرح حواس خمسہ کو صرف دماغ واعصاب کے حواس سمجھا جاتا ہے۔ جو درست نہیں ہے۔

کیوں اکثر حواس کو عضلاتی مفرد اعضاء انجام دیتے ہیں لہذا انہیں کسی طرح دماغ واعصاب کے افعال نہیں کہا جا سکتا۔ ذائقہ زبان بناتی ہے جو عضلاتی عضو ہے اسی طرح بعض حواس کا ادراک غدد انجام دیتے ہیں جیسے دیکھنے کا احساس۔ آنکھیں کرتی ہیں لیکن یہ خالص غدی اعضاء ہیں چھونے کا کام جلد کرتی ہے جو خالص غدی جسم ہے یا غدی مادہ سے بنی ہوئی ہے۔

چونکہ مفرد اعضاء دل جگر دماغ الگ الگ اپنے احساسات رکھتے ہیں لہذا حواس یا تو تین ہونے چاہیں یا مرکب ہونے کی صورت میں چھ ممکن ہیں پانچ حواس خمسہ کسی قانون اور کلیہ کے تحت نہیں آتے یعنی علم اعضاء کے تحت تین یا چھ ہونا ضروری ہیں۔

کتاب ہذا میں۔ میں نے قانون مفرد اعضاء کے تحت حواس خمسہ کو رد کر کے حواس ستہ پیش کئے ہیں اور ان کی مکمل بالاعضاء جسم میں نشاندہی کی ہے۔

قارئین میں نے تحقیقات امراض دماغ کو بے حد محنت اور انتہائی احتیاط و کوشش سے اغلاط سے پاک کر کے مکمل کیا ہے لیکن انسان خطا و نسیان کا مرکب ہے کہیں کوئی لغزش ہو سکتی ہے جسے آپ کا فرض ہے کہ بعد مطالعہ کتاب میں ہونے والی اغلاط یا کمیوں سے

مجھے آگاہ کریں۔ تاکہ آئندہ کی اشاعت میں ان کا ازالہ کیا جا سکے

ضروری گذارش

قارئین کتاب لکھتے وقت بعض مفرد اعضاء کے افعال یا ان کے علاج میں قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات ٹکرا جاتی ہیں یعنی قانون مفرد اعضاء کی رو سے وہ غلط ہو جاتی ہیں۔ ایسے موقعوں پر اغلاط کے ازالہ کے لئے اعتراضات کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے جوابات دیئے جاتے ہیں۔ ان اعتراضات اور جوابات سے کسی کی دل آزاری مطلوب نہیں ہوتی۔ بلکہ میرے نزدیک اصلاح و تجدید مدنظر ہوتی ہے۔ میں اپنے محققین بھائیوں سے معذرت خواہ ہوں۔

میری دعا ہے کہ اللہ میری اس حقیر سی محنت کو قبول فرمائے اور اسے طبی بھائیوں کے لئے راہنما بنائے آمین ثم آمین۔

۱۸/۱/۹۴

خادم فن

حکیم محمد یسین دنیا پور

ماہیت قانون مفرد اعضا

چونکہ قانون مفرد اعضا کی عمر صرف بیس پچیس (۲۵) سال کے قریب ہے اور اس کے ذریعہ تمام کتب لکھی جائیں گی اس لئے اس کی حقیقت و ماہیت علم الامراض سے پہلے تحریر کرنا ضروری سمجھتا ہوں تاکہ کتاب کے ہر لفظ و نقطہ کو قارئین بآسانی سمجھ سکیں اور آئندہ ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضا کی بنیاد تین حیاتی اعضاء دل، جگر، دماغ پر قائم ہے۔ اور ماہیت اعضاء کے متعلق یہ ایک مسلمہ امر ہے کہ اخلاط غذا سے بنتے ہیں۔ جب یہی اخلاط بستہ و مجسم ہو کر ٹھوس مادہ کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ تو انسجہ و مفرد اعضاء (عضلات غدد اعصاب) بن جاتے ہیں انہی مفرد اعضا سے مرکب اعضاء ترتیب پاتے ہیں۔ جیسے معدہ، مثانہ، گردے اور پھیپھڑے وغیرہ

اخلاط کا مجسم ہو کر مفرد اعضا بن جانا اور ایک دوسرے کو متاثر کرنا اور فاضل رطوبات کو خون سے خارج کرنا ایک ایسی حقیقت ہے جس سے کوئی سائنس انکار نہیں کر سکتی یہ حقیقت ہے کہ ہر وقت کوئی نہ کوئی مفرد حیاتی عضو محرک و تحریک اور تیزی میں ہوتا ہے اس کے برعکس کسی نہ کسی مفرد حیاتی عضو میں سستی و تسکین ہوتی ہے جبکہ تیسرے حیاتی مفرد عضو میں ضعف کمزوری اور تحلیل ہوتی ہے جس سے امراض و علامات کا ظہور ہوتا ہے علاج کے لئے قانون مفرد اعضا کے تحت اگر تسکین والے مفرد عضو کو محرک و تیز کر دیا جائے اور محرک و تیز عضو کو تسکین و سست کر دیا جائے تو تمام تکالیف و علامات غائب ہو جاتی ہیں یہی قانون مفرد اعضا ہے۔

دماغ کی ماہیت، حقیقت اور اہمیت

دماغ کے لفظی معنی حواس۔عقل۔ دانائی اور مغز کے ہیں۔انسان کا دماغ عقل و شعور کے لحاظ سے تمام کائنات کی مخلوق سے افضل و اعلیٰ ہے اسی وجہ سے حضرت انسان اشرف المخلوقات کہلاتا ہے۔ اپنی خداداد عقل و شعور اور اعلیٰ دماغی طاقتوں کے سبب دیگر سب حیوانات کو اپنا فرمانبردار بنالیتا ہے عام طور پر ایک جوان آدمی کے دماغ کا وزن ۴۹ ۱/۲ اونس تقریباً ڈیڑھ کلو اور ایک جوان عورت کا دماغ تقریباً ۴۴ اونس ہوتا ہے۔ ذہین اور عالی دماغ اشخاص میں دماغ کا وزن ۶۳، ۶۴ اونس تک ہوتا ہے اس کے برعکس مادرزاد پاگل آدمیوں کا دماغ بائیس تئیس اونس ہی ہوتا ہے۔

حیوانات میں سوائے مگرمچھ اور ہاتھی کے باقی تمام حیوانات کا دماغ انسان کے دماغ سے وزن میں کم ہوتا ہے۔ مگر جسمانی تناسب کے لحاظ سے مگرمچھ اور ہاتھی کے دماغ سے آدمی کا دماغ بھاری ہوتا ہے۔ کیونکہ انسانی دماغ کا وزن اس کے جسم کا ۱/۴ حصہ ہوتا ہے۔

قدرت کی انسان پر یہ بھی سب سے بڑی عنایت ہے اس کا دماغ چالیس برس تک بڑھتا ہے اس کے بعد ہر آنے والے سال میں دماغ کا وزن کم ہوتا رہتا ہے۔

دماغ کا محل وقوع

دماغ کھوپڑی کی آٹھ ہڈیوں کے اندر تین جھلیوں میں ڈھکا ہوا ہے یہ جھلیاں اس کی غذا اور حفاظت کے لئے بنائی گئی ہیں، یہ تعداد میں تین ہیں۔

۱۔ بیرونی جھلی

دماغ کی یہ جھلی کھوپڑی کی اندرونی سطح اور دماغ کے دوسرے پردے کے ساتھ چسپاں ہے۔اس جھلی کا بیرونی حصہ جو کھوپڑی سے لگا ہوا ہے۔ کھردرا اور ریشہ دار ہے اور اس کا اندرونی حصہ صاف اور چکنا ہے۔ یہ

جبلی (پردہ) ایک طرف دماغ کو کھوپڑی کی سخت ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھتی ہے۔ دوسری طرف دماغ کو دو مختلف حصوں میں تقسیم کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹے دماغ کو بڑے دماغ کے پچھلے لوتھڑوں کے بوجھ سے محفوظ رکھتی ہے

BRAIN

CENTRE FOR SPEECH
CENTRE FOR MOVEMENT
CENTRE FOR HEARING
PITUITARY GLAND
CENTRE FOR VISION
SPINAL CORD
EREBELLUM
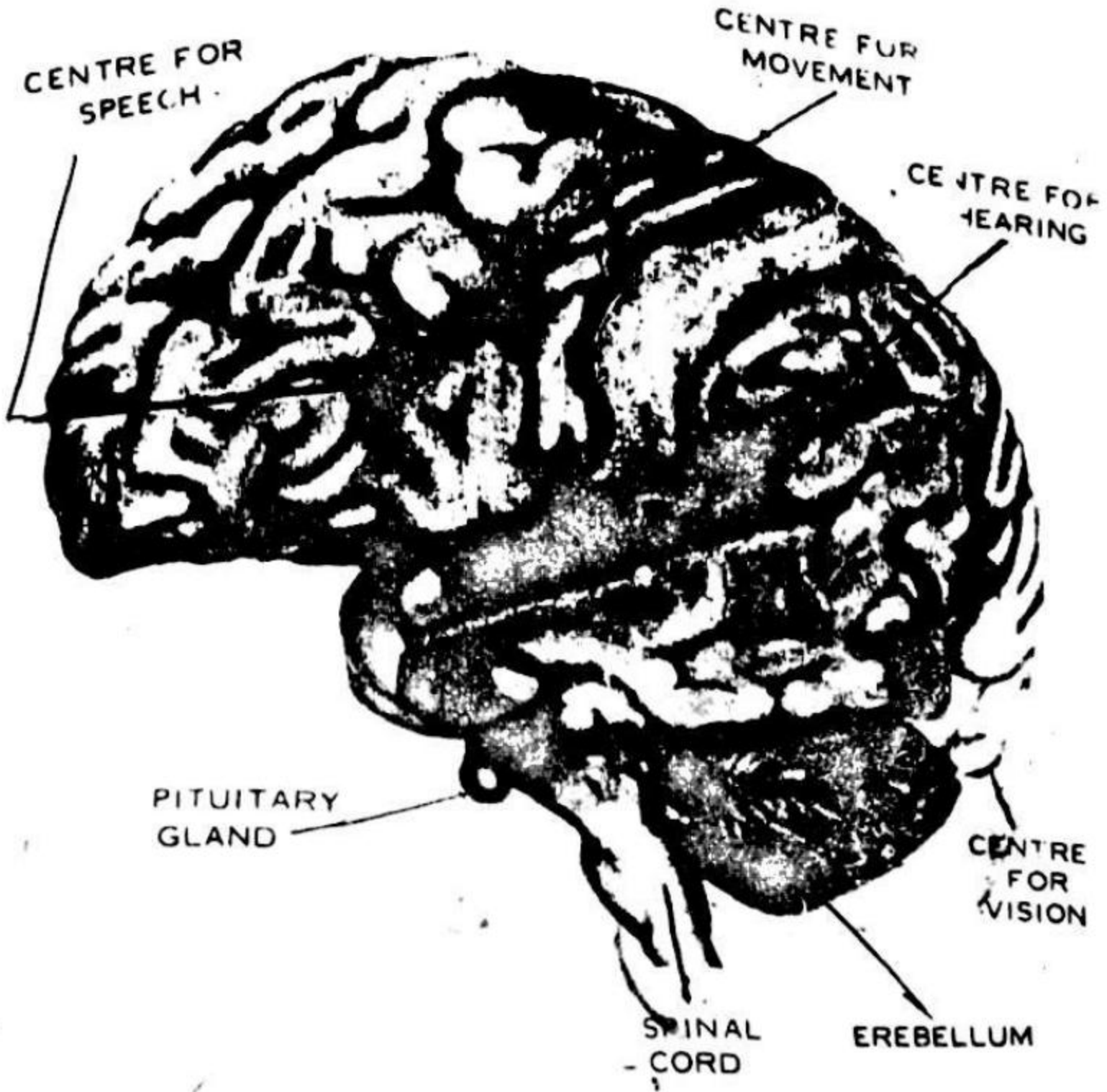
اس کو اردو میں موٹی جھلی یا دبیز پردہ اور عربی میں غشا صلب یا ام غلیظ کہتے ہیں۔

نوٹ: قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق یہ جھلی مرکب ہے مفرد مادہ یا کسی ایک اعضا سے بنی ہوئی نہیں ہے۔

درمیانی جھلی یا پردہ

یہ جھلی بیرونی اور اندرونی جھلیوں کے درمیان واقع ہے یہ مکڑی کے جالے کی مانند نہایت باریک اور نازک آبدار جھلی ہے۔ اسی لئے اس کو غشا عنکبوتی کہتے ہیں۔ اس کے بعض حصے اوپر کی جھلی ام غلیظ سے اور بعض حصے نیچے کی جھلی ام رقیق سے ملے ہوئے ہیں۔ ان جھلیوں کو ایک دوسری سے علیحدہ رکھنے کیلئے کچھ خلاء ہوتا ہے جس میں رطوبات بھری رہتی ہے۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیق کے مطابق یہ جھلی غدی جھلی یا (غدی پردہ) کہلاتی ہے۔

اندرونی جھلی یا پردہ

یہ جھلی دماغ کی بیرونی سطح سے چپاں رہتی ہے اور دماغ کے ہر نشیب و فراز اور بطون دماغ کے اندر داخل ہوتی ہے۔ یہ دماغ کا اندرونی غلاف ہے اس میں خون کی باریک باریک نالیوں کا جال بچھا ہوا ہے اس سے دماغ کی پرورش ہوتی ہے چونکہ اس میں مشیمہ کی مانند عروقی جال ہوتا ہے اس لئے اس کو غشا مشیمی کہتے ہیں۔ قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق اس جھلی کو عضلاتی جھلی یا عضلاتی پردہ کہتے ہیں

ایک غلط فہمی کا ازالہ

دماغ کے بھی دو حقیقی پردے ہیں جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے کہ دماغ تین جھلیوں یا پردوں میں لپٹا ہوا ہے اس سے یہ شبہ ذہن میں ابھرتا ہے کہ دل اور جگر تو دوسرے اعضا کی تحریکات کی وصولی کے لئے دو دو پردوں سے کام لیتے ہیں۔ اس کے برعکس دماغ اپنے تین پردوں سے دوسرے اعضا کی تحریکات وصول کرتا ہوگا۔

قارئین اس شبہ اور خیال کو ذہن سے نکال دیں کہ دماغ تین پردوں سے تحریکات وصول کرتا ہوگا حقیقت یہ ہے کہ دماغ کے بھی صرف دو حقیقی پردے ہیں جو دوسرے حیاتی اعضا کی تحریکات کی وصولی کا کام انجام دیتے ہیں کیونکہ دماغ کے لئے ضروری ہے کہ ایک طرف جگر کی تحریکات سے مکمل آگاہی ہو تاکہ دماغ تحلیل کے نظام و حرکت کے نظام میں ذرا سی کمی بیشی کو بھی درست کرنے کے لئے احکامات تیار کر سکے۔ دماغ کی یہ ضرورت صرف دو

پردوں سے ہی پوری ہو سکتی ہے۔ ان میں اول دل کا پردہ جو دماغ کے اوپر چسپاں ہے دوسرا جگر کا پردہ جو دل کے پردے کے اوپر اور بیرونی پردے کے نیچے واقع ہے۔ پھر ذہن نشین کر لیں کہ یہ پردے دماغ پر اس لئے چڑھے ہوئے ہیں تاکہ دل اور جگر اپنی اپنی تحریکات ان پردوں کے ذریعے دماغ تک پہنچا سکیں۔

جہاں تک تیسرے پردے کا تعلق ہے جسے دبیز پردہ یا غشاء صلب اور بیرونی پردہ کہتے ہیں یہ تو صرف دماغ کو کھوپڑی کی ہڈیوں کے دباؤ سے محفوظ رکھنے اور دماغ کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا کام کرتا ہے اس پردے کے ذریعے کسی حیاتی عضو سے کسی قسم کی تحریکات دماغ تک نہیں آتیں نہ ہی دماغ سے اس پردہ کے ذریعے کسی قسم کی تحریک دوسرے اعضاء کے لئے جاتی ہے۔

دماغ کے حصے

دماغ کے مقام اور شکل کے لحاظ سے چار حصے ہیں۔ ۱۔ بڑا دماغ ۔ ۲۔ چھوٹا دماغ ۔ ۳۔ درمیانی دماغ ۔ حرام مغز ۔ اب دماغ کے ہر ایک حصے کا مختصر بیان پیش کرتا ہوں۔

بڑا دماغ یا مقدم دماغ

یہ دماغ کا سب سے بڑا حصہ ہے جو ماتھے سے مانگ تک پھیلا ہوا ہے۔ قوائے عقلیہ کا محل یہی ہے۔ کائنات کے تمام حیوانات کی نسبت انسان میں یہ حصہ دماغ بہت بڑا ہوتا ہے۔ عالی دماغ انسانوں میں بھی یہ نسبتاً بڑا ہوتا ہے۔ اس کے سامنے اور اوپر کا حصہ بیضوی اور پیچھے چوڑا اور محدب ہوتا ہے۔ مقدم دماغ کی پچھلی سطح ناہموار ہوتی ہے
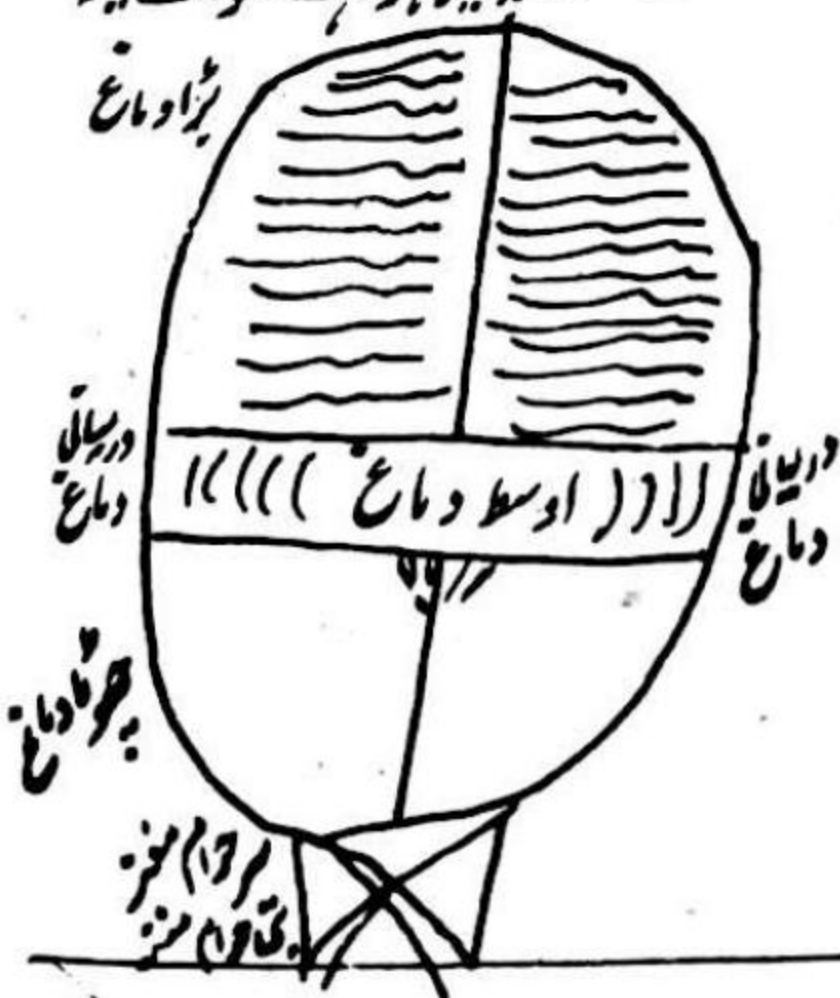
بڑا دماغ
درمیانی دماغ
((((اوسط دماغ))))
درمیانی دماغ
چھوٹا دماغ
حرام مغز
حرام مغز

بڑے دماغ کی ظاہر شکل

بڑے دماغ کی بالائی سطح پر لائنوں کی شکل میں چھوٹی چھوٹی بلندیاں ہوتی ہیں۔ مختلف انسانوں اور حیوانوں میں ان بلندیوں کی تعداد مختلف ہوتی ہے جس انسان اور حیوان میں ان بلندیوں کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اتنے ہی زیادہ عقلمند ہوتے ہیں۔ قوائے عقلیہ کا مرکز یہی بلندیاں ہیں۔ انسان کے بعد بندروں میں یہ بلندیاں زیادہ ہوتی ہیں بڑا دماغ ایک گہرے طولانی شگاف کے سبب دو برابر حصوں میں تقسیم ہوتا ہے۔

چھوٹا دماغ بڑے دماغ کے پچھلے حصے کے نیچے گدی کی ہڈی کے زیریں دونوں گڑھوں میں واقع ہیں۔ مردوں کی نسبت عورتوں میں یہ حصہ دماغ بڑا ہوتا ہے۔ یہ شکل میں مستطیل اور چپٹا ہوتا ہے اس کی لمبائی ۲½" چوڑائی ۳½" اور موٹائی ۲" ہوتی ہے۔ بڑے دماغ کی طرح اس پر کسی قسم کی بلندیاں نہیں پائی جاتیں البتہ یہ بھی بڑے دماغ کی طرح ایک درمیانی شگاف کے ذریعے دو نصف کروں لوتھڑوں میں منقسم ہے اس کے زیریں سطح پر سر حرام مغز کے لئے ایک نشیب پایا جاتا ہے۔

درمیانی دماغ یا اوسط دماغ دماغ کا یہ حصہ عمودی طور پر ایک انچ اور آڑے طور پر ڈیڑھ انچ چوڑا ہوتا ہے۔ یہ دماغ کے پیندے کی ہڈی اور گدی کی ہڈی کے زائدہ مربع پر رہتا ہے۔ یہ بڑے دماغ کے دونوں ساقوں کے نیچے اور چھوٹے دماغ کے دونوں نصف حصوں کے مابین واقع ہے اور سر حرام مغز کے اوپر قائم ہے۔

نخاع یا حرام مغز حرام مغز حقیقت میں دماغ کا ایک بڑھاؤ ہے جو ریڑھ کے ستون کی نالی میں رہتا ہے۔ یہ گدی کی ہڈی کے

کے سوراخ کے نچلے کنارے سے شروع ہو کر کمر کے دوسرے مہرے تک پہنچ کر بہت سی شاخوں میں منقسم ہو جاتا ہے جس کو گھوڑے کی دم کی مشابہت سے ذنب الفرس یعنی گھوڑے کی دم کہتے ہیں۔ درمیانے قد کے آدمی میں حرام مغز تقریباً ۱۸ انچ لمبا ۱/۲ ۱ چوڑا اور چار تولے وزنی ہوتا ہے۔ یہ عصبی مادہ کا ایک ستون ہے جس کے دونوں جانب بہت سی شاخیں یعنی اعصاب یا پٹھے نکلتے ہیں حرام مغز پر بھی دماغ کی طرح تین جھلیاں ہوتی ہیں۔ حرام مغز گردن اور کمر میں قدرے موٹا ہوتا ہے۔ کیونکہ ان مقامات سے اوپر اور نیچے کے دھڑ کے لئے بہت بڑے بڑے اعصاب نکلتے ہیں یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں۔ کہ جہاں سے حرام مغز شروع ہوتا ہے اس حصہ کو راس النخاع یا سر حرام مغز کہتے ہیں۔ اس حصہ سے جو دماغی اعصاب نکلتے ہیں وہ باہم تقاطع کرتے ہیں یعنی دائیں طرف کے بائیں طرف کو کنٹرول کرتے ہیں اور بائیں طرف کے دائیں طرف کو کنٹرول اور چاق و چوبند رکھتے ہیں۔

بائیں   دائیں

اعصاب   اعصاب

حرام مغز کے پردے
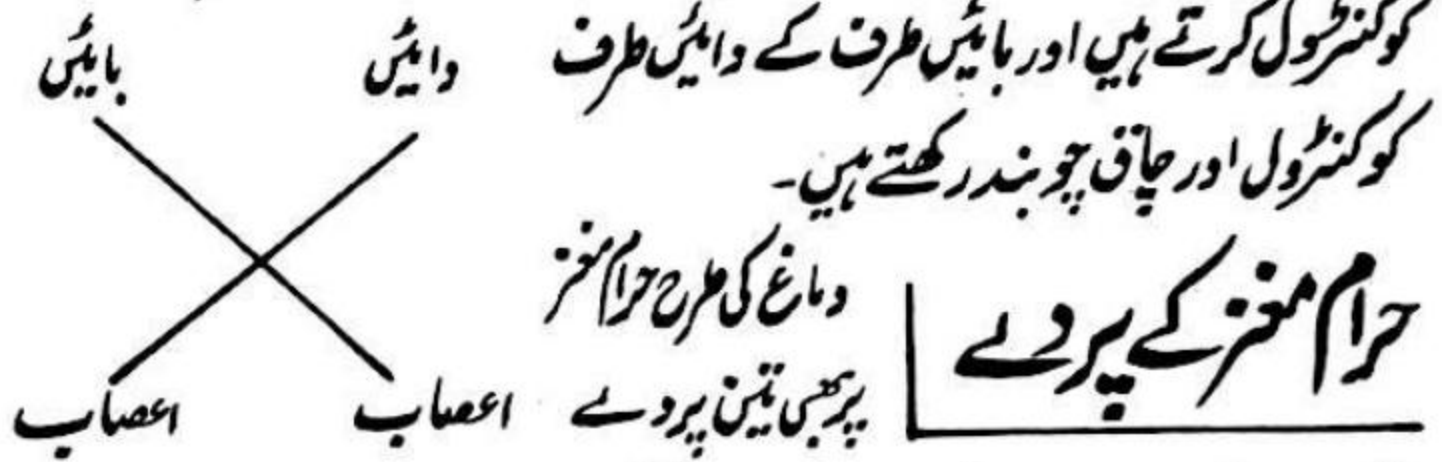
دماغ کی طرح حرام مغز پر بھی تین پردے چڑھے ہوتے ہیں جو وہی کام کرتے ہیں جو دماغ کے پردوں کے ہیں۔

دماغ اور حرام مغز کا تعلق

دماغ اور حرام مغز کا تعلق اعصاب کے ذریعے قائم ہے جس کی صورت یہ ہے کہ کچھ اعصاب دماغ سے حرام مغز میں آتے ہیں اور کچھ حرام مغز سے دماغ میں جاتے ہیں۔ انہی اعصاب کے ذریعے دماغ اور حرام مغز اپنے اپنے پیغامات پہنچاتے ہیں تاکہ عمل اور ردعمل کی صورتیں جاری رہیں۔

اعصاب

جس طرح ٹیلیفون کی تاریں مرکز تک خبریں پہنچانے اور احکامات لانے کے لئے سارے ملک میں پھیلی ہوتی ہیں بالکل اسی طرح

انسانی جسم میں اعصاب ہیں جو دماغ اور حرام مغز سے نکل کر تمام جسم کے ذرہ ذرہ تک پھیلے ہوئے ہیں۔ جسم میں بعض اعصاب موٹے ہوتے ہیں ان میں پیڈو کا عصب سب سے موٹا ہے جو چھینگلیا کی موٹائی کا ہوتا ہے۔ بعض چھوٹے اور باریک ہوتے ہیں جو خوردبین کے بغیر دکھائی بھی نہیں دیتے ایسے ہی اعصاب اندرونی اور بیرونی جلد میں اس قدر پھیلے ہوتے ہیں کہ اگر کہیں سوئی کی نوک بھی لگے تو وہ کسی نہ کسی عصبی شاخ پر لگے گی جس سے درد محسوس ہوگا۔

اعصاب کی اقسام

افعال کے لحاظ سے اعصاب کی دو اقسام ہیں۔
۱۔ حکم رساں اعصاب ۲۔ خبر رساں اعصاب

میری تحقیقات کے مطابق حکم رساں اعصاب دماغ اور اس کے متعلقہ حصوں سے اُگتے ہیں اور خبر رساں اعصاب حرام مغز اور اس کے متعلقہ حصوں سے اُگتے ہیں۔ یہ اعصاب انسجِ اعصابی سے تیار ہوتے ہیں۔ جو اعصابی خلیات سے بنتے ہیں اس لئے ہم ان کو مفرد اعضاء کہتے ہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

بڑی بڑی کتب میں فعل کے لحاظ سے اعصاب کی دو اقسام بھی لکھی ہیں۔ ۱۔ اعصاب حس ۲۔ اعصاب حرکت

البتہ یہاں غلط فہمی یہ پائی جاتی ہے کہ اعصاب حرکت بھی جسم میں پائے جاتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب حرکت کا جسم میں کوئی وجود نہیں ہے بلکہ اعصاب کا وجود تو صرف احساس کرنے کے لئے ہے۔ جاننا چاہیے حیوانی جسم خاص کر انسانی جسم کے لئے یہ ضروری ہے کہ جسم کے اندرونی یا بیرونی کسی بھی حصہ میں کوئی اثر انداز ہو تو اس کا علم دماغ کو ہو تاکہ دماغ اپنی قوت عقل سے فیصلہ کر سکے کہ وہ مؤثر جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان دہ یہ کام جسم میں خبر رساں اعصاب کرتے ہیں۔

یہ تو آپ جانتے ہیں کہ کسی مفید چیز کو حاصل کرنے یا نقصان دہ چیز سے دور ہونے کے

لئے حرکت کرنا ضروری ہے قدرت نے حرکت کا فعل صرف اور صرف قلب و عضلات کو ودیعت کیا ہوا ہے جو چوبیس گھنٹے حرکت کرتا ہے اس لئے عضلات بھی جسم کے ذرہ ذرہ میں پھیلے ہوئے ہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر حرکت کا فعل کر سکیں جب دماغ اپنے خبر رساں اعصاب سے کوئی اطلاع وصول کرتا ہے تو اول اپنی قوت عقل سے یہ فیصلہ کرتا ہے کہ یہ جسم کے لئے مفید ہے یا نقصان وہ پھر دماغ اپنے حکم یا فیصلہ پر عمل کرانے کے لئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ قلب و عضلات کو حکم پہنچاتا ہے۔ قلب عضلات حکم ملتے ہی ضروری حرکات شروع کر دیتے ہیں۔ اس وقت تک اپنا عمل جاری رکھتے ہیں۔ جب تک دماغ کے حکم پر پورا پورا عمل نہیں ہو جاتا۔ مثلاً کسی شخص کے کان پر مکھی بیٹھتی ہے اور کاٹتی ہے۔ کان کے خبر رساں اعصاب فوراً دماغ کو اس کی اطلاع دیتے ہیں۔ دماغ اسے نقصان رساں سمجھتے ہوئے حکم رساں اعصاب کے ذریعہ فوراً قلب و عضلات کو دفع کرنے کا حکم دیتا ہے جس سے اچانک اس کے سر میں حرکت پیدا ہوتی ہے اگر مکھی نہیں اڑتی تو پھر ہاتھ حرکت کر کے اسے دھکا دے کر اڑا دیتا ہے۔

یاد رکھیں کہ نہ صرف سر اور ہاتھ میں حرکت عضلات کے سکڑنے اور پھیلنے سے پیدا ہوتی ہے بلکہ جسم کے اندر اور باہر کسی بھی حصہ میں حرکت کا فعل ہونا۔ قلب و عضلات کے عمل کا نتیجہ ہے یہی وجہ ہے کہ قلب ہر گھنٹے حرکت میں رہتا ہے۔ جونہی دماغ کی طرف سے حرکت کے لئے حکم ملتا ہے۔ قلب ضرورت کے مطابق مقامِ ماؤف کے عضلات کو حرکت میں لا کر اصلاح کر دیتا ہے اگر مقام ماؤف کے عضلات کمزور ہوں تو ہاتھ پاؤں کے عضلات کو جنبش دے کر دماغ کے حکم کو عملی جامہ پہناتا ہے اگر ہاتھ پاؤں بھی اصلاح کرنے سے عاجز ہوں تو قلب فوراً اس مقام پر دورانِ خون تیز کر کے اصلاح کرتا ہے۔

مندرجہ بالا بحث سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ اعصاب تو صرف احساس کے اعضاء ہیں حرکت کے اعضاء تو قلب و عضلات ہیں کسی قسم کے اعصاب کو حرکتی اعصاب تسلیم کرنا

غلط فہمی ہے۔

دماغ کیلئے اعصاب کی کیوں ضرورت ہے

جس طرح قدرت نے قلب کے لئے ارادی عضلات اور غیر ارادی عضلات عطا کئے ہیں اور جگر کے لئے نالی دار (غدد ناقلہ) غیر نالی دار (غدد جاذبہ) عطا کئے ہیں۔ تاکہ ان کے کیمیائی اور مشینی افعال بنتا رہے یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ دماغ سے جو اعصاب نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے جو اعصاب مغز سے نکلتے ہیں وہ کیمیائی افعال انجام دیتے ہیں۔ دوسرے لفظوں میں حرام مغز سے آگنے والے اعصاب دماغ تک خبریں لاتے ہیں اور دماغ سے اُگنے والے اعصاب دماغ سے احکام وصول کر کے قلب و عضلات تک پہنچاتے ہیں۔ دماغ کے پاس اگر خبر رساں یا حکم رساں اعصاب نہ ہوتے تو ہمارا جسم بے حس و حرکت پڑا رہتا۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

اکثر محققین (حکم رساں اعصاب کو جو عضلات و قلب کو حرکت کے لئے احکامات بھیجتے ہیں جن کے ملنے سے فوراً عضلات میں حرکات شروع ہو جاتی ہیں) حرکتی اعضا سمجھ لیتے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اعصاب تو صرف حرکتی اعضا قلب و عضلات کو دماغ کے احکامات برائے حرکت بھیجتے ہیں۔ نہ ان میں کسی قسم کی حرکت ہوتی ہے اور نہ یہ کسی کو حرکت میں لا سکتے ہیں۔ اعصاب تو بالکل برقی تاروں کی طرح بجلی کو پاس کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔

دماغ کے خادم

دماغ کے دو خادم ہیں (۱) خبر رساں اعصاب (۲) حکم رساں اعصاب

خبر رساں اعصاب وہ اعصاب ہیں جو جسم کے مختلف حصوں کی خبریں دماغ تک پہونچاتے ہیں یہ اعصاب عضلات کی تیزی سے معلومات کو خزانہ خیال میں جمع کرتے ہیں اور غدد کی تیزی سے دماغ تک ان معلومات کو دوبارہ پہنچاتے ہیں -

حکم رساں اعصاب وہ اعصاب ہیں۔ جو دماغ سے حکم لے کر عضلات تک پہنچاتے ہیں یہ اعصاب دماغ کی تیزی سے کام کرتے ہیں اور غدد کی تیزی سے سکون اختیار کرتے ہیں،

قارئین اب تک میں دماغ واعصاب کی حقیقت وماہیت بیان کر چکا ہوں اب اس کی اہمیت اور ضرورت واضح کرنا چاہتا ہوں -

دِماغ کی اہمیت

دماغ ہمارے جسم کا انتہائی نازک اور حساس عضو ہے تمام حیاتی مفرد اعضا میں سردار کی حیثیت سے جسم کے اوپر سر میں محفوظ ہے .

دِماغ کی ضرورت

دماغ کی ضرورت کا اندازہ اس امر سے لگایا جا سکتا ہے کہ اگر دماغ واعصاب جسم میں نہ ہوں تو سارا جسم پتھر کی مانند بے حس وحرکت پڑا رہے۔

دِماغ ہی ایک ایسا حیاتی مفرد عضو ہے جو نہ صرف دوسرے مفرد ومرکب اعضا کی ضروریات وتکالیف کے ازالہ کے لئے ان کی معلومات بصورت احساس وادراک

حاصل کر کے ان کو عملی جامہ پہنچانے کے لئے احکامات برائے عضلات تیار کرتا ہے بلکہ اپنی ضروریات و تکالیف کے ازالہ کے لئے بھی عضلات تک احکامات پہنچاتا ہے۔ عضلات ان معلومات و احکامات کو وصول کر کے حسب حکم بذریعہ حرکت عملی جامہ پہناتے ہیں۔

حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

قارئین قانون مفرد اعضا کے ذریعہ طب کے ہر موضوع پر اصلاح و تجدید اور تحقیقات جاری ہیں۔

متقدمین اطبا اور تشریح دان دماغ و اعصاب کے افعال و اثرات میں احساس ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں جنہیں حواس خمسہ کہتے ہیں۔

ان کے متعلق عام اطباء اور محققین کا خیال و عقیدہ ہے کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں اور اگر ان سے سوال کیا جائے کہ چونکہ تمام حواس مختلف مزاج مفرد اعضا سے انجام پاتے ہیں لہذا انہیں صرف دماغ و اعصاب کے احساسات تسلیم کرنا درست معلوم نہیں ہوتا تو کوئی معقول جواب نہیں دیتے۔ اسی طرح اس بات میں بھی ابہام معلوم ہوتا ہے کہ حواس کی تعداد پانچ نہیں یا تو تین قسم کے ہونے چاہیں یا چھ ہوں قرین قیاس معلوم ہوتی ہیں۔ کیونکہ اگر انہیں پانچ تسلیم کیا جائے تو انہیں کسی قانون اور قاعدہ کے تحت بیان نہیں کیا جا سکتا۔ حقیقت یہ ہے کہ احساسات کو انجام دینے والے تین حیاتی مفرد اعضا ہیں جنہیں ان کے خدام انجام دیتے ہیں جو تعداد میں چھ ہیں۔ لہذا آئندہ قانون مفرد اعضا کی رو سے تسلیم کیا جائے گا۔ کہ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ ہیں

یادداشت چونکہ یہاں دماغ و اعصاب کی تشریح اور اس کے افعال اثرات کی تشریح و توضیح کی جارہی ہے۔

متقدمین اطباء اور تشریح دان دماغ کے افعال میں احساس و ادراک کی تمام قوتوں کو تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً اگر ہم حواس خمسہ کو لیں اور اس کے متعلق محققین اور عام اطباء کا خیال و عقیدہ معلوم کریں۔ تو ہمیں بتایا جائیگا کہ حواس خمسہ صرف دماغ و اعصاب کے حواس ہیں لیکن ایسا نہیں ہے کیونکہ حقائق اس کے خلاف ہیں۔ میں نے چند سال قبل حواس خمسہ پر اپنی تحقیقات ماہنامہ ترجمان نظریہ مفرد اعضا کی وساطت سے قارئین کو پیش کیں تھیں اور مطالبہ کیا تھا کہ میری ان تحقیقات میں کوئی کمی بیشی ہو تو مطلع کریں۔ خدا کے فضل سے بہت سے حکماء نے بذریعہ خطوط اور ملاقات ان تحقیقات کو درست قرار دیا۔

لہذا اسی حوصلہ افزائی کی بنا پر ان تحقیقات کو تحقیقات علم الامراض میں پیش کر رہا ہوں جس کا عنوان ہے۔ حواس خمسہ نہیں حواس ستہ یعنی چھ ہیں،

حواس کی ماہیت

حواس وہ قوتیں ہیں جن کے ذریعہ ظاہری و باطنی ضروریات کا علم ہوتا ہے، یعنی انسان اپنے گردوپیش کے موجودات و واقعات کی ماہیت، حقیقت کو بلکہ اپنی ہستی کو حواس کے ذریعہ ہی پہچانتا ہے

بیرونی حواس کے مروّجہ نام اور ان کے مقام

۱۔ سننے کی حس، کان میں" (۲) سونگھنے کی حس ناک میں" (۳) دیکھنے کی حس آنکھ میں،

۴۔ چھونے کی حس" جلد میں۔ (۵) چکھنے کی حس" زبان میں" (۶) چھٹی حس کی حس کا آج تک نہ کام بتایا گیا ہے اور نہ ہی مقام بتایا گیا ہے۔

حواس کی تعداد میں غلط فہمی

متقدمین اطباء نے حواس بیرونی واندرونی پانچ پانچ تحریر کی ہیں اور انہیں حواس خمسہ بیرونی واندرونی کہتے ہیں اور ان کے مقامات کا تعین بھی کیا ہے، لیکن قانون مفرد اعضا کی تحقیق کے مطابق حواس خمسہ نہیں بلکہ ستہ ہیں۔ یعنی حواس اندرونی اور بیرونی ۶-۶ ہیں

حواس ستہ ہونے کی وجوہات

۱۔ قارئین یہ حقیقت تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ہر قسم کے افعال مفرد اعضا سے ہی سرزد ہوتے ہیں، حواس بھی تو ایک قسم کے افعال ہی تو ہیں جنہیں مفرد اعضاء ہی انجام دیتے ہیں۔

۲۔ چونکہ حیاتی مفرد اعضاء دماغ، جگر، دل وغیرہ کے خدام دو ۲ دو ۲ ہیں اور وہ اپنے اپنے مرکز دل کے لئے کام کرتے ہیں۔ لہذا ان کے حواس بھی دو، دو ہیں جو کل چھ ہی ہو سکتے ہیں۔

۳۔ جس طرح جذبات چھ ہیں۔ یعنی ہر مفرد عضو دو دو جذبات ادا کرتا ہے مثلاً دماغ واعصاب کے ندامت وخوف کے جذبات، قلب وعضلات لذت ومسرت کے جذبات ادا کرتا ہے اور جگر وغدد غصہ اور غم کے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ بالکل اسی طرح حواس ستہ چھ ہیں۔ ان میں سے ہر مفرد عضو دو دو حواس کا اظہار کرتا ہے۔

حواس خمسہ تسلیم کرنے میں ایک قباحت

اگر بالفرض حواس خمسہ ہی تسلیم کر لئے جائیں تو ہم انہیں مفرد اعضاء کے ساتھ کسی طرح تطبیق نہیں دے سکتے، اسی طرح باقاعدگی کی بجائے بے قاعدگی پیدا ہوگی جس سے ہمیں تشخیص امراض میں دشواریاں پیدا ہونے کا خطرہ ہے۔

۴۔ جس طرح زندگی گزارنے کے اسباب چھ ہیں جنہیں اسباب ستہ ضروریہ کہا جاتا ہے۔ جو حواس کے ذریعہ ہی حاصل کئے جاتے ہیں۔ لہذا بیرونی **حواس بھی چھ ہیں**

ایک سوال :۔ مندرجہ بالا بحث سے یہ ثابت کیا جا رہا ہے کہ حواس پانچ نہیں بلکہ حواس چھ ہیں لہذا یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پانچوں حواس کے نام، کام اور مقام تو پہلے موجود ہیں چھٹی حس کا نام، کام اور مقام کہاں ہیں۔

چھٹی حس

قارئین ذہن نشین کر لیں کہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیق سے پہلے بھی چھٹی حس تسلیم تو کی جاتی ہے لیکن آج تک کسی محقق نے اس کا مقام اور کام کے بارے میں اشارہ تک نہیں کیا۔

البتہ :۔ اگر کسی انسان کی کسی حس میں تیزی پیدا ہو جائے اور اس کے ذریعہ انسان مافوق الفطرت افعال انجام دینے لگ جائے تو اس شخص کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی چھٹی حس بیدار ہو گئی ہے سب سے حیران کن بات یہ ہے کہ اس چھٹی حس کا نام تو ضرور لیا جاتا ہے لیکن اس کا کام اور مقام کیوں نہیں بتایا جاتا۔

چھٹی حس اور قانون مفرد اعضاء

قانون مفرد اعضاء نے چھٹی حس کا کام۔ وزن دباؤ معلوم کرنے والی حس رکھا اور اس کا مقام

ہمارے گوشت میں ہے یعنی یہ ہمارے جسم کے گوشت میں پائی جاتی ہے اس کا کام ہر قسم کا
وزن اور دباؤ معلوم کرنا ہے۔ یعنی اس کے ذریعہ ہمیں دباؤ یا وزن کا احساس ہوتا ہے
اسی عضلی حس سے ہم اپنی جسمانی حرکات مثلاً اٹھنا بیٹھنا، چلنا، پھرنا، بھاگنا
دوڑنا، اچھلنا، کودنا اور اشیاء کے اوزان کا احساس کرتے ہیں

چھٹی حس صرف گوشت میں ہونیکا ثبوت

اگر کسی شخص سے کہا جائے کہ بھائی جو کتاب آپ کے ہاتھ میں ہے اس کا وزن کتنا ہے
وہ فوراً کتاب کو ہاتھ پر رکھ کر ایک دو بار اوپر نیچے ہلائے گا اور پھر قریب قریب صحیح
وزن بتا دے گا، جب وہ وزن بتا چکے تو پھر اس سے ایک اور سوال کیا جائے کہ
بھائی حواس خمسہ میں سے کس حس کے ذریعے آپ کو اس کے وزن کا پتہ چلا ہے۔
اس سوال کا جواب اس کے پاس نہیں ہے کوئی کہہ سکتا ہے کہ قوت لامسہ نے
اسے احساس کیا ہے لیکن ایسا نہیں ہے حقیقت میں قوت لامسہ صرف گرمی ،
سردی، تری، خشکی، سختی، نرمی وغیرہ وغیرہ کا احساس کرتی ہے۔
اگر کوئی چیز قریباً ایک سیر ہو یا من کے قریب ہو یا کم و بیش اسے ہاتھ یا جسم کے
کسی حصہ کی قوت لامسہ سے چھو کر اس کا وزن نہیں بتایا جا سکتا،
جب تک اسے ہاتھ سے اٹھا کر نہیں دیکھا جاتا بلکہ اگر وہ چیز جسم کے کسی حصہ پر بھی
لگا دی جائے تو بھی اس کا وزن معلوم نہیں کیا جا سکتا۔
چونکہ جسم کے تمام حصوں پر گوشت موجود اور گوشت اور عضلات ہی سے ہر قسم کی
حرکات سرزد ہوتی ہیں، چونکہ وزن کا اندازہ کسی چیز کو اٹھا کر اور اسے حرکت دے
کر کیا جاتا ہے۔ لہذا وزن اور دباؤ کی حس صرف اور صرف عضلات میں پائی جاتی ہے

۲۔ ایک شخص کسی نالے پر پڑے ہوئے لکڑی کے پھٹے (تختے) کے ذریعہ نالے کو پار کرنا چاہتا ہے۔ آنکھوں کی حس نے یہ تو بتلا دیا کہ تختہ پتلا اور نازک معلوم ہوتا ہے، لہذا پار ہونے سے پہلے اس تختے کے بارے میں معلوم کیا جائے کہ وہ اس کا وزن سہار بھی لے گا یا اس کا وزن پڑتے ہی ٹوٹ کر نیچے تو نہیں گر جائے گا، لہذا وہ شخص پہلے اس تختے پر اپنے پاؤں کے ذریعہ پہلے ہلکا اور بعد میں تمام جسم کا بوجھ ڈال کر دیکھے گا، اگر تختہ مضبوط معلوم ہوگا تو وہ بے فکر ہو کر اوپر سے گذر جائے گا، اگر نازک ہوگا تو نالہ پار کرنے کے لئے کسی اور چیز کو تلاش کرے گا

۳۔ ایک شخص چل رہا ہے، چلتے چلتے زمین دلدلی آجاتی ہے اور اس کے پاؤں نرم اور گیلی زمین میں دھسنے لگتے ہیں اسے فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ جگہ خطرناک ہے پیچھے ہٹ جانا بہتر ہے یا آگے جانا ضروری ہے تو محتاط ہو کر چلنا ہوگا یہ عضلات کی قوت حس کا کام ہی ہے۔

۴۔ ایک شخص لکھ رہا ہے پن کی نب ٹوٹتی ہوئی معلوم ہوتی ہے لہذا وہ اب پہلے سے کم دباؤ دے کر لکھے گا۔ نب کے ٹوٹنے اور کمزور ہونے کے متعلق صرف عضلات نے ہی بتایا ہے۔

۵۔ کھانے پینے میں دباؤ اور وزن کا پورا دخل ہے۔ مثلاً کوئی چیز بھی بغیر دباؤ چبائی نہیں جا سکتی نہ ہی نگلی جا سکتی ہے اگر دباؤ اور وزن کا پتہ نہ چلتا تو ہو سکتا تھا کہ کوئی سخت چیز چبانے کیلئے منہ میں ڈالی جاتی تو ہمارے دانت نکل یا ٹوٹ جاتے

۶۔ چلنے پھرنے میں بھی ہم اپنے جسم کا توازن دباؤ کے تحت ہی قائم رکھتے ہیں اگر جسم کے وزن کا دباؤ کسی ایک طرف زیادہ ہو جائے تو ہم فوراً توازن قائم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

۷۔ پڑھنے میں بھی ہم اپنی مرضی سے دھیمی یا اونچی آواز سے پڑھتے ہیں اگر ایسا نہ ہوتا تو ہمارے منہ سے ایک ہی قسم کی آواز آتی ہم اس میں سُر یا لے پیدا نہ کرتے بہر حال زندگی کے بے شمار کام صرف دباؤ اور وزن بتانے والی حس جسے ہم چھٹی حس کہتے ہیں۔ کرتی ہے۔

یادداشت قارئین ہمارے جسم میں پائی جانے والے احساسات جن مفرد اعضا سے محسوس کئے جاتے ہیں وہ ہر وقت (یعنی چاہے دن ہو، چاہے رات ہو، چاہے انسان سو گیا ہو یا کسی خیال میں مگن ہو) پہرے داروں کی طرح ہر قسم کے مؤثرات کو جانچتے اور پرکھتے رہتے ہیں جو کچھ بھی ہو معلومات حاصل کرتے ہیں فوراً اس کی اطلاع دماغ کو اپنے قریب کے اعصاب کے ذریعہ بھیج دیتے ہیں۔ دماغ جسم انسان کا حاکم اعلیٰ ہونے کیوجہ سے ردعمل کے طور پر ان معلومات پر حکم جاری کرتا ہے کہ محسوس کی ہوئی معلومات انسان کیلئے مفید ہیں تو انہیں آگے بڑھ کر حاصل کیا جائے اور اگر ان سے نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو راہِ فرار اختیار کی جائے۔

جس طرح دیکھنا، سُننا، سونگھنا اور چکھنا وغیرہ احساسات (حواس) کی ہر وقت ضرورت ہے ہمیں چھٹی حس کی بھی ہر وقت ضرورت ہے جس سے ہم دن رات فائدہ حاصل کر سکیں۔ البتہ ہمیں ایسی چھٹی حس کی کوئی ضرورت نہیں ہے جو کسی انسان میں تو تمام عمر بیدار نہ ہو اور کسی میں سالوں بعد کام کرے۔

ایک زبردست غلط فہمی کا ازالہ

قارئین عام طور پر یہ غلط فہمی پائی جاتی ہے کہ آنکھ کان ناک اور زبان وغیرہ میں

ایک احساس کے علاوہ قوت لامسہ بھی پائی جاتی ہے۔ یعنی یہ ان میں گرمی، سردی وغیرہ محسوس کرنے کی قوت بھی پائی جاتی ہے، لیکن حقیقت یہ نہیں،
جاننا چاہئے:- کہ قدرت نے آنکھ کان وغیرہ کی بناوٹ مخصوص انداز میں بنائی ہے ان میں جو آلات فٹ ہیں وہ جسم کے کسی اور حصہ میں نہیں جاتے،
لیکن جلد ایک ایسا آلہ ہے جو جسم انسان کے تمام اندرونی بیرونی اعضاء پر ملفوف ہے چونکہ جلد تمام اعضاء پر چڑھی ہوئی ہے لہذا جہاں بھی لمس کا احساس ہوگا وہ جلد کا احساس لمس ہوگا۔ چاہے لمس کا احساس ناک، کان یا زبان میں پیدا ہو۔

حواس خمسہ صرف دماغ کے احساسات نہیں

قارئین ہم شروع سے پڑھتے آئے ہیں کہ حواس خمسہ صرف دماغ اعصاب کے محسوس کئے ہوئے حواس ہیں،
لیکن ایسا نہیں: کیونکہ اگر ہم اپنی ہستی کے وجود کے متعلق بنیادی معلومات حاصل کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ اس کے کئی اجزاء ہیں جو ایک دوسرے سے متضاد مزاج کے حامل ہیں یعنی ان کی طبیعتیں ایکدوسرے کی ضد ہیں. محققین نے انسانی جسم اور کائنات کو ایک ہی جیسا ثابت کیا ہے بلکہ خالق کائنات نے بھی اپنی کلام پاک میں فرمایا ہے کہ جو کچھ آفاق میں ہے وہی نفس میں ہے۔
محققین نے کائنات کو جہاں اکبر اور انسانی جسم کو جہان اصغر کہا ہے یعنی یہ ایک چیز ہیں اگر کچھ فرق ہے تو وہ بڑے چھوٹے ہونے کا ہے اور ان میں سے ہر چیز جسم انسان کے کسی نہ کسی مفرد اعضاء کے مزاج کی ہے اس کائنات میں جو کچھ ہم دیکھتے ہیں اور محسوس کرتے ہیں انہیں موثرات کہتے ہیں یہ اپنی قوت مؤثرہ کی وجہ سے جسم انسان کو بھی متاثر

کرتے ہیں ۔ اِن مؤثرات کی قوت کبھی جسم اِنسانی کی قوتِ برداشت کے مطابق ہوتی ہے تو اس سے اِنسانی جسم کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی بلکہ مفید ہوتی ہے کبھی اتنی زیادہ ہوتی ہے کہ جسم اِنسان شدید متاثر ہو کر ہلاک ہوجاتا ہے مثلاً اگر شدید گرمی ہوجائے تو جسم انسان حرارت کی شدت سے جلس جاتا ہے اور ہلاک ہوجاتا ہے ،

کبھی سردی اتنی زیادہ ہو کہ شریانوں میں چلنے والا خون منجمد ہوجائے جس سے انسان کی موت یقینی ہے کوئی چیز سخت اور تیز دھار ہو اس سے بھی جسم کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے ۔ ہم چل رہے ہیں اگر کوئی میخ یا کانٹا یا پتھر پاؤں کے نیچے آجائے تو وہ چیز نقصان کر سکتی ہے ، آدمی چل رہا ہے سامنے گڑھا یا کنواں آجاتا ہے اِس میں گر کر جسم میں ٹوٹ پھوٹ ہو سکتی ہے ۔ اِنسان کسی چیز کو کھانا چاہتا ہے ۔ ناک اس کی ناگوار بُو سے آگاہ کرتا ہے ، زبان ذائقہ سے متنبہ کرتی ہے ۔ بہرحال یہ ایسے مؤثرات ہیں جن سے آگاہ کرنے کیلئے قدرت نے مختلف اعضاء میں حسیں عطا کی ہیں جن سے انسان جاگتے ہوئے ، اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے سکون اور شور و غل سے آگاہ ہوتا رہتا ہے جن جن قوتوں سے انسان آگاہ ہوتا رہتا ہے انہیں حواس کہا جاتا ہے جنہیں متقدمین اطبا رحواس خمسہ کے نام سے یاد کرتے ہیں لیکن حقیقت یہ نہیں ہے کیونکہ اول تو جن جن مقامات و اعضا میں حواس خمسہ محسوس کئے جاتے ہیں ان کے مزاج ایکدوسرے سے مختلف ہیں دوسرے حواس بھی ایکدوسرے سے نہیں ملتے لہٰذا ہم کسی طرح ان حواس کو دماغ و اعصاب کے حواس تسلیم نہیں کر سکتے اور نہ ہی بیان کر سکتے ہیں مثلاً آنکھ کا ڈھیلا جسے آئی بال EYE BALL بھی کہتے ہیں ایک قسم کے غدد و گلینڈ ہیں جو غدی جسم ہیں یعنی ان میں غدّی مادہ یا اپیتھل ٹشوز کی مقدار زیادہ ہے ۔ قانون مفرد اعضاء میں اس کا مزاج غدی (گرم) تسلیم کیا گیا ہے ۔

اس کے برعکس زبان کی بناوٹ میں عضلات و گوشت اور مسکولر ٹشوز کی مقدار زیادہ ہے لہذا قانون مفرد اعضاء میں اس کا مزاج عضلاتی (خشک) تسلیم کیا گیا ہے۔
اسی طرح ناک، کان اور جلد وغیرہ کی ماہیت میں نمایاں فرق ہے لہذا ہر ایک کے افعال کا نتیجہ نہ ایک ہو سکتا ہے اور نہ ایک ہی قوت کے تحت اپنے تمام انجام دے سکتے ہیں اس میں ہمیں لامحالہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ حواس مختلف ہونے کی وجہ سے مختلف مفرد اعضاء کے احساسات ہیں،

ایک مغالطہ کا ازالہ

ہمیں یہ مغالطہ لگتا ہے کہ قوت حس ایک ہی ہونی چاہئے کیونکہ اعصاب کا کام احساس کرنا ہے لہذا ہر قسم کے احساسات کرنا اعصاب کا کام ہے۔
قارئین یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ جسم کے اندر باہر کے اعضا جس قسم کے بھی افعال انجام دیتے ہیں ان کا اظہار صرف دماغ و اعصاب ہی کرتے ہیں لیکن اس کا یہ مطلب یہ نہیں کہ وہ افعال بھی اعصاب ہی کرتے ہیں۔
اگر ایسا ممکن ہوتا تو دوسرے مفرد اعضا کی ضرورت ہی نہ ہوتی،
مثلاً ایک مریض کو پیشاب رک رک کر قطرہ قطرہ آ رہا ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں اُسے جگر و غدد اور غشا مخاطی کا فعل تسلیم کیا جاتا ہے۔
لیکن اِحلیل اور پیشاب کی نالی کے غدد و غشاء مخاطی اپنے نزدیک کے اعصاب کے ذریعہ اس تکلیف کو رفع کرانے کیلئے چیخ و پکار کریں اسی طرح پیشاب کا زیادہ آنا اعصاب کے تحت اور بند ہونا عضلات کے تحت تسلیم کیا جاتا ہے۔ لیکن اِن صورتوں کا اظہار اعصاب کے ذریعہ ہی ہوتا ہے البتہ ان کا علاج ایک دوسرے سے

مختلف ہوتا ہے۔

۲۔ یہ بات قابل غور ہے کہ حرارت کا تعلق جگر سے ہے لہٰذا ہر قسم کا بخار جگر و غدد کے تحت ہونا چاہیئے لیکن ایسا نہیں ہے قانون مفرد اعضاء میں اعصابی غدی اور عضلاتی بخار تسلیم کیے جاتے ہیں

۳۔ یہ حقیقت اظہر من الشمس ہے کہ کوئی شخص کسی دوسرے آدمی کی ضرورت مثلاً پیشاب پاخانہ بھوک پیاس کی حاجت کے بارے میں کچھ نہیں بتا سکتا جس آدمی کو بھوک پیاس یا پیشاب پاخانہ کی حاجت ہوگی وہ خود ہی بتائے گا۔

بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کے ذریعے بیرونی واندرونی مؤثرات کے بارے میں دن رات دماغ واعصاب کو معلومات بہم پہنچاتے ہیں۔

ایک سوال

یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب تمام مفرد اعضاء اپنے اپنے احساس کردہ معلومات دماغ واعصاب کے پاس بھیجتے ہیں ان سب پر فوراً احکامات جاری کرنے پڑتے ہیں تو یہ امر تسلیم کرنے میں کیا امر مانع ہے کہ دماغ واعصاب ہی حواس کا احساس کرتے ہیں

جواب

(۱) قارئین ذہن نشین کرلیں جہاں قلب وعضلات جسم کے تمام اعضاء جن میں اعصاب ہوں یا غدد یا خود عضلات کیلئے کے لیے غذا پہنچانے کے لیے ہر وقت غذا سے بھرپور خون کو بصورت پمپنگ یا دوران خون جاری رکھتے ہیں اس میں قلب وعضلات یہ تفریق نہیں کرتے کہ اس میں تو دماغ واعصاب اور جگر و غدد کی بھی خوراک ہے ہم کیوں پہنچائیں بلکہ انہوں

نے یہ ذمہ داری بخوشی قبول کی ہوئی ہے اور مرتے دم تک قلب اپنی ذمہ داری پوری کرتا رہتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ یہ ہے کہ قلب و عضلات ہی حرکت کے اعضاء ہیں دماغ یا جگر کو حرکت کرنی نہیں آتی اس لئے یہ ذمہ داری قلب و عضلات کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنی چاہیئے۔

۲۔ اسی طرح جگر و غدد بھی یہی سب کیلئے کام کرتے ہیں۔ یاد رکھیں جگر و غدد گرم اعضا ہیں اسی وجہ سے یہ تحلیل غذا کے اعضاء تسلیم کئے جاتے ہیں۔ یعنی باہر سے جسم کے اندر کسی بھی راستہ سے کوئی غذا یا دوا داخل ہو اس میں یہ تخصیص نہیں ہے کہ کس مزاج کی غذا دوا ہو بلکہ ہر قسم اور ہر مزاج کی غذا دوا کو تحلیل اور ہضم کر کے اور اس کے جوہر (مفید اجزاء) کو الگ کر کے وریدی خون میں شامل کرتے رہتے ہیں۔

لہٰذا مندرجہ بالا وجوہات کی بنا پر یہ امر تسلیم کرنے میں کوئی امر مانع نہیں ہے کہ واقعی دماغ و اعصاب تمام مفرد اعضاء سے آئی معلومات پر احکامات جاری کرتے ہیں اور انہیں ہی کرنا چاہیئے۔

حواس خمسہ اندرونی میں غلط فہمیاں

قارئین حواس خمسہ بیرونی میں تو اتنی غلط فہمیاں پائی نہیں جاتیں جتنی حواس خمسہ اندرونی میں پائی جاتی ہیں۔

محققین نے جس طرح بیرونی حواس صرف دماغ و اعصاب کے تحت بیان کئے ہیں، اسی طرح اندرونی حواس خمسہ بھی دماغ و اعصاب کے تحت ہی بیان کئے ہیں، لیکن ایسا نہیں ہے جیسا کہ پچھلے صفحات میں بیرونی حواس خمسہ کی بجائے حواس ستہ

ثابت کر آیا ہوں اور ہر دو حواس کا تعلق حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے بالکل اسی طرح حواس اندرونی ہیں اور چھ ہیں اور ان کا تعلق بھی حیاتی مفرد اعضاء سے جوڑ دیا گیا ہے

حواس ستہ اندرونی کیمتعلق حیرت انگیز انکشاف

قارئین یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ حواس بیرونی و اندرونی جسم انسان کی ضروریات پوری کرنے کے لئے ہر وقت چوکس اور تیار رہتے ہیں۔
بیرونی حواس میں تو اتنا مغالطہ نہیں لگا لیکن اندرونی حواس بیان کرنے میں خوفناک مغالطہ رہا ہے۔
حیرت کی بات یہ ہے کہ اندرونی حواس کی صرف ایک قسم کو حواس خمسہ اندرونی کے نام سے پیش کیا جا رہا ہے باقی پانچ حواس بیان ہی نہیں کئے گئے حالانکہ ان حواس سے روزانہ ہر انسان مستفید ہوتا آ رہا ہے۔
پھر ذہن نشین کر لیں کہ جو اندرونی حواس بیان کئے ہیں وہ تو صرف بیرونی اور اندرونی حواس کی معلومات کو ضرورت پڑنے کے وقت دماغ کے سامنے پیش کرنے کا ایک ذریعہ ہیں۔ اور یہ تو اندرونی حواس کی ایک قسم ہیں ان کے علاوہ جسم کی ضرورت پوری کرنے کے لئے پانچ اور حواس بھی ہیں جن کے بغیر انسان زیادہ عرصہ زندہ نہیں رہ سکتا۔ ان اندرونی حواس کو ہم ستہ ضروریہ سے لے رہے ہیں ان کی ضرورت اور اہمیت یہ بیان کی جاتی ہے کہ ان ستہ ضروریہ میں سے اگر کمی بیشی ہو جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے اور اگر ان میں سے کوئی نہ ملے تو جلد موت واقع ہو جاتی ہے

حواس ستّہ اندرونی

حواس ستہ اندرونی یہ ہیں، ۱۔ نیند ۲۔ بیداری ۳۔ احتباس و استفراغ، ۴۔ پیشاب، پاخانہ، ۵۔ بھوک، ۶۔ پیاس،

حواس اندرونی کی تشریح

۱۔ بیداری ۲۔ نیند۔ انسان جب جاگتا ہے تو اسے پتہ ہوتا ہے کہ میں ہوش وحواس میں ہوں۔ جب انسان ہوش وحواس میں ہوتا ہے اسی وقت ہی وہ اپنے لئے غیروں کے لئے اور خدا کے لئے کام کرسکتا ہے وہ کام کیا ہے وہ وہی ہیں جو حواس ستہ کے ذریعہ ادا کئے جاتے ہیں وہ اکثر جاگتے کی حالت میں ہوا کرتے ہیں زندگی بھر کے ہر لمحہ میں انسان کوئی نہ کوئی خاص کام کرتا ہے جو خاص خاص کام کئے جاتے ہیں جن کی اسے دوبارہ بھی ضرورت ہوتی ہے تو ایسے کاموں کی معلومات دماغ اپنے پاس جمع کرتا رہتا ہے اور بوقت ضرورت بیداری کیحالت میں ان کی غیر موجودگی میں دماغ کی ادراکی قوت ذہن کے سامنے پیش کر دیتی ہے۔

مثلاً خربوزہ جسے ہم نے کبھی کھایا تھا اب اس کے متعلق اگر کوئی پوچھے کہ خربوزہ کس شکل کا ہوتا ہے اس کا رنگ، ذائقہ اور حجم کتنا ہے تو ہم خربوزہ کی غیر موجودگی میں سب کچھ بتا دیں گے۔

اسی طرح شادی بیاہ، جلسہ جلوس میں کون کون سے معزز مہمان تھے جب بھی ان کے متعلق پوچھا جاتا ہے ہم فوراً بتا دیتے ہیں۔

اسی طرح کبھی خوشی ہو اور کبھی غمی، کبھی تندرستی اور کبھی بیماری ان سب کی معلومات جب یاد کی جائیں فوراً ذہن کے سامنے آجاتی ہیں

اعمال انسانی کی اقسام

اِن اعمال انسانی کو طبی محققین نے دو اقسام میں بیان کیا ہے۔
۱۔ حرکت وسکون جسمانی۔ ۲۔ حرکت وسکون نفسانی،

حرکت وسکون جسمانی

قارئین ذہن نشین کرلیں کہ جس طرح ہم کام کاج کرتے کرتے تھک جاتے ہیں اور پھر آرام کرتے ہیں بالکل اسی طرح ہمارے جسم کے عضلات حرکات کے افعال انجام دیتے تھک جاتے ہیں انہیں بھی آرام کی ضرورت ہے۔
اسی حالت کو حکماء نے حرکت وسکون جسمانی لکھا ہے۔
مفرد اعضاء کام کرتے ہیں تو انہیں آرام کی ضرورت بھی ہے۔ بالکل اسی طرح دماغ تمام دن کی معلومات اور سالقہ معلومات پر کام کرتا ہے۔ اسی صورت کو اطباء نے حرکت وسکون نفسیاتی لکھا ہے۔ دماغ صرف سونے کی حالت میں ہی آرام کرسکتا ہے اور جاگنے کی حالت میں کم و بیش کام کرتا رہتا ہے ان حالتوں کو نیند و بیداری کہتے ہیں۔
پھر ذہن نشین کرلیں کہ انسانی دماغ سونے و نیند کی حالت میں کوئی کام نہیں کرتا اور جاگنے کی حالت میں ہر قسم کی معلومات پر کام کرتا ہے یہ بھی حقیقت ہے کہ دماغ تھک جاتا ہے تو آرام کرنے کیلئے نیند کا احساس

پیدا کر دیتا ہے اور جب آرام کر چکتا ہے تو بیدار ہو جاتا ہے یعنی جاگ پڑتا ہے۔
قانون مفرد اعضاء دماغ کی ان دونوں حالتوں کو حواس قرار دیتا ہے اور
انہیں نیند کی حس اور بیداری کی حس کو حواس ستہ اندرونی کے جز قرار دیتا ہے۔

بھوک کی حس، پیاس کی حس

انسان تمام دن کوئی نہ کوئی کام کرتا رہتا ہے بس یا کوئی انجن جب چلتا ہے تو
پٹرول ختم یا کم ہو جائے تو انجن سٹارٹ نہیں ہوتا جب تک پٹرول ضرورت کیمطابق
انجن میں نہ ڈالا جائے۔

بالکل اسی طرح انسان میں جب غذا کی ضرورت ہوتی ہے تو بھوک اور پیاس
خوب لگتی ہے تاکہ جو کچھ دن میں کام کاج سے کم ہوا ہے اس کا بدل ما تحلل پورا
کیا جا سکے۔

خدانخواستہ بھوک یا پیاس کا احساس نہ ہوا کرتا انسان غذا بروقت نہ کھاتا
ہو سکتا تھا کہ انسانی جسم بھوک پیاس سے ہی مر جاتا۔

اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے انسان کے جسم کے اندر ہی ایسے ایسے پُراسرار پرزے
لگا دیئے ہیں جو جسم کی ضروریات پوری کرنے کیلئے بروقت چوکس ہیں جونہی جسم میں
غذائیت و مائیت کی کمی ہوتی ہے فوراً بھوک اور پیاس کا احساس پیدا کر کے انسان
کو آگاہ کر دیتے ہیں۔ لہٰذا ہم بھوک اور پیاس کی حواس کو حواس مدرکہ اندرونی
کی اقسام ستہ میں شامل کر کے بیان کر رہے ہیں،

بھوک اور پیاس کے مقام

جاننا چاہئے کہ بھوک کا احساس معدہ میں ہوتا ہے اور پیاس کا احساس زبان میں ہوتا ہے،

بھوک پیاس لگنے کی وجوہات

جیساکہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ بھوک اس وقت لگتی ہے جب دن بھر کے کام کاج سے جسم میں جو کمی آ جاتی ہے اس کی کو پورا کرنے کیلئے اِنسان کے معدہ میں مخصوص قسم کا احساس بھوک پیدا ہوتا ہے جسے اِنسان بخوبی جانتا ہے لہٰذا کوئی نہ کوئی چیز کھاتا ہے تاکہ وہ مخصوص کمی دور ہو جائے جب کوئی غذا کھا لیتا ہے تو بھوک کا احساس ختم ہو جاتا ہے۔

پیاس اس لئے لگتی ہے کہ جو غذا کھائی گئی ہے اسے پتلا کرنے کیلئے پانی یا کسی قسم کا جوس جو سیال حالت میں ہو پیا جائے۔ لہٰذا اس کی ضرورت کیمطابق پانی یا جوس پی لیتا ہے اور پیاس بجھ جاتی ہے

کھانے پینے کیلئے طبی نام

جو کچھ کھاتے ہیں اور جو کچھ ہم پیتے ہیں انہیں طبی محققین نے ماکولات یا مشروبات کا نام دیا ہے، جو ستہ ضروریہ کے رکن ہیں۔

ماکولات کے معنی کھانے والی چیزیں اور مشروبات کے معنی پینے والی چیزیں ہیں چونکہ ماکولات اور مشروبات کا احساس بھوک اور پیاس کی صورت میں ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم بھوک اور پیاس کو حواس ستہ اندرونی کا جزو قرار دیا ہے۔

پیشاب و پاخانہ کی حسِ (احتباس و استفراغ)

جو کچھ ہم کھاتے پیتے ہیں اس کا مقصد صرف یہ ہوتا ہے کہ جو یا جس قسم کی بھی جسم میں غذائی کمی ہوئی ہے اسے پورا کیا جائے۔ لہذا ہم بھوک پیاس کی شکل میں کھا پی لیتے ہیں کھائی ہوئی غذا یا پیا ہوا کوئی مشروب اس وقت تک مفید نہیں ہو سکتا جبتک معدہ امعاء میں کچھ دیر رُکا نہ رہے اور اس میں سے جوس نہ نکال لیا جائے۔

جب غذا کا خلاصہ یا جوس نکال لیا جاتا ہے۔ تو غذا کا باقی حصہ جسم کیلئے فاضل ہوتا ہے جسے عرفِ عام میں فضلہ کہا جاتا ہے اب وہ جسم کے لئے فضول ہے لہذا جسم اسے دو طریقوں سے باہر نکالتا ہے اور خون کے فاضل مواد جو براہ گردہ مثانہ خارج ہوتا ہے جسے عرف عام میں پیشاب کرنا کہتے ہیں یعنی پیشاب کے ذریعہ خون کے فضلات خارج ہوا کرتے ہیں۔

جب براہ گردہ پیشاب مثانہ میں جمع ہو جاتا ہے تو پیشاب کرنے کا احساس ہو جاتا ہے اب طبیعت اسے خارج کر دیا کرتی ہے۔

اسی طرح پیٹ میں کھائی ہوئی غذا کا جوس جذب ہونے کے بعد جو مواد آنتوں میں بچ جاتا ہے اسے طبیعت پاخانہ کی حاجت یا احساس پیدا کر کے خارج کر دیتی ہے لہذا پیشاب اور پاخانہ کی حسیں بھی حواس ستہ اندرونی میں شامل کرنا ضروری ہے۔

دردِ سر اور اس کی اقسام

سر درد سے مراد سر میں درد نہیں۔ بلکہ اس سے مراد دماغ اور اس کے پردوں کی چیخ و پکار کا نام دردِ سر ہے۔ جو اعصاب و دماغ اور اس کے پردوں کے کیمیاوی و مشینی افعال سے پیدا ہوا کرتے ہیں۔

اطبائے متقدمین اور ایلوپیتھک ڈاکٹروں نے سر درد کی ۳۲ کے قریب اقسام تحریر کی ہیں جس سے ظاہر طور پر معلوم ہوتا ہے کہ بال کی کھال کھینچی گئی اور کسی قسم کی کمی نہیں رہنے دی گئی۔

لیکن اخلاط، کیفیات اور مزاج کے تحت ان کی یا لاعضاء تطبیق نہیں کی گئی اور نہ ہی ان کے کیمیاوی و مشینی اسباب بیان کیے گئے ہیں۔ اور آج تک سر میں پیدا ہونے والی کیمیاوی و مشینی علامات کی وضاحت نہیں کی گئی۔ اسی طرح علاج میں بے شمار مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ طالب علم سر درد کی اقسام پڑھتے اور ذہن نشین کرتے وقت خود دردِ سر میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ طالب علم تو رہے ایک طرف ماہرِ فن بھی ان پر پورے طور پر قابو نہیں پا سکتے جس کی وجہ سے اکثر تشخیص میں غلطیاں اور علاج میں ناکامیاں ہوتی ہیں۔

قانون مفرد اعضا اور دردِ سر

قانون مفرد اعضا میں سر درد کی تمام اقسام کو تسبیح کے دانوں کی طرح ایک ہی لڑی میں پرو کر تین اقسام میں تقسیم ان کی مدلل تشریح و توضیح کرتے ہوئے

یقینی بے خطا علاج پیش کیا گیا ہے جس سے ایک طرف سر درد کی تشریح و توضیح میں اختصار پیدا ہو گیا تو دوسری طرف علاج معالجہ میں بھی بہت سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔

اصول علاج

قانون مفرد اعضا اول ہر درد سر کو بالاعضا تشخیص کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔
جہاں اور جس مفرد عضو میں تحریک ہو وہاں تحلیل اور جہاں تسکین ہو وہاں تحریک پیدا کر کے ہر قسم کے درد سر کا یقینی بے خطا علاج کرنے کی ہدایت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ایسا اصول علاج کرنے سے کبھی ناکامی نہیں ہوتی۔

یادداشت یاد رکھیں صداع سازج ہو یا سدی۔ صداع مادی ہو یا جماعی۔ اسی طرح صداع بلغمی ہو یا مفرادی ان کے علاج کے لئے اول بیرونی اسباب کا دور کرنا ضروری ہے۔
مثلاً اگر کوئی مریض فضا کی سردی گرمی سے تکلیف میں مبتلا ہے تو اس کا ماحول تبدیل کر دینا چاہیئے۔ اسی طرح اگر وہ کسی غذا یا دوا کو استعمال کر رہا ہے جو تکلیف کا سبب بن رہی ہے اسے ترک کرا دینا چاہیئے،
اگر کسی خاص قسم کی حرکات تکلیف کا سبب ہوں تو انہیں بند یا کم کرا دینا چاہیئے مثلاً صداع جماعی میں کثرت جماع سے پرہیز کرانا ضروری ہے۔

صداع سازج

پچھلے صفحہ پر نقشہ میں بہت سے درد سر دکھائے گئے ہیں۔ اب یہاں ان کو

قانون مفرد اعضا کی تین اقسام کی لڑی میں پرو کر تشریح و توضیح کر کے یقینی بے خطا علاج پیش کرتا ہوں۔

یہاں سب سے پہلے صداع ساذج کی تشریح و توضیح کر رہا ہوں۔ کیونکہ اس کا سبب کیفیاتی و نفسیاتی ہوا کرتا ہے۔ مادہ سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ یاد رکھیں صداع کے معنی درد سر کے ہیں۔ درد سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی درد شروع ہوگا۔ تو وہ سر کے ایک جانب سے شروع ہو سکتا ہے۔ کمی بیشی سے تمام سر میں پھیل سکتا ہے۔ یا سر کے کسی حصہ میں ہو سکتا ہے۔

ساذج کے معنی مزاج اعضاء یا کیفیات کے تغیر تبدل ہیں اس لئے صداع ساذج اس وقت ہوتا ہے جب دماغ و اعصاب میں یکدم تری یا خشکی یا گرمی یا سردی کا غلبہ ہو جائے۔

مثلاً سرد ہوا لگنے سے درد سر ہونا۔ یا شدید گرمی ولو سے سر میں درد ہونے لگتا ہے اسی طرح شدید گرمی میں یکدم بارش شروع ہو جائے جس سے ایک طرف فضا رطو رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے۔ دوسری طرف حرارت کم ہو جاتی ہے جس سے رطوبتی امراض و علامات۔ مثلاً درد سر۔ دست قے ہیضہ نزلہ وزکام اور پھوڑے پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہے۔

اسی طرح سخت گرمی سے تنگ آ کر انسان سرد ماحول یا حمام میں چلا جاتا ہے یا سرد تر اشیاء کثرت سے استعمال کرتا ہے جن میں مشروبات قابل ذکر ہیں۔ ایسی صورت میں بعض اوقات درد سر شروع ہو جاتا ہے، یہی صداع ساذج کہلاتا ہے،

علاج صداع ساذج جس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ کی کمی بیشی سے ہو تو اول

اس کیفیت یا نفسیاتی جذبہ دماحول کو تبدیل کرا دیں، فوراً سکون ہو جائے گا۔
اگر دوا وغیرہ کی ضرورت پڑے تو تحریک کیمطابق تسکین والے مفرد عضو میں تحریک دینے
کی کوشش غذا دوا سے کریں انشاء اللہ فوراً دردسر کو آرام ہو جائے گا۔
اگر سردی سے دردسر ہو تو سر کو گرم کریں اندرونی طور پر چائے، قہوہ یا اسطوخودوس
کا جوشاندہ پلائیں جس کا وزن یہ ہو۔
ہوالشافی:۔ اسطوخودوس ۳ ماشہ۔ لونگ ۵ عدد، آلائچی خورد ۵ عدد
انہیں گرم پانی میں کچھ دیر رکھیں، سرد ہونے ہونے پر پلا دیں۔ اگر گرم کر کے پلائیں تو
زیادہ بہتر ہے۔
ہوالشافی:۔ عقرقرحا، لونگ، رائی۔ ہم وزن لے کر پیس لیں ذرا سا
پوڈر ماتھے پر لیپ کر دیں انشاءاللہ فوراً آرام آجائے گا۔
اگر گرمی کے سبب سے دردسر ہو تو سر پر آب سرد ڈالیں۔ صندل سفید کو
پیس کر پیشانی پر لیپ کریں۔ دھنیا اور صندل سفید کو ملا کر سر پر لیپ
کر سکتے ہیں۔ صندل سفید وگل سرخ کو گلاب کے عرق میں پیس کر سونگھائیں

نسخہ برائے دردسر

ہوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، اَن بجھ چونا، ہموزن چونا کھلے منہ والی بوتل
میں ڈال کر رکھ لیں۔ حسب ضرورت بوتل کو ہلا کر کارک اتار کر مریض کو سونگھائیں
سونگھتے ہی دردسر غائب ہوگا۔

دردِ سر بلغمی ، وصُداعِ زکامی

یہ دردِ سر اکثر نزلہ زکام کے بعد ہوا کرتا ہے ۔ بلغم و رطوبت اخراج پاتے وقت ماتھے کے قریب کسی غذا دوا یا سردی کی وجہ سے رُک جاتا ہے یا انتہائی غلیظ ہو کر جم جاتا ہے اور دردِ سر کرنے لگتا ہے ۔

علاج :۔ جب بلغم و رطوبت غلیظ ہو جائے جس سے دردِ سر ہونے لگتا ہے فوراً اسے خارج کرنے کی تدبیر کریں ،

سب سے پہلے اس بات و امر پر عمل ضروری ہے کہ سر کو گرم پانی گرم رومال یا گرم ٹوپی وغیرہ سے ڈھانپ لیں تاکہ سر بیرونی سرد ہوا سے محفوظ رہے ۔

فوراً آرام کے لئے نوشادر اور ان بجھا چونا کا لخلخہ سونگھائیں جب کچھ آرام ہو جائے تو اندرونی طور پر اطریفل زمانی یا اطریفل اسطوخودوس کھلائیں ۔

اسطوخودوس ۴ ماشہ کا جوشاندہ دن میں دو بار پلائیں ،

یہ نسخہ بھی بلغمی دردِ سر کیلئے تریاق ہے ۔

ھوالشافی :۔ کشتہ بارہ سنگا ۲ حصہ ، کشتہ کچلہ ۱ حصہ ، مرچ سرخ ۲ حصہ حب بقدر نخود تیار کر لیں ۔ ایک ایک گولی دن میں تین بار ہمراہ قہوہ لونگ دارچینی پلائیں۔ بلغم اخراج پانے لگے گی . اور مریض کو آرام آ جائے گا .

غذا :۔ صبح دو انڈے فرائی ۔ یا چنے بھنے یا مربہ ہرڑ کھلائیں ۔ دوپہر ، کوئی گوشت . کوئی اچار . بکوڑے ٹماٹر . بلنگن . چنے ، مسری کی دال ، بیسنی روٹی کے ساتھ کھلائیں اللہ شفا دے گا ،

شام کو دوپہر والا سالن دوبارہ پکا کر کھلائیں۔

پرہیز:۔ مریض غذا کا پرہیز ضرور بتائیں۔ اگر نزلہ زکام بار بار ہوتا ہو تو مریض کو سختی سے تاکید کریں کہ حفظان صحت کی پابندی کرے۔ اعتدال کی زندگی بسر کرے۔ رطوبتی و بلغمی اغذیہ روک دے تاکہ نزلہ زکام کے بار بار دورے رک جائیں۔ انشاء اللہ درد سر بھی نہیں ہوگا مریض کچھ چل پھر سکتا ہو تو اسے روزانہ ہوا خوری اور سیر کی ہدایت کریں۔
پیدل اور تیز تیز چلنا بلغم کے اخراج کے لئے بہترین تدبیر ہے۔ چنانچہ ایسے مریض کو کم از کم آدھ میل ضرور تیز تیز چلنا چاہیئے تاکہ جسم گرم ہو بلغم کو خارج کر دے۔

صداع صفراوی و صداع شقیقہ

تعارف صداع صفراوی و صداع شقیقہ دماغ و اعصاب کے ذاتی درد نہیں ہیں بلکہ یہ دونوں خلط صفرا کی کثرت اور دماغ کے غدی پردہ کے سوزش ناک و تحریک میں آنے سے ہوتے ہیں۔

اسباب یہ بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ صداع صفراوی و صداع شقیقہ دو الگ الگ درد ہیں: دونوں چونکہ صفرا کی کثرت اور حرارت کی شدت سے ہوتے ہیں اس لئے انہیں الگ الگ سمجھنے کی ضرورت نہیں:
چونکہ اکثر ایسے درد بائیں نصف پیشانی میں ہوتے ہیں۔ اس لئے انہیں آدھا سیسی یا صداع نصفی یا شقیقہ کہتے ہیں۔ خلطی سبب بتانے کیلئے اسے صداع صفراوی کہتے ہیں

علامات درد شقیقہ جسے صفراوی درد سر بھی کہتے ہیں۔ اکثر نوبتی ہوتا ہے جو عموماً بائیں نصف سر میں صبح سورج طلوع ہونے کیساتھ ساتھ بڑھتا ہے بعد دوپہر سورج ڈھلنے کیساتھ ہی درد کم ہونے لگتا ہے حتی کہ غروب

آفتاب کیوقت بالکل درد سر رک جاتا ہے۔ ساری رات مریض آرام سے سوتا ہے۔
صبح سورج نکلتے ہی درد سر ہونے لگتا ہے۔ جوں جوں سورج قریب آتا ہے درد بڑھتا
رہتا ہے۔ بعد دوپہر سورج دور ہونے لگتا ہے لہذا درد سر بھی کم ہونے لگتا ہے۔
چونکہ یہ درد سر خلط صفرا اور حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے جونہی
فضا میں سورج حرارت کی شدت سے بکھرتا ہے یہ درد سر بھی بڑھتا رہتا ہے
حرارت کم ہوتے ہی درد کم ہو جاتا ہے۔ شدت درد کی وجہ سے سر چکراتا ہے جی متلاتا
ہے۔ آنکھوں کے سامنے چنگاریاں سی اڑتی نظر آتی ہیں۔
اکثر یہ درد سر کے ایک طرف ہوتا ہے لیکن شدت درد کی صورت میں سارے
سر میں محسوس ہوتا ہے۔ البتہ سر کے ایک طرف خصوصاً بائیں طرف زیادہ ہوتا ہے۔
گرم خشک غذا دوا اور ماحول سے بھی یہ درد سر پیدا ہو جایا کرتا ہے

درد شقیقہ سر کے بائیں طرف ہونیکی وجہ

قارئین جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ استاد محترم جناب حکیم انقلاب صابر ملتانیؒ
نے جسم انسان کو چھ حصوں میں تقسیم کر کے ثابت کیا ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء دماغ
دل جگر کے مشینی و کیمیاوی افعال جسم کے مخصوص حصوں میں پیدا ہوتے ہیں اور
ان کے سوزشناک ہونے اور تحریک میں آنے سے جو تکالیف و علامات پیدا
ہوتی ہیں ان کا اظہار جسم کے مخصوص حصوں میں ہوتا ہے۔ شدت کی صورت میں
علامات تمام جسم میں پھیل سکتی ہے لیکن زیادہ تکلیف انہی مقامات میں ظاہر ہوتی ہیں
جیسا کہ آپ جانتے ہیں، کہ جگر و غدد کی صفرا پیدا کرنے اور اسے خون میں رد کرنے
کی تحریک سر کے بائیں حصے میں پیدا ہوتی ہے لہذا قانون مفرد اعضا کی تحقیقات

کے مطابق دردِ شقیقہ یا صفراوی دردِ سر۔ سر کے بائیں حصہ میں ہی ہو سکتا ہے۔

قدرت نے سر کے اندر اس نصف حصہ میں یہ درد پیدا کر کے ثبوت مہیا کیا ہے۔

دردِ شقیقہ کا علاج

صفراوی دردِ سر ہو یا دردِ شقیقہ چونکہ دونوں غدی عضلاتی تحریک سے شدت سے ہوتے ہیں اس لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت ان کا علاج غدی اعصابی تحریک پیدا کرنے اور صفرا و حرارت کا اخراج کر کے ہی ممکن ہے اور ہمیشہ کے درد غائب ہو جائے گا۔

دورہ کے دوران علاج

مریض کو شدت درد کی صورت میں تاریک کمرے میں آرام سے لٹا دیں۔ تیز روشنی کسی طرف سے آتی ہو تو کپڑے کے پردے سے روک دیں۔ چونکہ درد اکثر صفرا و حرارت کی شدت سے ہوتا ہے اس لئے کمرے کا درجہ حرارت اعتدال پر ہونا ضروری ہے، اگر قبض شدید ہو تو غدی اعصابی مسہل ضرور کھلائیں۔ اگر جلد پاخانہ نہ آئے یا مریض کو قے آ رہی ہو تو حقنہ کر کے فضلات کا اخراج کرا دیں۔ کافور اور صندل ملا کر سنگھائیں۔ اسی طرح فوری سکون کے لئے کافور اور افیون ملا کر ایک ایک رتی ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں اور پانی میں حل کر کے دو قطرے ناک میں ٹپکا دیں

دردِ شقیقہ کا مستقل و یقینی نسخہ

دردِ شقیقہ کا مستقل اور یقینی نسخہ یہ ہے

اسطوخودوس ۴ ماشہ۔ دھنیا ۴ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانے

یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں صبح رگڑ کر پُن چھان کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں دو تین دن کے بعد درد نہیں ہوگا۔ اگر درد شدید ہو تو صبح شام ایسی خوراک دیں۔ اسطوخودوس، دھنیا، مرچ سیاہ کا ایسا مخصوص مرکب ہے جو درد شقیقہ کا مستقل علاج ہے آج تک اس نسخہ سے بہتر طبی دنیا میں کوئی نسخہ نظر سے نہیں گزرا۔ کتب طبیہ میں بے شمار نسخے درد شقیقہ کے لئے درج ہیں لیکن اس نسخہ کے مقابلہ میں کچھ بھی نہیں۔ لہذا زیادہ نسخے درج کرنے سے احتراز کر رہا ہوں

صداع عصابہ

تعارف عصابہ کے معنی ہیں پٹی باندھنا۔ چونکہ درد عصابہ کا مریض ماتھے پر پٹی باندھا کرتا ہے اس لئے ایسے درد کو صداع عصابہ کہتے ہیں۔

اسباب قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق درد عصابہ دماغ و اعصاب کے سوزشناک ہونے اور تحریک میں آنے سے پیدا ہوا کرتا ہے۔ دماغ و اعصاب کی تحریک زیادہ تر سر کے دائیں طرف ہوتی ہے لہذا درد عصابہ اکثر سر کے دائیں طرف پیدا ہوا کرتا ہے۔

چونکہ دماغ و اعصاب میں تحریک و تیزی ہوتی ہے اس لئے جسم میں رطوبت کی کثرت ہو جاتی ہے۔ خصوصاً سر کے دائیں حصہ میں اجتماع رطوبات ہو کر درد سر کا باعث ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس درد سر میں اکثر سر ٹھنڈا رہتا ہے جس وجہ سے مریض سر کو ڈھانپ کر رکھتا ہے اکثر سر پر پٹی باندھے رکھتا ہے، سر کی جلد اور گوشت کو دبانے سے مریض آرام محسوس کرتا ہے۔ اگر سر پر ٹکور کیجائے تو درد میں افاقہ ہو جاتا ہے۔

یہ ایسا درد سر ہے کہ اکثر رات کے وقت یا سردی میں درد زیادہ ہوا کرتا ہے دن کو برائے نام درد ہوتا ہے،

علاج یہ دردِ سر بھی بلغمی دردِ سر ہے رطوبات و بلغم کا اخراج ہی اس کا مستقل علاج ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے مطابق یہ دردِ سر اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتا ہے جس کا علاج قانون مفرد اعضاء کی رو سے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تحریک سے کرنا چاہیئے۔

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات سے کے عصابہ کیلئے تریاق سے کم نہیں۔

چونکہ رطوبات بلغم کی شدت سے یہ درد ہوا کرتا ہے اس لئے ایسے مریض کو سردی سے محفوظ رکھیں اگر سردی کا موسم ہو تو کمرے کو انگیٹھی یا ہیٹر سے گرم رکھیں سرد اشیاء اغذیہ روک روک۔

چائے، قہوہ، لونگ، دارچینی کا قہوہ، دن میں دو تین بار پلائیں۔ اطریفل زمانی یا اطریفل کشنیز صبح دوپہر شام کھلائیں۔ سر پر رائی یعنی ماتھے پر رائی کا لیپ کرائیں

ہوالشافی:۔ اسطوخودوس ۴ ماشہ، دھنیا ۴ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانہ رات کو بھگو دیں صبح رگڑیں اور پن چھان کر پلا دیا کریں۔

صُداع دُودی

اُردو نام ، عربی ، طبی نام انگریزی نام

دماغی کیڑوں سے دردِ سر، صداع دُودی، صداع کرمی، ... WORMS H ۱

تعارف صداع دودی حقیقت میں صداع بلغمی ہی ہے۔ اس میں فرق اس بات کا ہے کہ جو بلغمی رطوبات دماغی خلاؤں میں رکتی ہیں ان میں خمیر (فرمن ٹیشن) پیدا ہو کر کرم یعنی کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں جو دماغی جسم کو بھی کھانا شروع کر دیتے

ہیں اور دماغ پر شدید دباؤ پیدا کر دیتے ہیں جس سے سر میں شدید درد ہوتا ہے

علامات صداع دودی کا مریض سخت بے چین ہوتا ہے وہ سر درد دماغ میں چیونٹیاں سی رینگتی ہوتی محسوس کرتا ہے۔ سر پر ہاتھ یا کسی چیز کو مارتا ہے کیونکہ سر پر جب چوٹ پڑتی ہے تو کیڑے حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں اور آرام محسوس کرتا ہے۔

مریض اپنے ناک کو ٹٹولتا رہتا کیونکہ اکثر کیڑے ناک کے راستہ سے نکلتے رہتے ہیں مریض ہر وقت شبہ میں رہتا ہے کہ کہیں ناک میں کیڑے رک نہ گئے ہوں

اسباب جب اعصاب و دماغ کی اعصابی غدی تحریک ہو جاتی ہے تو رطوبات و بلغم باہر اخراج پانے کی بجائے جسم و خون کے اندر رک جایا کرتے ہیں۔ جو رطوبات دماغ کی خلاؤں میں رک جاتی ہیں اس میں تعفن و خمیر ہو کر کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔ اعصابی و دماغی محرکات غذائیں اکثر اس کا سبب ہوتی ہیں۔ رطوبتی موسم بھی اس کا سبب بن جایا کرتا ہے۔

علاج چونکہ بلغمی رطوبات اعصابی غدی تحریک سے متعفن ہو کر کیڑوں کا سبب بنتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضاء کی رو سے۔ اعصابی عضلاتی غذا دوا دے کر رطوبات کا بہاؤ جاری کر دینا چاہیئے جونہی رطوبات نکلنا شروع ہوں گی فوراً اس کے ساتھ کیڑے بھی خارج ہونا شروع ہو جائیں گے۔ آہستہ آہستہ تمام رطوبات اور کیڑے خارج ہو جائیں گے اور دماغی کھلاس خالی ہو جائیں گے اور مریض تندرست ہو جائے گا۔

نوٹ: یہ بات خصوصیت سے ذہن نشین کر لیں کہ علاج کے دوران جب کیڑے پہلے سے زیادہ نکلنا شروع ہو جائیں تو انہیں روکنے کی کوشش

نہ کریں بلکہ مزید لگانے کی کوشش کریں تاکہ وہ مواد ہی ختم ہوجائے جس میں کیڑے بنے تھے جب مواد ہی ختم ہوجائے گا تو کیڑے بننے اور نکلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوگا۔ اور مرض ہمیشہ کے لئے درست ہوجائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے اعصابی عضلاتی مجربات کھلائیں اگر قبض ہو تو مسہل کھلائیں۔

یہ نسخہ بھی تریاقی صفت رکھتا ہے۔

ہوالشافی :۔ قلمی شورہ، کمیلہ، ہموزن، دونوں باریک پیس کر ۴ رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق گلاب یا تازہ پانی،

ہوالشافی :۔ مردآ کا تازہ پانی ناک میں ٹپکانا تمام کیڑوں کو فوراً خارج کرتا ہے

نسوار برائے اخراج کرم دماغ

پوٹاشیم پرمینگنیٹ ۱ حصہ، گیرو ۳ حصہ، دونوں کو باریک پیس کر محفوظ کرلیں بوقت ضرورت ذراسی نسوار سنگھائیں سونگھتے ہی کثرت سے چھینکیں آئیں گی اور تمام کیڑے باہر نکل جائیں گے۔

ہوالشافی :۔ نوشادر ۱ ان بجھ چونا ۱۔ ہم وزن ملاکر سنگھائیں بحید مفید ہے

صداع کبدی

تعارف: یہ درد سر دماغ واعصاب کا ذاتی درد نہیں ہے بلکہ دماغ پر جگر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے۔ دماغ کا غدی

پردہ جگر و غدد کے تحریک دسوزشناک ہونے سے تحریک میں آجاتا ہے -
اس طرح اپنی بے چینی کا اظہار درد سر کی صورت میں کرتا ہے اسے متقدمین اطباء شری کی درد
سرمی کہتے ہیں ۔

اسباب وعلامات: چونکہ یہ دردسر جگر و غدد کی تحریک ، صفرا و حرارت کی شدت سے ہوا کرتا ہے اس لئے اس دردسر کے دوران مریض
آنکھوں میں چنگاریاں سی محسوس کرتا ہے ۔جلن اس کی خاص علامت ہے -
اکثر مریض کہا کرتا کہ میرا سر جل رہا ہے ۔
دردسر کے دوران دل گھبراتا ہے ۔اکثر بلڈ پریشر ہو جایا کرتا ہے ۔ نیند ختم ہو جاتی ہے
نصف رات سے پہلے تدرے نیند آتی ہے ۔ آدھی رات کے بعد نیند اڑ جاتی ہے،

تحریک: اس دردسر کی تحریک عموماً غدی عضلاتی ہوا کرتی ہے ۔
شاذ ونادر غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے ۔

علاج: چونکہ مریض جگر و غدد کی تحریک غدی عضلاتی میں مبتلا ہوتا ہے،
اس لئے اس کا علاج غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا سے کریں ۔
اگر قبض ہو تو مسہل ضرور دیں تاکہ صفرا کا اخراج جلد ہو کر جگر و غدد کی تیزی کم ہو کر درد
سر ختم ہو جائے ۔

خسیاندہ اسطوخودوس

ہوالشافی:۔ اسطوخودوس ۵ ماشہ، دھنیا ۵ ماشہ کالی مرچ ۸ دانہ ،
یہ ایک خوراک ہے ایسی خوراک رات کو ۵ تولہ پانی میں بھگو دیں۔ صبح رگڑ کر پُن چھان
کر بغیر نمک میٹھا ملائے پلا دیا کریں ۔صرف دو تین دن پلانا کافی ہوگا۔

نخلخہ برائے درد سر

ہوالشافی :۔ نوشادر ٹھیکری ، اَن بجھ چونا ، ہم وزن دونوں کو ملاکر کھلے منہ کی شیشی میں محفوظ کریں۔ بوقت ضرورت شیشی ہلاکر مریض کو سونگھائیں۔ فوراً درد غائب ہوجائے گا۔

غذا :۔ صبح :۔ مربہ گاجر یاگلقند کھلاکر الائچی خورد ۵ عدد ، سفید زیرہ ۲ ماشہ کی چائے ، دوپہر کا کوئی ، مونگرے ، شلغم ، گاجر کدو ، توری ، ٹینڈے وغیرہ کاسالن ، مرچ سیاہ سے پکاکر کھلائیں ۔ روٹی بند کرا دیں

شام :۔ دوپہر کاکوئی سالن بغیر روٹی کے کھلا دیں۔ اگر دل گھبرائے تو مربہ گاجر یاگلقند . یاجوارش شاہی کھلائیں ۔ مستقل علاج کے لئے خیساندہ اسطوخودوس پلانا نہ بھولئے ۔

صداع کلوی

تعارف :۔ یہ درد سر بھی سر کے غدی پردہ کے سوزش ناک ہونے سے ہوتا ہے ۔ اس سبب گردوں میں تحریک شدید کا ہوتا ہے جب گردوں میں درد ہوتا ہے تو اکثر سر میں بھی درد ہونے لگتا ہے

علاج :۔ اس درد سر کا علاج گردوں کی سوزش رفع کرنا ہے جونہی سوزش ختم ہوگی درد سر بھی غائب ہوجائے گا ۔

قانون مفرد اعضا کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات اس درد کے لئے بےحد مفید ہیں ۔

اگر پتھری ہو اور درد کے دورے پڑتے ہیں تو یہ نسخہ دیں انشاء اللہ شفا ہوگی۔
ہوالشافی:۔ سنگ دانہ مرغ، نمک خوردنی۔ میٹھا سوڈا۔ ہم وزن،
سب ادویہ کو باریک کر کے محفوظ کرلیں۔ ۲،۳ ماشہ دن میں ۳ بار کھلائیں۔
پتھریاں تحلیل ہو کر خارج ہو جائیں گی، اگر سر میں جلن ہو، پیشاب جل کر آتا ہو تو
یہ نسخہ دیں۔
ہوالشافی:۔ قلمی شورہ بریاں، گندھک آملہ سار مدبر،
اول قلمی شورہ بریاں کرلیں پھر گندھک دودھ بکری میں مدبر کر کے ملائیں۔
۲،۲ ماشہ دن میں تین بار کھلائیں گردوں کا فعل درست ہو درد سر بھی ختم ہو جائیگا

درد سر رحمی

تعارف یہ درد سر رحم کی سوزش سے ہو جایا کرتا ہے جب مریضہ کو حیض آنے لگتا ہے تو حیض کھل کر نہیں آتا ہے جس سے سوزش ہو کر شدید درد ہونے لگتا ہے اور مریض رحم میں درد کے علاوہ کر درد تنگی حیض اور درد سر میں مبتلا ہو جاتی ہے۔ دو تین دن بستر پر پڑی رہتی ہے۔ جب حیض کا دورہ ختم ہوتا ہے تو درد بھی ختم ہو جاتا ہے۔

علاج:۔ ایسی عورت کا علاج سوزش رحم اور حیض کی بے قاعدگی کو رفع کرتا ہے،
اس مقصد کے لئے مدر حیض اغذیہ ادویہ نہ دیں بلکہ اس بات کو مدنظر رکھیں کہ
مریضہ خون کی کمی میں مبتلا نہیں۔ یا رحم کی سوزش تو نہیں ہے۔ اگر خون کی کمی
ہو تو فولاد کے مرکبات دیں۔
اگر سوزش رحم ہو تو درج ذیل نسخہ استعمال کرائیں فوراً سوزش رفع ہو کر درد

مر بھی رک جائے گا۔

ہوالشانی:۔ ریوند خطائی پیس کر محفوظ کرلیں۔ ۲، ۲ ماشہ دن میں تین بار ہمراہ دودھ یا عرق سونف سے دیں، پہلی خوراک سے آرام ہوگا۔

ہوالشافی۔ زیرہ سفید، الائچی خورد، سونف، ہم وزن، سب کو پیس کر دو دو ماشہ دن میں تین بار کھلائیں سوزش رحم رفع ہو تمام تکلیفیں رک جائیں گی۔

صداع ریحی، صداع معدی

تعارف: یہ دردِ سر معدہ میں غذا کے خمیر و تعفن سے ہوا کرتا ہے جس سے ریاح وغیرہ بن کر دماغ و اعصاب پر دباؤ ڈالتے ہیں۔

علامات: صداع ریحی یا معدی کے نام سے واضح ہے کہ ریاح معدہ کی کثرت اس درد کا سبب ہے۔ لہٰذا ریاح کی کثرت دردِ سر سے بھی زیادہ تکلیف دیتی ہے اکثر قراقر معدہ و امعاء ہوا کرتا ہے یعنی پیٹ میں گڑگڑ ہوتی رہتی ہے۔ ریاح بکثرت خارج ہوتے ہیں۔ پاخانہ بے قاعدہ لیس دار ہو جایا کرتا ہے جس سے ریاح کا دباؤ نچلے حصوں میں اخراج کے لئے جانے کی بجائے معدہ اور سر کی طرف زیادہ رہتا ہے۔ نیند بہت کم آتی ہے اگر ریاح ذرا سے بھی کم ہو جائیں تو درد غائب ہو جایا کرتے ہیں۔

علاج: عضلاتی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے کبھی اعصابی عضلاتی بھی بن جاتی ہے۔

علاج کے لئے عضلاتی غدی غذا دوا دیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات ایسے دردِ سر کا تریاق ہیں، تریاق تبخیر جس کو استاد صابر ملتانی نے تریاق گرزاز کے نام سے مجربات کی کتاب

میں درج کیا ہے فوری اثر ہے اگر اس کے ساتھ غدی عضلاتی ملین ملایا جائے تو سونے پر سہاگہ کا کام دیتا ہے چند دنوں میں ریاح بنیلہ بند ہو جاتے ہیں ۔

غذا:۔ اعصابی غذا روک دیں ۔ عضلاتی غدی غذا دوا دیں اللہ شفا دے گا۔

صداع سوداوی

تعارف: یہ دردِ سر بھی عضلاتی اعصابی تحریک اور خلط سودا کی زیادتی سے ہوا کرتا ہے یہ بھی تبر کی دردِ سر ہے ۔

علامات:۔ ایسے مریض اکثر ریاح معدہ میں مبتلا ہوتے ہیں ۔ خلط سودا کی زیادتی کی وجہ سے ایسے مریضوں کا رنگ سیاہ پڑجاتا ہے ۔ اکثر یرقان اسود بھی ہو جایا کرتا ہے ۔ چونکہ خلط سودا شدید خشک خلط ہے اس لئے ایسا مریض بیحد خشکی محسوس کرتا ہے جسم و سر پر سکری اترتی ہے ، سوداوی دردِ سر اکثر سر کے پچھلے حصہ میں ۔ یا دو ہوا کرتا ہے ۔ یہ دردِ سر اکثر آرام کی صورت میں نہیں ہوتا ۔ البتہ اگر مریض چند قدم چلے یا کام کاج کرنے لگے تو فوراً دردِ سر میں مبتلا ہو جاتا ہے

علاج خلط سودا چونکہ خلط صفرا سے ختم ہو جایا کرتی ہے ۔ لہٰذا عضلاتی اعصابی تحریک جو خلط سودا بنا کر جمع کر رہی ہوتی ہے عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی تحریک کر کے ختم کر دیں ،

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات عضلاتی غدی و غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق کھلائیں ۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں ۔ انشاء اللہ چند دنوں کے اندر ہی نہ صرف سودا اعتدال پر آجائے گا بلکہ دردِ سر بھی ختم ہو جائے گا ۔

خیساندہ اسطوخودوس اس مقصد کے لئے بہترین دوا ہے ۔

ھوالشافی:۔ اسطوخودوس ۳ ماشہ، دھنیا ۴ ماشہ، کالی مرچ ۸ دانہ،
سب کو رات کو بھگو دیں، صبح رگڑ کر چھان کر پلائیں۔

صداع خماری

تعارف:۔ یہ درد سر اکثر شراب خانہ خراب کے پینے سے ہوتا ہے۔

علامات:۔ شراب پیتے ہی دماغ نشہ میں آجاتا ہے اور درد کرنے لگتا ہے چکر آتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

علاج: صداع خماری کا اصول علاج شراب خانہ خراب کا بند کرانا ہی ہے البتہ دوران درد سر مریض کو آرام سے لٹا دیں۔ دودھ گھی پلا دیں سر پر بادام روغن یا خشخاش روغن کی مالش کرائیں تاکہ مریض کو نیند آجائے۔
چونکہ شراب عضلاتی تحریک پیدا کرتی ہے اس لئے ایسے مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں جب چند دن تک شراب نہ پلائی گئی تو درد سر بھی ہٹ جائے گا۔

ضعف دماغ

تعارف:۔ عام طور پر ضعف دماغ سے مراد عصبی کمزوری سمجھا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے اسے عصبی کمزوری یا ضعف عصبی کہا جاتا ہے

اسباب:۔ ضعف دماغ کی صحیح صورت حال کے سمجھنے میں جتنی غلطیاں اور غلط فہمیاں پائی جاتی ہیں اتنی اور کسی مرض کی ماہیت سمجھنے میں نہیں پائی جاتیں۔ ضعف دماغ و عصبی کمزوری کو چونکہ بالاعضا نہیں سمجھا جاتا اس لئے یہ غلط فہمیاں

سرزد فہمیاں ہوتی ہیں،
عصبی کمزوری کی جو تعارف کی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس مرض میں عصبی قوت کے زائل ہو جانے سے عصبی کمزوری پیدا ہو جاتی ہے لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ عصبی کمزوری کا بالا مخفار سبب کیا ہے۔

قانون مفرد اعضاء اور ضعف دماغ

قانون مفرد اعضاء کی کسوٹی نے اس مسئلہ لانحل کا حل یہ پیش کیا ہے۔ کہ ضعف دماغ یا عصبی کمزوری کے دو بڑے سبب ہیں - اوّل قلب و عضلات کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں کی شدید بار تحریک سے دماغ و اعصاب میں شدید تحلیل ہو جائے۔ جس سے ضعف دماغ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔
دوم۔ جگر و غدد کی شدید تحریک سے دماغ و اعصاب میں تسکین پیدا ہو جائے، جس سے سستی و کمزوری دماغ کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔
قانون مفرد اعضاء کی رُو سے دونوں صورتوں کا علاج ایک دوسری سے بالکل مختلف ہے۔ جبکہ طبی کتب میں نہ یہ تشخیص پائی جاتی ہے نہ ہی علاج بلکہ غلطی سے دونوں صورتوں کا علاج ایک قسم کی ادویہ اغذیہ سے کیا جاتا ہے جس سے اکثر مریض شفایاب نہیں ہوئے

یادداشت

قارئین یہ بات خاص کر نوٹ کرنے والی ہے کہ قانون مفرد اعضاء نے دماغی کمزوری کے دو بڑے سبب بتاتے ہیں۔
اوّل: دماغ و اعصاب میں ضعف تحلیل کی وجہ سے دوسرے دماغ و

اعصاب میں سستی تسکین کیوجہ سے ہوتی ہے

یاد رکھئے جب دماغ واعصاب میں تحلیل ہوتی ہے تو اس وقت دماغ میں دوران خون کم ہوجاتا ہے اور خون کی زیادتی قلب وعضلات میں بڑھ جاتی ہے۔

دوم :- جب دماغ واعصاب میں تسکین ہوتی ہے تو دوران خون جگر و غدد میں بڑھ جاتا ہے جبکہ دماغ واعصاب میں خون کی شدیدکمی واقع ہوکر دماغ سست اور رکمزور ہوجاتا ہے

علامات ضعف دماغ چونکہ ضعف دماغ کے وقت عضلاتی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض اکثر دبلے پتلے ہوتے ہیں بیخوابی اور پریشانی مریض کا مقدار بن جاتی ہے ، وہم دسواس مریض کو ہر وقت پریشان رکھتے ہیں۔ طبیعت میں عجیب وسوسے اور خیالات پیدا ہوتے ہیں۔ کثرت احتلام کثرت جماع میں مبتلا ہوتا ہے۔ اگر شادی شدہ نہیں تو جلق کا مریض ہوتا ہے۔ اکثر مریضوں کی یہ تی پر سرخ دھبے پڑجاتے ہیں۔

علاج چونکہ مریض کو عضلاتی غدی تحریک شدید ہوتی ہے اس لئے ایسے مریض کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا سے کریں قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

اگر قبض ہو تو ملین دسہل بھی کھلا سکتے ہیں۔ جوارش جالینوس، جوارش کمونی، اس مقصد کے لئے بہترین دوائیں ہیں۔

اگر کثرت احتلام ہو تو یہ نسخہ کھلائیں۔ ھوالشافی:- نمک خوردنی ۱حصہ، ساکی ۱حصہ دونوں کو ہم وزن لے کر باریک پیس کر نصف ماشہ سے ۱ ماشہ تک ہمراہ عرق سونف،

کثرت مباشرت یا جلق اگر اس کا سبب ہو تو دونوں روک دیں۔ بہتر یہ ہے کہ مریض کو زیادہ نصیحت یا وعظ کرنے کی بجائے اسکو محرش و خراش یا آبلہ انگیز طلا لگا دینا چاہیئے تاکہ مریض جلق یا کثرت مباشرت سے خود بخود باز آجائے۔

اس مقصد کے لئے یہ نسخہ مفید ہے۔

ہوالشافی: ست اجوائن ۱ تولہ، مغز جمالگوٹہ ۱ تولہ، ویزلین ۲۰ تولہ

ترکیب تیاری: جمالگوٹہ اور ست اجوائن کو اتنا رگڑیں کہ تیل ہو جائے پھر ویزلین تھوڑا تھوڑا ملاتے جائیں اور رگڑتے جائیں۔ تمام ویزلین ختم ہونے پر محفوظ کریں۔ حسب ضرورت طلا کریں۔ ایک دو دفعہ لگانے سے پھنسیاں پیدا ہو جائیں گی۔ جب آرام آنے لگے تو دوبارہ طلا لگا دیا کریں، دو تین بار ایسا کرنے سے کثرت مباشرت اور جلق کی عادت ختم ہو جائیگی۔

علامات تسکین دماغ

چونکہ دماغ کی سستی اور کمزوری ہمیشہ غدی تحریک اور دماغ میں تسکین ہونے سے ہوا کرتی ہے لہذا تسکین دماغ ہونے پر درج ذیل علامات ظہور پذیر آتی ہیں

چونکہ دماغ میں دوران خون کی شدید کمی ہوتی ہے اس لئے مریض سر کو خالی خالی محسوس کرتا ہے۔ نیند اول بہت کم آتی ہے لیکن شدید حالتوں میں ایسا غلبہ ہو جاتا ہے کہ مریض اٹھائے نہیں اٹھتا۔ اگر اٹھ جائے تو ٹٹی پیشاب کرنے اور پانی پینے اور کھانے کے بعد پھر سو جاتا ہے۔ اٹھتا بیٹھتا ہے تو چکر آتے ہیں اکثر سر کے بائیں طرف درد محسوس کرتا ہے۔ سر کے درمیان میں جلن ہوتی ہے۔ اور ایسا محسوس کرتا ہے کہ سر میں کوئی چیز ٹپک رہی ہے۔

چہرہ کا رنگ پھیکا یا زردی مائل ہوتا ہے، نبض سست ٹھہر ٹھہر کر چلتی ہے۔ قارورہ کا رنگ زردی مائل ہوتا ہے۔ مریض دل میں تحلیل کی وجہ سے گھبراہٹ اور خفقان قلب کی شکایت کرتا ہے۔

اگر دوران خون دماغ میں بہت ہی کم ہو جائے تو غشی اور بیہوشی طاری ہو جاتی ہے ہاتھ پاؤں سرد اور ان میں تشنج ہونے لگتا ہے۔

علاج چونکہ تسکین دماغ کی یہ صورت غدی عضلاتی تحریک سے ظہور پذیر ہوا کرتی ہے اس لئے علاج کیلئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی محرک و مقوی اغذیہ و ادویہ دیں، انشاء اللہ چند دنوں میں ہی آرام آ جائے گا۔

اس مقصد کے لئے قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے، اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں، شدید حالتوں میں اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

اگر کمی خون ہو جو اکثر حرارت و صفرا سے ہو جایا کرتی ہے، تو کمی خون دور کریں، صفرا و حرارت کم کرنے والی غذا دوا کھلائیں۔ دماغی کمی خون میں مریض کے سر کو اس کے جسم کی نسبت نیچا رکھنا چاہیئے تاکہ خود بخود دوران خون دماغ کی طرف بڑھ جائے۔

اگر مالش کا پروگرام بنے تو ہاتھوں سے لے کر بازو تک اور پاؤں سے لے کر زانوں کی طرف یعنی نیچے سے اوپر مالش کریں یا زانوں اور بازؤں پر کھینچ کر پٹیاں باندھیں، اندرونی طور پر یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

جوارش شاہی، خمیرہ گاؤزبان، دواء المسک وغیرہ میں سے کوئی لے کر دن میں دو تین بار کھلائیں۔ مغز بادام۔ دھنیا اور سونف ہم وزن پیس لیں۔ ۶، ۶ ماشہ

دن میں تین بار کھلائیں ،

غذا:۔ صبح :۔ مکھن بادام ، دوپہر :۔ مولی مونگرے شلغم گاجر کا سالن۔
شام :۔ گلقند کھلائیں۔

سر چکرانا

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
سر گھومنا	دوار	ورٹی گو VERGO
دوران سر	سدر	گڈنیس GIDDINESS

تعارف:۔ دماغ واعصاب کی اس تکلیف میں مریض کو چکر آتے ہیں اسے اردگرد کی تمام اشیاء گھومتی ہوتی معلوم ہوتی ہیں۔ جب مریض کھڑا بیٹھتا ہے۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا اسے اپنے آپ کو قائم رکھنا دشوار ہوجاتا ہے کسی چیز کا سہارا لے کر بیٹھ جاتا ہے۔ شدید حالتوں میں گر پڑتا ہے۔ اسی حالت کو سدر کہتے ہیں۔

علامات تعارف میں بیان کردہ تکالیف ہی اس کی علامات ہیں چنانچہ مریض اگر آرام سے بیٹھتا ہے یا لیٹا ہوا ہے تو کسی تکلیف کو محسوس نہیں کرتا۔ لیکن اگر ذرا سے حرکت کرے تو اسے دنیا کی ہر شے گھومتی نظر آتی ہے سر چکراتا ہے، دل گھبراتا ہے، آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے

یادداشت بعض حکماء کا خیال ہے کہ چکر دماغ واعصاب میں خون کی زیادتی سے آیا کرتے ہیں، لیکن یہ بالکل غلط ہے کیونکہ جب دماغ واعصاب میں دوران خون زیادہ ہوگا تو دماغ کمزور ہونے کی بجائے

طاقتور ہوگا اور چکر آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔
یاد رکھیں چکر کا تعلق حرکت سے ہے۔ حرکت عضلات کرتے ہیں۔ جب عضلات میں تحلیل ہو تو ضعف قلب و عضلات ہو کر حرکت طبعی میں فرق آجاتا ہے جس سے چکر آنے لگتے ہیں۔

اسباب

جس مریض کو چکر آتے ہیں اسے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ قلب و عضلات میں تحلیل اور دماغ میں تسکین شدید ہوتی ہے، صفرا و حرارت کی کثرت ہوتی ہے۔ خفقان قلب کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔
صفرا کی کثرت کی وجہ سے خون کی کمی واقع ہو جاتی ہے جس سے کمزوری بڑھ جاتی ہے سکتہ۔ درد شقیقہ، اور جگر و گردوں کے امراض بھی اس کا سبب بن جایا کرتے ہیں۔
عورتوں میں کثرت حیض اس کا سب سے بڑا سبب ہوتا ہے۔

علاج

اصل سبب تلاش کریں، مریض کو زیادہ حرکت کرنے چلنے پھرنے اٹھنے بیٹھنے سے باز رکھیں، ہاضمہ کا خاص خیال رکھیں۔ اگر قبض وغیرہ ہو تو قبض کشا دوا دیں۔ گلقند قبض کے لئے بہترین ہے۔ شراب، قہوہ تمباکو وغیرہ سے پرہیز کرائیں۔ ہمبستری سے منع کر دیں۔
قانون مفرد اعضاء کے اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی نسخہ میں ملین مسہل اکسیر و تریاق ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔
جوارش شاہی، خمیرہ گاؤزبان عنبری، دوالمسک وغیرہ میں سے کوئی ایک کھلائیں۔
مغز کدو، مغز بادام، خشخاش۔ دھنیا ہر ایک ہم وزن۔ ۲، ۳ ماشہ دن میں تین

بار کھلائیں ۔

ھوالشافی :۔ تخم خشخاش ۔ مغز کدو، تخم کاہو۔ تخم خرفہ، مغز تربوز، کشنیز۔ سرموزن چینی حسب ضرورت لے کر شربت بنائیں اور مندرجہ بالا ادویہ ڈال کر معجون بنالیں۔

خوراک :۔ ۲ تولہ صبح ۲ تولہ شام ۔

خفقان قلب کی صورت میں خمیرہ صندل یا خمیرہ گاؤزبان نصف تولہ سے ایک تولہ کھلائیں ۔

غذا :۔ صبح گلقند ۵ تولہ کھلا کر آلائچی خورد ۵ عدد، زیرہ سفید ۳ ماشہ کی چائے ۔ مربہ آملہ، مربہ گاجر بھی کھلا سکتے ہیں ۔

دوپہر :۔ مونگرے ۔ مولی شلغم گاجر، کدو، توری ٹینڈے وغیرہ میں سے کوئی سالن کالی مرچ سے پکا کر کھلائیں۔

شام :۔ مربہ گاجر یا گلقند کھلا کر آلائچی خورد، زیرہ سفید کی چائے پلائیں

دماغ کا ہل جانا

تعارف :۔ انسانی دماغ خداوند تعالیٰ نے کھوپری کے اندر نہایت احتیاط سے محفوظ کیا ہوا ہے۔ لیکن بعض اسباب ایسے بن جاتے ہیں جن سے دماغ متاثر ہو جاتا ہے۔ چنانچہ چوٹ یا دھکا وغیرہ لگنے سے دماغ کو جھٹکا لگ جاتا ہے اور دماغ اپنی جگہ سے ہل جاتا ہے ۔ چونکہ خود حرکت نہیں کر سکتا اس لئے اسی حالت غائرہ میں پڑا بے چین رہتا ہے ۔ دماغ میں دوران خون خلل واقع ہو کر افعال دماغ بگڑ جاتے ہیں ۔

اسباب :۔ سر پر چوٹ لگنا یا زور کا دھکا لگنا، جیسا کہ ریل گاڑی کے

یک دم بریک لگنے سے مسافروں دھکا لگتا ہے

علامات اگر چوٹ یا دھکا شدید نہ لگا ہو تو علامات بھی شدید نہیں ہوتیں۔ البتہ مریض کا سر چکراتا ہے۔ آنکھوں کے آگے اندھیرا آجاتا ہے۔ قوائے عقلیہ میں فرق آجاتا ہے۔ کانوں میں شور وغل کی آوازیں آتی ہیں۔ سردی لگ کر بخار ہو جاتا ہے۔

شدید قسم کے صدمہ دماغ میں مریض بالکل بے ہوش پڑا رہتا ہے جگانے سے مشکل جاگتا ہے، آنکھوں کی پتلیاں سکڑی ہوتی ہیں، جسم سرد نبض سست ہوتی ہے، سانس آہستہ آہستہ آتا ہے، بول وبراز بے خطا ہو جاتے ہیں عضلات ڈھیلے ہو کر سست پڑ جاتے ہیں۔ چند منٹ سے لے کر چند گھنٹوں تک یہ حالت رہ کر مریض تندرست ہونے لگتا ہے۔ چنانچہ دوران خون درست ہو کر جسم گرم ہونے لگتا ہے۔ نبض قوت پکڑ لیتی ہے۔ بعض دفعہ مریض کو قے آجاتی ہے اور پھر ٹھیک ہو جاتا ہے۔ اکثر حالتوں میں دماغ میں کوئی نہ کوئی خلل باقی رہ جاتا ہے جو زندگی بھر رہتا ہے۔

انجام خفیف صدمہ دماغ میں مریض جلد ٹھیک ہو جاتا ہے بعض صورتوں میں دو چار روز چکر آتے ہیں پھر ٹھیک ہو جاتے ہیں شدید حالتوں میں آرام آنے کے بعد قوائے عقلیہ میں کچھ نہ کچھ نقص باقی رہ جاتا ہے مثلاً باتیں صحیح نہ کر سکنا بلکہ توتلاہٹ سے بولنا۔ یا نظر کمزور ہو جانا یا جسمانی وشہوانی جذبات میں کمی رہ جانا۔

علاج مریض کو ہوادار کمرے میں رکھیں، گریبان اور سینہ وغیرہ کے بٹن کھول دیں۔ سر اونچا رکھیں۔ اگر جسم سرد ہو تو گرم پانی کی

بوتلیں یا استری سے سینہ و بغل میں ٹکور کرائیں ۔ صندل، کافور، عرق گلاب میں گھس کر اور اس میں کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں،

دماغ کا دب جانا

اُردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
دماغ کا دب جانا	ضغطۃ الدماغ	COMRREASION OF THE BRAIN

تعارف:۔ دماغ ایسی حالت کا نام ہے کہ جب دماغ کسی شدید چوٹ سے سر کی ہڈی یعنی کھوپڑی کے بیٹھ جانے سے دب جاتا ہے ۔

اسباب دماغ کے دب جانے کا اکثر سب سے بڑا سبب سر پر شدید چوٹ آنا ہی ہے ۔ لیکن بعض دفعہ سر میں استسقار پڑ جاتا ہے جس کا دباؤ دماغ پر ہی پڑتا ہے ۔ دماغ نرم نازک ہونے کی بجائے دب جاتا ہے ۔ اسی طرح بعض مریضوں میں کھوپڑی کے نیچے کسی جگہ رسولی نکل آتی ہے اس کا دباؤ بھی دماغ پر ہی آتا ہے ، بعض متقدمین دماغی جریان کو بھی قرار دیتے ہیں ۔

علامات چونکہ دماغ قوائے عقلیہ کا سردار ہے ، جس طرح انسان کا گلا دبانے سے اس کے ہوش و حواس ختم ہو جاتے ہیں بالکل اسی طرح دماغ یا بھیجا کے دب جانے بھی مریض کے ہوش حواس قائم نہیں رہتے ، مریض نیم مردہ حالت میں پڑا رہتا ہے ، سانس خراٹے سے آتا ہے پتلیاں پھیل جاتی ہیں ۔ ان پر روشنی کا کچھ اثر نہیں ہوتا،

علاج

علاج سے قبل اس بات کا فیصلہ ضروری ہے۔ مریض کے سر میں چوٹ لگی ہے یا دوسرے کسی سبب سے مریض بے ہوش ہوا ہے۔ چوٹ ہوگی تو وہ سر پر ظاہر ہوگی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہوگی۔ کیونکہ چوٹ سے سر کی ہڈی بھی بیٹھ چکی ہوگی، چوٹ کے علاوہ جتنے بھی اسباب ہیں ان کا پتہ ایکسرے سے لگے گا۔ لہذا فوراً مریض کا ایکسرے کرانا چاہیئے۔

رسولی یا پانی ورطوبات اس کا سبب ہونگی تو آہستہ آہستہ مریض بے ہوش ہوگا۔

اگر چوٹ ہی دماغ کے دب جانے کا سبب ہے تو فوراً مریض کو ہسپتال پہنچا دو۔

جسے ایک ماہر ڈاکٹر کھوپڑی کی ہڈی کو آپریشن کے ذریعہ اوپر اٹھا دے گا جس سے ایک کا دماغ دباؤ ختم ہو جائے گا۔ دباؤ ختم ہوتے ہی دماغ اپنی اصلی حالت پر واپس آجائے گا اور چوبیس گھنٹوں کے اندر ہوش آجائے گا۔

اگر استسقاء دماغ اس کا سبب ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھتے ہوئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذا دوا کھلائیں۔ کوشش کریں کہ مریض کے گردے زیادہ سے زیادہ پیشاب کے ذریعہ فاضل رطوبات دماغ خارج کر دیں۔

اِس مقصد کے لئے یہ نسخے بھی مجرب ہیں۔

ھوالشافی:۔ نوشادر ٹھیکری، کالی مرچ، سونٹھ، قلمی شورہ، ریوند خطائی

نوشادر ٹھیکری	کالی مرچ	سونٹھ	قلمی شورہ	ریوند خطائی
۱ تولہ	۱ تولہ	۱ تولہ	۲ تولہ	۵ تولہ

تمام ادویہ کو باریک کر کے نصف ماشہ سے ۲ ماشہ دن تین بار کھلائیں ہمراہ دودھ اونٹنی یا عرق مکو کاسنی۔

اگر قبض بھی ہو تو یہ نسخہ بھی ساتھ کھلائیں۔

ھوالشافی، سہاگہ، ست ملٹھی، سقمونیا، ریوند عصارہ ہر ایک ہم وزن،

تمام ادویہ کو باریک پیس کر حب بقدر نخود بنالیں۔ ایک گو گولی دن میں تین بار۔ اگر شدید قبض ہو تو دو دو تین تین گولیاں بھی کھلا سکتے ہیں تاکہ مریض کو روزانہ دو تین پتلے دست آجایا کریں،

اس نسخہ کے چند دن استعمال سے دماغ میں جمع شدہ پانی یا رطوبات کم ہو جائیں گی اور دماغ پر دباؤ بھی گھٹ جائے گا اور مریض ہوش حواس میں آجائے گا۔ اگر بے ہوش نہ ہوا ہو تو وہ سر میں بوجھ کی کمی محسوس کرے گا۔

غذا:۔ صبح:۔ مربہ گاجر یا گلقند۔ دوپہر، مولی مونگرے شلغم وغیرہ کھلائیں

اگر دماغ کے دب جانے کا سبب رسولی ثابت ہو جائے تو بہتر ہے کہ بذریعہ آپریشن کسی ماہر ڈاکٹر سے نکلوا دیں۔

اگر ابھی مریض بے ہوش نہیں ہوا تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی نسخہ جات کھلائیں

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ہوالشافی:۔ مرمکی، ست لوبان، کلونجی، مصبر، ہینگ، ہر پانچ پانچ تولہ، پانی ½ ۲ سیر

ترکیب تیاری:۔ سب ادویہ کو توڑ پھوڑ کر ½ ۲ سیر پانی میں رات کو بھگو دیں صبح جوش دے کر چھان لیں،

مقدار خوراک:۔ ۳ تولہ پانی صبح ۳ تولہ، شام پلائیں۔ جس سے دو تین دست آجایا کریں گے۔ چند دنوں کے اندر ہی رسولی کم ہو کر ختم ہو جائے گی اور اس کا دباؤ ختم ہو جائے گا، مریض سکون کرے گا۔

یادداشت:۔ قارئین یہ حقیقت ذہن نشین کر لیں کہ ہمیشہ رسولی

عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہوتی ہے۔ عضلاتی غدی غذا دوا سے تحلیل ہوجایا کرتی ہے۔ یہاں یہ امر بھی ذہن نشین کرلیں کہ رسولی بذات خود کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ کسی غدود کے تسکین کی وجہ سے پھول جانے سے ظاہر ہوتی ہے۔
یعنی رسولی حقیقت میں ایک قسم کا غدود ہے جو تسکین کی وجہ سے پھول گیا ہے۔
جونہی عضلاتی غدی غذا دوا دی جائے گی فوراً تحریک میں آکر سکڑ جائے گا۔
جس سے رسولی کا نام ونشان نہیں رہے گا۔

غذا:۔ صبح:۔ فرائی انڈا، یا انڈا بیسن ملا کر مرچ مصالحہ ڈال کر توے پر روٹی بنا کر کھلائیں۔ اگر انڈے کو دل نہ چاہے تو بھنے چنے یا کشمش کھلائیں۔
دوپہر:۔ کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے، ٹماٹر، بینگن، کریلے، چھوٹا گوشت چنے، مسری کی دال وغیرہ میں سے جسے مریض پسند کرے کھلا دیا کریں۔
شام:۔ اگر بھوک شدید لگی ہو تو دوپہر کا سالن کھلائیں ورنہ انڈا یا بھنے چنے

سبات، بے خوابی

ماہیت سبات کے معنی ہیں نیند زیادہ آنا اس کے برعکس بے خوابی۔ نیند کا کم آنا۔
میرے خیال میں سونا یا نیند قلب و عضلات کے آرام کرنے کا نام ہے کیونکہ جب انسان جاگتا ہے تو اس کے تمام عضلات کم و بیش کام کرتے رہتے ہیں اس کے برعکس جب انسان سوتا ہے تو سوائے دل کے تمام عضلات آرام کرتے ہیں یعنی ان میں سکون ہوتا ہے۔ بلکہ اس وقت جاگنے کی نسبت دل بھی رفتار میں سست ہوتا ہے۔ یعنی کم دھڑکتا ہے۔

ایک سوال اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ دل کب سست ہوتا ہے اس سوال کا آسان جواب یہ ہے کہ دل اعصابی عضلاتی تحریک سے سکون کی وجہ سے بھی کم دھڑکتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک میں تحلیل کی وجہ سے کم دھڑکتا ہے۔

نیند اعصابی تحریک یا غدی تحریک میں زیادہ آیا کرتی ہے۔ معالج کا فرض ہے کہ وہ تحریک میں ضرور تخصیص کرے۔ تاکہ علاج میں غلطی نہ ہو۔

علامات مریض پر اتنا غلبہ ہوتا ہے کہ وہ جاگنے سے بھی نہیں جاگتا۔ کافی بلانے چلانے سے ذرا سا آنکھیں کھولتا ہے اور ہوں ہاں کر کے پھر سو جاتا ہے اسے بھوک پیاس کا کوئی پتہ نہیں چلتا اس کائنات میں سبات کے مریض ایسے بھی پائے گئے ہیں کہ وہ کئی کئی دن بلکہ کئی کئی ماہ اور کئی کئی سال تک سوتے رہے۔ ایک دو دن سوئے رہنا تو عام مشاہدات ہیں۔ سبات کے مریض کا دل چونکہ سست ہوتا ہے اس لئے اس کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اعصابی تحریک کے مریض کا قارورہ سفید پانی جیسا اور غدی تحریک کے مریض کا قارورہ زرد سفیدی مائل ہوتا ہے۔

علاج سبات کے مریض کی اول صحیح تحریک معلوم کریں پھر تحریک کے مطابق غذا دوا اور تدبیر عمل میں لائیں۔ قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں۔ ایسے مریض کے ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اس لئے انہیں دوسرے جسم کے مطابق گرم کریں۔ سبات اگر اعصابی تحریک کی وجہ سے ہو تو عضلاتی غدی روغن یا محمر دوا لگا کر گرم پانی سے ہاتھ پاؤں دھوئیں۔

اگر نیند کا غلبہ غدی تحریک کی وجہ سے ہو اور ہاتھ پاؤں سرد ہوں تو کوئی اعصابی غدی روغن مالش کریں یا اعصابی غدی کوئی محمر دوا لگا کر نیم گرم پانی سے ہاتھ پاؤں کو دھوئیں۔ انشاء اللہ چند دنوں میں تحریک تبدیل ہو کر مریض صحت یاب ہو جائے گا۔

بے خوابی

ماہیت مرض بے خوابی کے معنی نیند نہ آنا ہیں۔ مریض اکثر جاگتا رہتا ہے۔

اسباب اگر غفلت کی نیند کا سبب تسکین وضعف و عضلات ہے تو بے خوابی

کا سبب عضلات کا تحریک ہی آتا ہے۔ قلب و عضلات میں تحریک کثرت چائے قہوہ نوشی۔ شراب، اجریان خون۔ دردیں۔ ریاح شکم۔ نفخ شکم۔ جوش خون وغیرہ وغیرہ سے ہوتی ہے

نوٹ: حقیقی بے خوابی کا سبب تو عضلاتی تحریک ہے لیکن کسی بھی تحریک کی تیزی سے شدید تکلیف ہونے لگے تو بھی نیند اڑ جاتی ہے۔ مثلاً ورم کے مریض کو جب دم کشی شدید ہو تو نیند آنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ اسی طرح غدی تحریک کے مریض کو کسی شدید تکلیف میں نیند نہیں آئے گی۔

ہذیان

سرسام کے مریض میں جب دماغ یا اس کے کسی پردہ میں ورم ہونے لگتا ہے تو اول ہذیانی کیفیت مریض پر طاری ہوتی ہے۔ بعض مریض بہکی بہکی باتیں کرنے لگتے ہیں۔

یاد رکھیں ہذیان بذات خود کوئی بیماری نہیں ہے بلکہ دماغ یا اس کے کسی پردے کے ورم سے بطور علامت ظاہر ہوتی ہے اصل مریض کی مرض کا تشخیص کر کے علاج کریں۔

احتیاطی تدابیر

ہذیان کسی بھی مرض یا تحریک کے دوران ظاہر ہو مریض کو اکیلا نہ چھوڑیں۔ مریض کو آرام یا سکون پہنچانے کی کوشش کریں۔

بہتر ہے کہ ایسی تدابیر اختیار کی جائیں جن سے مریض کو نیند آجائے اگر مریض کو قبض ہو تو تحریک کے مطابق مسہل دیکر رفع کریں۔ جونہی فضلات کا دباؤ کم ہوتا ہے ہذیان رفع ہو جاتا ہے۔

مالیخولیا

(وہم۔ وسواس۔ میلن کولیا) یہ ایک یونانی لفظ کی بگڑی ہوئی شکل ہے۔ جس کی اصل میلن کولیا ہے۔ یہ دو کلمات سے مرکب ہے

اول میلن جس کے معنی سیاہ کے ہیں دوسرے کولیا یعنی خشکی کے ہیں ایسا سیاہ مادہ جو خشک ہو گیا ہو۔ جس سے جسم میں خشکی ہو جائے

جمہور اطباء نے اس کو سیاہ صفرا یا صفرا محترق سے تعبیر کیا ہے۔ بالکل غلط ہے بلکہ یہ صرف سوداوی مادہ ہے۔ دوسرے صفرا میں جب حرارت کی زیادتی ہوتی ہے تو خشکی ختم ہوجاتی ہے سودا پیدا نہیں ہوتا۔ تیسرے صفرا کی زیادتی سے جنون پیدا ہوتا ہے جو مالیخولیا سے بالکل مختلف علامت ہے جس کی ابتدا بائیں طرف کے نصف سر سے شروع ہوتی ہے۔ اور وہ غدی تحریک ہے۔

پھر ذہن نشین کر لیں۔ مالیخولیا صرف سوداوی ہوتا ہے جو بلغم کے سودا بن جانے پر اپنا عمل کرتا ہے نہ صفراوی ہوتا ہے نہ دموی ہو سکتا ہے البتہ موروثی ضرور ہوتا ہے کیونکہ وہ عضلاتی پردہ کی سوزش سے ہوتا ہے اس طرح معدہ کے عضلات کی سوزش سے بھی شروع ہوجاتا ہے

علامات مریض کے افکار و تخیلات فاسد و پریشان ہوجاتے ہیں۔ اکثر خاموش رہتا ہے اگر کوئی یار دوست یا ہمدرد ملے تو اس کی باتیں سننے کی بجائے اپنے دکھ درد مظلومانہ انداز میں سناتا ہے اور کہتا ہے کہ اب مجھے یہ بیماری موت تک نہیں چھوڑے گی۔ نہایت مایوسی کے عالم میں کہتا ہے کہ خدارا میری مدد کرو۔ میرا علاج کسی اچھے قابل حکیم یا ڈاکٹر سے کرا دو۔ ورنہ میں جلد مر جاؤں گا۔ اگر مریض کے وارث اسے معالج کے پاس لے جاتے ہیں۔ تو وہ بار بار اپنی شکایت بیان کرتا ہے بار بار اپنی مرض کے بارے میں پوچھتا ہے کہ یہ بیماری قابلِ علاج ہے کہ نہیں کافی بحث و تمحیص کے بعد جب دوا لے کر گھر آتا ہے تو دوا کھانے سے انکار کر دیتا ہے اول تو وہ دوا پر اعتراض کر دیتا ہے کہ یہ دوا تو میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری مرض کا پتہ ہی نہیں چلا۔ یہ دوا میری نہیں ہے یا معالج کے بارے میں اعتراض کرتا ہے کہ اسے میری نبض کا پتہ نہیں چلا تھا اس کی دوا صحیح کیسے ہو سکتی ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

تحریک مرض مالیخولیا مالیخولیا کے مریض کی تحریک عضلاتی اعصابی ہوتی ہے

جس سے سرد قسم کا تیزابی مادہ (سوداوی مادہ) خون میں بڑھ جاتا ہے غذا معدہ میں جاتے ہی ہوا و گیس میں تبدیل ہونا شروع ہو جاتی ہے جس کا دباؤ مریض کے اعصاب و دماغ پر پڑتا ہے جس سے اس کے افکار و خیالات پریشان ہو جاتے ہیں دل کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ نبض مشرف ہونے کے ساتھ ساتھ ہوا سے تن جاتی ہے گھبراہٹ بے چینی اور خیالات پراگندہ ہونے سے مریض نیم پاگل ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر اوقات مریض گھر والوں کو اکٹھا کر لیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرے گناہ میری زیادتی بخش دو۔ مجھے معاف کر دو میں مر رہا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

اسباب

جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ مالیخولیا کا اصل سبب عضلاتی اعصابی تحریک ہے۔ جو سرد خشک ماحول یا سرد خشک اغذیہ ادویہ کی کثرت یا ترش یا تیزابی اغذیہ کے مسلسل استعمال سے ہو جاتا ہے۔ مریض کے معدہ میں ایک ایسا جاگ (وہ لسی جو دودھ کو جمانے کے لئے کام آتی ہے) تیار ہو جاتا ہے۔ جو مریض کی ہر کھائی ہوئی غذا کو ہوا میں تبدیل کرنا شروع کر دیتا ہے۔

علاج

جب مریض آئے تو اوّل یہ تشخیص کریں کہ مریض میں حرارت کی کتنی کمی ہے اگر حرارت کم ہو تو عضلاتی غدی تحریک کی اغذیہ ادویہ کھلائیں تاکہ رطوبات خشک ہو کر ہوا بننی بند ہو جائے جب یہ ہوا نہ بنے گی تو گھبراہٹ بے چینی رک جائے گی ایسے حالات میں چنے کی روٹی۔ انڈے بھنے ہوئے گوشت کریلے۔ پکوڑے وغیرہ بے حد مفید ہوتے ہیں۔ اگر حرارت کی کمی نہ ہو تو غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔

نوٹ: مالیخولیا کے مریض کو زیادہ پاخانے نہیں آنے چاہییں اگر پاخانے کئی بار آتے ہوں تو کم کر دیں۔ اگر قبض ہو ہلکا ملین دے کر قبض کشائی کر دیں۔ اگر مالیخولیا شدید نہ ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں حب مقوی خاص اور حب صابر دن

تین بار کھلائیں۔ بلیبنی روٹی بھنے چنے گوشت کریلے۔ ٹماٹر۔ پکوڑے وغیرہ کھلا سکیں تو کھلادیں۔
اگر عضلاتی غدی تحریک ہوگی تو مریض شدید بے چین ہوگا۔ ایسی صورت میں غدی اعصابی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔ غدی اعصابی ملین۔ غدی اعصابی ہاضم کے ساتھ کھلانے سے بے حد فائدہ کرتی ہے۔ معدہ میں خمیر کو ختم کرنے کے لیے لہسن ۲ تولہ پیاز ۵ تولہ گھی میں بھون کر مرچ مصالحہ ڈال کر روٹی کے ساتھ کھلانے سے فوراً فائدہ ہوتا ہے۔ غذا میں سالن زیادہ روٹی کم ہونی چاہیے ورنہ روٹی کا خمیر بن کر علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

نوٹ: مریض کے سر گردن اور کمر پر غدی اعصابی روغن یا دیسی گھی کی مالش کرنی بے خوابی کے لیے بے حد مفید ہے۔
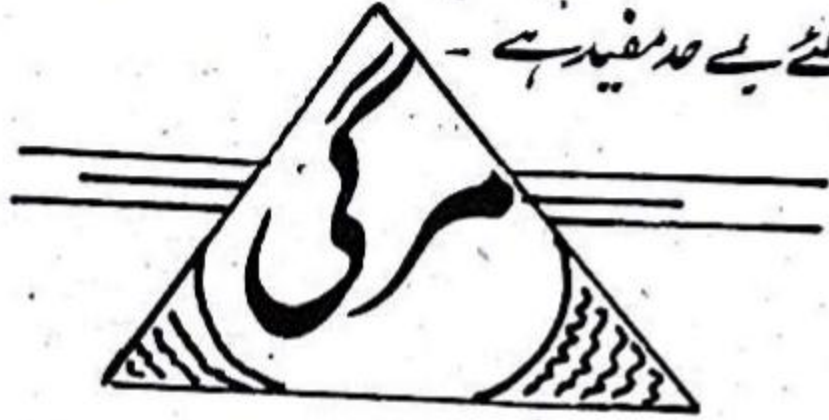
صرع کے معنی گر پڑنا ہے اس علامت میں مریض بے ہوش ہو کر گر پڑتا ہے۔ اعضا میں تشنج منہ سے کف اور تنفس سے خرخراہٹ جاری ہوتی ہے چمکدار شے دیکھنے سے فوراً دورہ پڑ جاتا ہے۔ جاہل لوگ اس کو جادوگری کا مرض کہتے ہیں۔

اسباب

اعصاب میں سوزش کی شدت سے رطوبات کی زیادتی ہو جانے سے اعصاب کی رو گزرنی رک جاتی ہے۔ اور دورہ پڑ جاتا ہے۔ پھر جب تشنج ہوتا ہے تو ہوش ٹھکانے آجاتا ہے۔

اطبائے مرگی کی تین اقسام لکھی ہیں۔

۱۔ صرع دماغی ۲۔ صرع معدی ۳۔ صرع اطرافی

حقیقت یہ ہے کہ دورہ کے وقت مختلف مقامات میں تکلیف کے اظہار کی وجہ سے یہ نام دیئے گئے ہیں۔ ورنہ صرع ہر سہ اقسام اعصابی سوزش کا ہی نتیجہ ہیں۔ اگر مادہ سر

میں ہو تو اسے صرع دماغی اگر معدہ میں ہو تو صرع معدی کہلاتی ہے۔

علامات

مرگی اکثر بچپن میں شروع ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ بچوں کی مرگی کو ام الصبیان کہتے ہیں اس میں آتشک کے زہر کو بہت دخل ہے۔

یاد رکھیں مرگی کے مریض میں خوف اور ڈر زیادہ پایا جاتا ہے اگر مرض بچپن میں گھس کر طویل عرصہ تک قائم رہے تو مریض کمزور اور دُبلے ہو جاتے ہیں پھر رفتہ رفتہ بعض اعضا خصوصاً ہاتھ و بازو و ٹانگیں سرجاتی ہیں کبھی کبھی کمر بھی جھک جاتی ہے۔ دیگر دورے پڑنے اور بیہوش ہونے والے امراض کے ساتھ اس کا یہ فرق ہے کہ اوّل اس کے منہ سے جھاگ ضرور آتی ہے دوسرے تشنج ضرور ہوتا ہے۔ اور اکثر مریض چیخ مار کر گر پڑتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے

تحریک : اعصابی عضلاتی

نبض : منخفض یعنی باریک اور گہری

علاج بحالت دورہ

دورہ پڑتے ہی مریض کو ہوادار جگہ میں پہنچا دیں سینہ اور شکم ڈھیلا کر دیں، سر کو اونچا کر دیں۔ دانتوں میں بوتل کا کارک یا کپڑے کی گدی رکھ دیں تاکہ تشنج کے وقت زبان دانتوں تلے آکر کٹ نہ جائے اگر فوری طور پر کوئی عضلاتی نسوار یا قسطور مل سکے تو ناک میں لگائیں تاکہ چھینکیں آکر ہوش آ جائے۔ چاہے سرخ یا سیاہ مرچ لگانی پڑے۔

علاج وقفہ مرض

جب مرگی کا دورہ ختم ہو جائے تو اندرونی بیرونی اغذیہ ادویہ استعمال کرائیں تاکہ سوزش اعصاب رفع ہو جائے۔

اس مقصد کے لیے عضلاتی محرک ادویہ ضرورت کے مطابق استعمال کرائیں قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے عضلاتی محرکات کے علاوہ اطریفل مقوی مرگی کے لیے بہترین دوا ہے۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی | مصبر، حنظل، اسطوخودوس، سنبل الطیب، عود صلیب، افیون ہر ایک ہم وزن۔

مقدار خوراک | بقدر نخود بنا کر دن میں تین چار بار ہمراہ قہوہ کھلائیں اس کی نسوار بھی دے سکتے ہیں۔

افعال و اثرات: عضلاتی غدی ہیں۔

اس کے علاوہ حب مقوی خاص اور حب صابر بھی مرگی کے لئے تریاقی صفت گولیاں ہیں

نوٹ: علاج کے دوران مریض کو کیفیاتی نفسیاتی اثرات سے بچائیں۔

نوٹ: مرگی کے علاج میں عام طور پر مریض کے اعصاب طاقتور کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ جس کے لئے خمیرہ جات خصوصاً خمیرہ گاؤزبان استعمال کراتے ہیں یہ مرگی کے مریض کے لئے سخت مضر ہے۔ یاد رکھیں ایسے مریض کے اعصاب تو کمزور ہونے کی بجائے تحریک و تیزی کی وجہ سے سوزشناک ہوتے رہتے ہیں۔

علاج کا مقصد تو اعصاب میں دورانِ خون کم کر کے ان کی سوزش کو تحلیل کرنا ہے۔ گاؤزبان، کتیرہ، اسقمونیا، روح کیوڑہ وغیرہ سے تو اور بھی تکلیف سے اضافہ ہوگا۔

دماغ کا بوجھل ہونا۔ دماغ پھٹتا ہوا معلوم ہونا۔ دماغ جلنا

مندرجہ بالا علامات دماغ میں خون کی کمی و بیشی کا نتیجہ ہیں۔

ماہیت | جب دماغ میں رطوبات و بلغم کا اخراج بند ہو جاتا ہے تو مریض کو سر میں بوجھ اور ہلکا درد معلوم ہوتا ہے خصوصاً سجدہ کرتے وقت بوجھ زیادہ معلوم ہوتا ہے۔ اس کی وجہ اعصابی غدی تحریک ہوتی ہے۔

لیکن اگر اعصابی عضلاتی تحریک سوزش ناک ہو جائے تو دوران خون کا دماغ میں

اجتماع ہوکر سر میں شدید درد ہونے لگتا ہے۔ آنکھیں سُرخ ہو جاتی ہیں، سر پھٹتا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ سر میں جلن ہونے لگتی ہے۔

علاج اگر سر میں بوجھ معلوم ہو تو اوّل اعصابی عضلاتی تحریک کی ادویہ اغذیہ کھلائیں تاکہ رطوبات کا بہاؤ کم ہو جائے۔ اعصابی عضلاتی تسوار سنگھائیں "

نوٹ بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے دماغ میں سکون ہو کر رطوبات رک جاتی ہیں جس سے دماغ میں بوجھ اور جلن ہوتی ہے۔

اگر ایسی صورت ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی محرکات کھلائیں فوراً رطوبات کا اخراج ہو کر دباؤ اور جلن ختم ہو جائے گی۔

اگر اعصابی عضلاتی تحریک سے سوزش ہو چکی ہو اور دماغ پھٹ رہا ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی مجربات ضرورت کے مطابق کھلا سکتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی محرکات ضرورت کے مطابق کھلائیں خیساندہ، اسطوخودوس ضرور پلائیں۔ سر پہ ٹکور کرائیں خصوصاً ریت گرم سے۔

اس سے پہلے اسطوخودوس والا جو نسخہ مرگی کے علاج کے لئے لکھ چکا ہوں۔ اسے پانی میں ملا کر سر پہ لیپ کرائیں اور اندرونی طور پر بھی ۲، ۲ گولی ہر آدھ گھنٹہ بعد ہمراہ قہوہ لونگ دار چینی کھلائیں انشاء اللہ فوراً دوران خون کم ہو کر سر پھٹنا رک جائے گا۔

اگر دورہ بار بار ہوتا ہو تو وقفہ کے وقت اندرونی طور پر دن میں تین بار کھلایا کریں

غذا عضلاتی غذاؤں میں سے مریض جو پسند کرے کھلائیں۔

دماغ میں رسولی ہونا

رسولی چاہے پیٹ میں ہو یا رحم میں جسم پر ہو یا دماغ میں ہر صورت کی ماہیت اور مادہ

ایک ہی ہے یعنی عضلاتی اعصابی تحریک سے جگر و غدد میں سکون ہو کر رسولیاں بننا شروع ہو جاتی ہیں۔ یاد رکھیں کسی بھی غدد کے سکون سے پھول جانے کو رسولیاں کہتے ہیں۔

علامات

کسی بھی مقام میں ابھار ہو جاتا ہے جسے ٹٹولنے سے گول کی طرح گلٹی معلوم ہوتی ہے جسے دبانے سے درد محسوس نہیں ہوتا۔ ہلانے یا اِدھر اُدھر کرنے سے باآسانی حرکت کرتی ہے رسولیاں جوار کے دانے سے لیکر تربوز جتنی ہو سکتی ہیں۔ ہاں البتہ اگر رسولی ایک ہی ہو تو اس کا حجم بہت بڑھ جایا کرتا ہے ورنہ زیادہ تعداد میں رسولیاں بیری کے بیر سے بھی چھوٹی ہزاروں کی تعداد میں بھی بعض مریضوں میں پائی جاتی ہیں دماغ میں اگر رسولی ہو جائے تو اس کا دباؤ دماغ پر پڑ کر مریض کو اول مفلوج کرتا ہے یا اسے بے ہوش کر دیتا ہے اس بے ہوشی کی وجہ سے اکثر مریض تلف ہو جاتے ہیں۔

علاج

رسولی دماغ میں ہو چاہے رحم میں یا پیٹ میں اکثر خطرناک ہوتی ہے۔ اگر عمل جراحی سے پیٹ یا رحم سے نکال دی جائے تو بہتر ہے اگر مریض کمزور ہو تو علاج کرائیں دماغی رسولی کو مت نکالیں۔ کیونکہ دماغ کا اپریشن نہایت خطرناک ہو سکتا ہے اندرونی طور پر دوا غذا عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی کھلائیں۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخہ جات اس مقصد کے لئے بے حد مفید ہیں۔ البتہ مریض کو کئی ماہ کھانے پڑیں گے۔

دیگر یہ نسخہ جات بھی اس مقصد کے لئے فوری اثر ہیں۔ بڑھے ہوئے غدد جگر کے لئے بے حد مفید ہیں۔

حب صفائی — ھوالشافی

رس کپور۔ دارچکنا ہر ایک چھ ماشہ بابچی، اگند ھگ آملہ سار۔ رائی۔ سب چار چار تولہ مولی کے پانی میں کھرل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنالیں۔

غدی عضلاتی مسہل

ھوالشافی ؛ جالگوٹہ ، شنگرف ، رائی

ا حصہ ، ۲ حصہ ، ۴ حصہ

گندھک آملہ سار ۴ حصے کھرل کر کے دانہ مونگ برابر گولیاں بنالیں ۔

رسولی والے مریض کو حب صفائی اور غدی عضلاتی مسہل ایک ایک گولی دن تین بار ہمراہ قہوہ اجوائن کھلائیں ۔ آہستہ آہستہ ہر قسم کے مسے اور رسولیاں غائب ہو جائیں گی ۔

استسقاء

استسقائ کے معنی پانی مانگنا ہیں ۔ طبی اصطلاح میں جسم کے کسی خلا میں پانی پڑ جانا ہے اس کا تعلق صرف پیٹ سے نہیں ہے بلکہ دل دماغ سینہ و پیٹ ہر خلا میں پانی بھر جاتا ہے بلکہ جگر اور طحال کے پردوں کی خلاؤں میں بھی رطوبت بھر جاتی ہے اسی طرح خصیتین میں بھی پانی بھر جاتا ہے ۔

اسباب

کیفیاتی نفسیاتی اور مادی اثرات کی شدت سے جگر کے کیمیائی فعل میں تیزی ہو کر قلب عضلات میں شدید تحلیل ہو جاتی ہے جس سے صفراوی رطوبات جزو بدن بننے کی بجائے خلاؤں میں ترشح ہونا شروع ہو جاتی ہے جس خلا کے عضلات میں تحلیل ہو گی وہیں رطوبات ترشح ہو کر اکٹھی ہونا شروع ہو جاتی ہیں کسی مقام میں صفراوی رطوبات کے اکٹھا ہونے کا نام استسقا ہے جس مقام پر اکٹھی ہوتی ہیں اس کی نسبت سے نام پاتی ہیں مثلاً ۔

جب پیٹ رطوبات کی وجہ سے مشک کی طرح بھر جاتا ہے تو اسے استسقا زقی کہتے ہیں اگر سینہ میں پانی جمع ہو جائے تو استسقا صدر اور اگر خصیہ میں جمع ہوں تو استسقا قیہ کہتے ہیں ۔ بالکل اسی طرح اگر دماغ کی خلاؤں میں پانی پڑ جائے

تو اسے استسقاء دماغ کہتے ہیں۔

یہ قانون مفرد اعضاء کی تشریح و توضیح ہے لیکن فرنگی طب استسقا کی رطوبت و موریہ خیال کرتی ہے جو بالکل غلط ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ صفراوی رطوبت ہے جو عضلاتی تحلیل کی وجہ سے ترشح ہوتی ہے۔

استسقاء کی تین اقسام ہیں۔

استسقا زقی اصل استسقا یہی ہے ایسے مریض کو اول یرقان ہوتا ہے پھر تہوج و اماس ہوتا ہے۔ بعد میں پانی پڑتا ہے اس قسم میں مریض کا پیٹ مشک کی طرح پھولا ہوا اور کھچا ہوتا ہے۔ دائیں یا بائیں حرکت کرنے سے پانی چھلکنے لگتا ہے۔ یہ پانی پیٹ کے پردوں صفاق اور ثرب کے درمیان ہوتا ہے چونکہ خالص صفراوی رطوبت ہوتی ہے اس لئے اس کا رنگ زرد ہوتا ہے۔ یہ غدی عضلاتی تحریک ہے۔

استسقا لحمی یہ دراصل استسقا نہیں ہے بلکہ استسقا سے بالکل برعکس علامت ہے۔ البتہ اس میں بھی پانی ہوتا ہے لیکن یہ پانی پردوں کی بجائے نسیج عضلاتی (مسکولر ٹشوز) کے خلیات (سیلز) میں ہوتا ہے۔ اس میں جسم کے عضلات خصوصاً پیٹ کے عضلات پھولے اور بڑھے ہوتے ہیں یہ قسم زقی کی طرح خطرناک نہیں ہے۔ یہ اعصابی عضلاتی تحریک کی پیداوار ہے

استسقا طبلی یہ قسم بھی استسقا نہیں ہے اس میں پانی وغیرہ نہیں ہوتا بلکہ نسیج عضلاتی کے خلیات میں ضروری رطوبات کی نسبت ریاح زیادہ ہوتی ہے یہ ریاح وہاں کی رطوبات میں تبخیر کی صورت قائم ہو جانے سے پیدا ہوتی ہے۔ عضلاتی اعصابی تحریک کا نتیجہ ہے۔

علاج استسقاء کی چونکہ تین مختلف اقسام ہیں۔ اور ہر قسم کی مختلف ماہیت ہے اس

لئے معالج کے لئے ضروری ہے کہ صحیح تحریک اور مسکن عضو کو تشخیص کر کے علاج کی ابتدا کرے مسکن عضو کو تحریک دینے کے لئے غذا اور دوا دونوں تجویز کر جائیں تاکہ علاج جلد کامیاب ہو سکے جونہی مسکن عضو میں تحریک ہوگی مریض تندرست ہونا شروع ہو جائے گا۔ اگر استسقا ذقی ہو تو غدی اعصابی سے اعصابی غدی ادویہ اغذیہ کھلائیں اگر استسقا لحمی ہو تو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی اغذیہ ادویہ کھلائیں۔

اگر استسقا طبلی ہو تو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی مجربات و اغذیہ کھلائیں۔ استسقا کی تینوں اقسام کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارما کوپیا کے مجربات ضرورت کے مطابق کھلائیں

نوٹ: استسقا ذقی کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل تریاق صفت ہیں چند دنوں میں پانی نکل جاتا ہے۔ اگر اماس و تہورج بھی ہو تو دور ہو جاتا ہے۔

غذا

استسقا ذقی کے مریض کو درج ذیل غذا دیں اور درج شدہ پرہیز کرائیں۔

صبح - مربہ گاجر۔ جوس گاجر۔ گلقند اور سونف ملا کر مربہ ادرک وغیرہ میں جو مریض پسند کرے ہمراہ دودھ اونٹنی کھلائیں آپ کاسنی ۳ تولہ اور مکو کا پانی ۴ تولہ دیں۔

دوپہر مولی۔ مونگرے۔ سینگرے۔ گاجر۔ شلغم۔ کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ بھرجی مکو۔ میتھی۔ ادرک وغیرہ کالی مرچ سے پکا کر بغیر روٹی چاول کھلائیں اس وقت مریض دودھ اونٹنی پینا چاہے تو پی سکتا ہے

شام اگر بھوک شدید ہو تو دوپہر کی سبزیوں میں سے جو مل سکے کھلائیں اگر بھوک کم ہو تو ناشتہ والی کوئی شے کھلا کر دودھ اونٹنی پلائیں۔

نوٹ: اگر مریض پانی کی بجائے صرف دودھ اونٹنی استعمال کرے تو چند دنوں کے اندر پیٹ کا پانی نکل جاتا ہے دوبارہ بھی جمع نہیں ہوتا۔

نوٹ: مریض استسقا کو قبض نہ ہونے دیں بلکہ مریض کو دو تین دن پتلے جلاب لانے ضروری

ہیں تاکہ پیٹ کا پانی اسہال کے ذریعے خارج ہوتا رہے اگر ایسا نہ کیا گیا تو پیٹ میں پانی دوبارہ جمع ہو کر پیٹ تن جائے گا۔

نوٹ : مریض استسقا ذقی کی غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے جو کیمیائی تحریک ہے علاج میں جگر کی مشینی تحریک قائم کریں تاکہ جسم کے ہر مخرج سے طبی طور پر صفرا کا اخراج شروع ہو جائے جس سے چند دنوں کے اندر استسقا کلی طور پر ختم ہو جائے گا۔

اگر زیادہ پیشاب آور ادویہ دی گئیں جیسا کہ ایلوپیتھی ڈاکٹر مرسلل یا نیٹیال کے ٹیکے لگا کر براہ پیشاب یکدم پانی خارج کرتے ہیں۔ یہ طریقہ غلط ہے اس طرح تو چند دنوں کے اندر اندر پیٹ پانی سے بھر جاتا ہے۔

نوٹ : بار بار پیٹ سے پانی نکالنا بھی نہیں چاہیے ورنہ عادت کے طور پر پانی پڑتا رہے گا۔ اور درمیانی وقفہ بھی گھٹتا رہے گا۔ اس طرح بار بار پانی نکالنے سے مریض جلد کمزور ہو جاتا ہے۔

ایک واقعہ

۱۹۵۶ء میں میرے ماموں چوہدری علی محمد مرحوم کے پیٹ میں پانی پڑتا تھا اسے لاہور میو ہسپتال میں داخل کرا دیا گیا۔ وہاں علاج معالجہ کے دوران جب ادویہ سے کچھ فائدہ نہ ہوا تو اس کے پیٹ سے ٹرو کار سے پانی نکال دیا گیا جس سے ماموں جان کی صحت پہلے سے بہت زیادہ اچھی ہو گئی لیکن پندرہ دن بعد پیٹ پھر تن گیا۔ پانی پھر نکال دیا گیا بارہ تیرہ دن بعد پھر پانی بھر گیا حتیٰ کہ ماموں صاحب کے پیٹ میں ہر پانچ چھ دن کے اندر پانی جمع ہونے لگا۔ کہ پیٹ پھٹنے کو آتا تھا اس حالت سے مایوس ہو کر ماموں صاحب چھٹی لیکر جہانیاں میرے نانا جان محمد یوسف صاحب کے پاس آ گئے حاجی صاحب نے یونانی طب کے اصول پر علاج کیا تو نہ صرف ان کے پیٹ میں پانی پڑنا بند ہو گیا بلکہ دس سال تک زندہ رہے اور اس مرض سے محفوظ رہے

سکتہ (جمود)، غشی، بے ہوشی

ماہیت سکتہ۔ غشی۔ بے ہوشی ایسی علامات ہیں جو ایک دوسری سے ملتی جلتی ہیں اگر ان کی ماہیت بالاعضا سمجھ لی جائے تو علاج میں ناکامی نہیں ہوگی۔
قانون مفرد اعضا سکتہ اور غشی کو ایک ہی مرض کی علامت تصور کرتا ہے۔ صرف ان میں کمی بیشی کا فرق ہے۔

علاماتِ فارقہ

سکتہ و غشی	بے ہوشی
۱۔ سکتہ و غشی غدی عضلاتی تحریک سے ہوا کرتی ہے	۱۔ بے ہوشی اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے
۲۔ سکتہ و غشی کا مریض اچانک بے خودی میں گرتا ہے۔	۲۔ بے ہوشی کا مریض آہستہ آہستہ کھچ کر گرتا ہے۔
۳۔ غشی کے مریض کے دماغ کی کوئی شریان اکثر پھٹ جایا کرتی ہے۔	۳۔ بے ہوشی کے مریض کے دماغ کی شریان کبھی نہیں پھٹتی۔
۴۔ غشی کے مریض میں نروس بریک ڈاؤن کی صورت ہوا کرتی ہے۔	۴۔ چونکہ بے ہوشی کے مریض کے اعصاب تیز ہوتے ہیں اس لئے بریک لگنے کا سوال پیدا نہیں ہوتا۔

۵۔ غشی دماغ و اعصاب میں تسکین سے لاحق ہوتی ہے ۔	۵۔ بے ہوشی عضلات و قلب میں تسکین سے ہوتی ہے ۔
۶۔ غشی غم و غصہ سے بھی لاحق ہو جایا کرتی ہے	۶۔ بے ہوشی ندامت و خوف سے بھی ہو جایا کرتی ہے
۷۔ گرم خشک اشیاء کی شدت اعصاب میں تسکین پیدا کر کے غشی کے دورہ کا سبب بنتی ہے	۷۔ سرد تر اشیاء و اغذیہ عضلات میں تسکین پیدا کر کے بے ہوشی کا سبب بنتی ہے ۔
۸۔ سکتہ و غشی کے مریض کے منہ سے جھاگ نہیں آتی ۔	۸۔ بے ہوشی کے مریض کے منہ سے اکثر جھاگ یا رال ٹپکا کرتی ہے ۔
۹۔ سکتہ و غشی کے مریض کو دائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ۔	۹۔ بے ہوشی کے مریض کو بائیں طرف فالج ہونے کا خطرہ ہوتا ہے ۔
۱۰۔ غشی کے مریض کو دورہ کی حالت میں کوئی پتہ نہیں لگتا ۔	۱۰۔ بے ہوشی کا مریض بے ہوشی میں وارثوں کی تمام باتیں سنتا ہے لیکن بول نہیں سکتا ۔

علامات

سکتہ و غشی و بے ہوشی کا مریض مثل مردہ کے پڑا رہتا ہے ۔ سانس خراٹے سے لیتا ہے ۔ سوائے قلب و حرکت تنفس کے تمام حرکات موقوف ہوتی ہیں ۔ اکثر مریضوں کو دراتن لگی ہوتی ہے ۔ نگلنے کی قوت تقریباً زائل ہوتی ہے ۔ پیشاب یا خانہ بے خبر نکل جایا کرتا ہے ۔ کبھی پیشاب بند ہو جاتا ہے ۔ نبض نہایت کمزور باریک اور رک رک کر چلتی ہے ۔ سرد پسینے آتے ہیں ۔ ہاتھ پاؤں سرد ہوتے ہیں اور آنکھوں کی پتلیاں پھیلی ہوئی ۔

بول براز بے خبر نکل جاتے ہیں کبھی ہاتھ پاؤں اینٹھتے ہیں ۔ اگر ردعمل پیدا ہو جائے تو مریض ایک ٹھنڈی سانس بھر کر ہوش میں آجاتا ہے ۔ البتہ اسے اس وقت قے آجاتی ہے ۔ دل بے قاعدہ دھڑکتا ہے ۔ ہاتھ پاؤں کانپتے ہیں ۔ مریض متوحش ہوتا ہے ۔ آہستہ آہستہ صحت بحال ہو جاتی ہے ۔

تشخیص مرض غشی یا بے ہوشی کا اصل سبب تلاش کریں کہ آیا دماغ پر چوٹ لگی ہے۔ یا دماغ کی کوئی شریان پھٹ گئی ہے۔ مریض ہیجو کا مریض تو مبتلا نہیں۔ مریض کسی قسم کے نشہ کا عادی تو نہیں اس کا پیشاب تو بند نہیں جس سے سمیت بول (تسمیم بول) ہو کر غشی پڑ گئی ہو۔ چہرہ زرد ہے سرخ یا پھیکا اگر ظاہری طور پر کسی طریقہ سے تشخیص نہ ہو سکے تو کیتھٹر سے مریض کا قارورہ نکال کر دیکھیں کہ سرخ، زرد یا سفید رنگ کا ہے۔ پھر نبض سے یقینی تشخیص کر کے علاج شروع کریں۔

علاج اگر کسی نشے والی شے سے غشی ہو تو اس کا تریاق دیں۔ اس کی نسوار اور روغن کی دماغ پر مالش کریں۔ اگر اختناق الرحم کی وجہ سے ہو تو اس کے اسباب دور کریں۔ اگر سمیت بول ہو تو فوراً پیشاب نکال کر تحریک کے مطابق دوا دیں۔ اگر جریان خون کی وجہ سے ہو تو خون کا نمبر حاصل کر کے خون کی بوتل لگائیں۔ ریاح یا قبض ہو تو فوراً اینما کرا دیں۔ اگر چہرہ پھیکا ہو تو مریض کا سر دھڑ کی نسبت نیچا کر دیں چہرہ پر ٹھنڈے پانی کے چھینٹے ماریں مصنوعی تنفس جاری کریں۔ اندرونی طور پر تحریک کے مطابق قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے نسخہ جات میں سے ضرورت کے مطابق کھلائیں مقویات کی ضرورت ہو تو تجربات کے مطابق دیں اگر مزمن قبض کا مریض ہو تو زبان پر جمال گوٹہ کا تیل ۲ قطرے لگائیں پاخانے آ کر ہوش آ جائے گا چہرہ سرخی مائل۔ نبض مشرف اور قارورہ سرخ ہوتا ہے۔

علامات رات بھر نیند نہیں آتی بلکہ مریض آرام اور سکون کے ساتھ لیٹ بھی نہیں سکتا۔ تمام رات کم و بیش بے چینی رہتی ہے سونے کی بے حد کوشش کرتا ہے لیکن نیند آنے کا نام نہیں لیتی اگر ذرا سی غنودگی آ بھی گئی۔ چند منٹ بعد پھر پریشان خواب آ کر نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ اگرچہ نیند نہیں آتی پھر بھی مریض کو تھکاوٹ نہیں ہوتی خشکی کی زیادتی کی وجہ سے دل دھک دھک چلتا ہے۔ بعض مریضوں میں دل کی حرکات

اتنی تیز ہوتی ہیں کہ قمیص حرکت کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ آنکھیں نیند نہ آنے کی وجہ سے سرخ ہوتی ہیں۔ چہرہ پر تمو مقر (ماس) آنے لگتی ہے۔

علاج اگر کسی اعصابی یا غدی مرض کی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو اس کا تدارک کریں جونہی اس کا دباؤ کم ہو گا۔ فوراً نیند آ جائے گی ایسے مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرنے کی ہدایت کریں۔ اگر عضلاتی تحریک کی وجہ سے نیند نہ آتی ہو تو اول خارجی موثرات کو دور کریں۔ کھانے پینے میں بے اعتدالی ہو تو درست کرا دیں اگر کوئی نشہ آور چیز کھاتی ہو تو اس کا تریاقی دیں۔ قہوہ۔ چائے شراب تمباکو نوشی وغیرہ سے روک دیں۔ بدہضمی و نفخ ہو تو اسے رفع کریں۔ قبض نہ ہونے دیں۔ ایام میں ہے یا آخری ایام میں اگر ابتدائی ایام میں ہو اور مریضہ شروع حمل سے سو نہ سکی ہو تو اسے چند دن مفرحات کھلائیں۔ سر اور کمر پر نیند آور روغن کی مالش کرائیں۔ حمل اگر آخری ایام میں ہو تو مریضہ کو ہر قسم کے تفکرات سے دور رکھیں۔ مٹھی چاپی کراتے رہیں۔ غذا سیال دیں مثلاً سالن شوربا کی صورت میں اس طرح ایسے پھلوں کا رس جن میں خشکی نہ ہو پلائیں مثلاً گاجر کا جوس۔ گنے کا رس وغیرہ اندرونی طور پر قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال کرا سکتے ہیں انشاءاللہ جلد باقاعدہ نیند آنے لگے گی۔

نوٹ: اگر کسی وجہ سے نیند نہ آ رہی ہو تو افیون ۴ رتی یا پوست خشخاش ۷ ماشہ یا خشخاش ایک تولہ میں سے جو مل سکے پانی میں رگڑ کر پیشانی پر لیپ کریں فوراً نیند آ جائے گی۔

حذر (سن بھری)

عمر و غدد اور قلب و عضلات سے دائیں طرف یا نچلے دھڑ میں فالج ہو سن بھری۔ تو ان میں احساس بالکل مفقود ہوتا ہے ان کا علاج بھی بالترتیب اعصاب میں تحریک اور اعصابی تحلیل ختم کر کے ہی کیا جاتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے نسخے تحریک

کے مطابق استعمال کروائیں۔ غذا بھی تحریک کے مطابق دیں انشاء اللہ تحدید اعضا فوراً ٹھیک ہو جائے گا۔

نوٹ۔ بیرونی طور پر اگر تحریک کے مطابق کسی روغن سے مالش کی جائے تو اور بھی زیادہ فائدہ ہوتا ہے۔

تشنج، تمدد، کزاز

کسی عضو (عضو نسیج) کا ایک طرف یا دونوں طرف سکڑ جانا اس کی وجہ حرارت و رطوبت کا ختم ہو جانا ہے اور سردی خشکی کا بڑھ جانا ہے کبھی ریاح کبھی سوزش اور شدت برودت سے یہ حالت پیدا ہو جاتی ہے۔ تشنج عصبی نسیج کے علاوہ عضلاتی انسجہ میں بھی ہوتا ہے۔ یاد رکھیں عضلاتی انسجہ میں تشنج زہر کچلہ کے کھانے سے ہوتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تشنج۔ تمدد اور کزاز تینوں علامات ایک ہی ہیں۔ لیکن فرق اینٹھن کا ہے۔ تشنج میں اینٹھن ایک ہی طرف ہوتا ہے اور جسم کے ہر حصہ میں ہو سکتی ہے۔ لیکن تمدد اور کزاز میں یہ اینٹھن دونوں طرف ہوتی ہے۔ تمدد میں قدرے کم لیکن کزاز میں یہ اینٹھن اس قدر ہوتی ہے کہ مریض اگلی یا پچھلی طرف جھک جاتا ہے اور اکڑ جاتا ہے۔ اسی حالت کو ڈاکٹری میں ٹے ٹے نس کہتے ہیں۔

علامات کزاز

شروع مرض میں مریض کی نیند اچاٹ ہو جاتی ہے۔ بعض کو پریشان خواب آتے ہیں۔ کبھی جمائیاں و انگڑائیاں آتی ہیں۔ کھانے پینے کی چیز کھاتے وقت نگلنے میں تکلیف ہوتی ہے زبان کانپنے لگتی ہے۔ بعض دفعہ دورہ سے تشنج ہو کر زبان کٹ جاتی ہے منہ میں لعاب دہن زیادہ ہو جاتا ہے۔ آنکھوں کے اعصاب میں کھچاؤ ہو کر آنکھیں بھینگی ہو جاتی ہیں۔ بالآخر علامات میں شدت پیدا ہو کر جبڑوں میں تشنج پیدا ہونے لگتا ہے اور دردانتی لگنے لگتی ہے۔ منہ کھولنا دشوار ہو جاتا ہے اس حالت کو ڈاکٹر لاک جاؤز Lock Jaws کہتے ہیں جوں جوں وقت گذرتا ہے علامات میں اور بھی شدت ہونے

لگتی ہے۔ آگے پیچھے یا دائیں بائیں طرف کے اعصاب میں تشنج ہو کر جسم آگے پیچھے یا دائیں یا بائیں جھک جاتا ہے اگر پیچھے کی طرف گردن دسریں کھچاؤ ہو تو منہ چہرہ اور گوشہ چشم کے عضلات کھینچ کر منہ کی باچھیں کھل جاتی ہیں اور دانت نکل آتے ہیں اور ایسی حالت پیدا ہو جاتی ہے جیسے مریض ہنس رہا ہے جب گردن پیچھے کی طرف کھینچتی ہے تو اس کا اثر چھاتی پر بھی پڑتا ہے۔ چنانچہ سینہ پر شدید دباؤ سے دم گھٹتا ہے۔ بار بار شدید دردوں سے عضلات اندر یا باہر پھٹ سکتے ہیں۔ شدید عصبی سوزش سے اکثر مریضوں کو بخار ہو جاتا ہے۔ جو ۱۰۵ سے ایک سو دس درجہ تک ہوتا ہے جو مریضوں کی موت کا سبب بنتا ہے۔ بعض دفعہ مرنے کے کئی گھنٹے بعد تک بخار قائم رہتا ہے۔ شدید تکلیف اور دردوں کی وجہ سے مریض کو نیند نہیں آتی۔

شروع میں دوروں کا وقفہ زیادہ ہوتا ہے لیکن جوں جوں دیر ہوتی ہے وقفہ کم اور دوروں میں شدت ہونے لگتی ہے ایک دورہ کی اینٹھن ختم نہیں ہوئی کہ دوسرا دورہ شروع ہو جاتا ہے۔ ساتھ ہی احساسیت اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ روشنی کی طرح چمک، ہوا لگنے، ہلنے چلنے کمرہ میں کسی فرد کے بولنے یا بلانے سے دورہ ہونے لگتا ہے ایسی حالت دو تین دن تک رہتی بالآخر مریض دم بند ہو کر مر جاتا ہے۔

اگر مریض کم و بیش دوروں کو برداشت کرتے ہوئے بارہ چودہ دن تک گزار جائے تو اس کے بچ جانے کی امید ہوتی ہے۔ اکثر گیارہ دن کے اندر اندر تک موت واقع ہوا کرتی ہے۔

کزاز صادق و کزاز کاذب

جب معالج کے پاس دوروں اور تشنج کا مریض آئے تو اس کی نہایت غور اور احتیاط سے تشخیص کریں کہ مریض کو عام دورے پڑتے ہیں یا کزاز صادق ہے یا کاذب۔

کزاز صادق	کزاز کاذب
۱۔ کزاز صادق دماغ واعصاب کی سوزش اور تحریک سے ہوتا ہے۔	۱۔ کزاز کاذب عضلات کی سوزش و تحریک سے ہوتا ہے۔
۲۔ کزاز کے مریض میں کسی نہ کسی جگہ زخم ہونا ضروری ہے۔	۲۔ کزاز کاذب میں کسی جگہ زخم ہونا ضروری نہیں۔
۳۔ کزاز صادق کسی قسم کی دوا کھانے سے نہیں ہوتا۔	۳۔ کزاز کاذب زہر کچلہ کھانے سے ہوتا ہے۔
۴۔ چونکہ عصبی سوزش و کھچاؤ سے ہوتا ہے اس لئے اعضاء ڈھیلے نہیں ہوتے	۴۔ چونکہ عضلاتی سوزش سے ہوتا ہے اس لئے دورہ کے بعد اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں۔
۵۔ کزاز صادق کے مریض کو درانتی لگتی ہے	۵۔ زہر کچلہ سے ہونے والے کزاز میں درانتی نہیں لگتی۔

اسباب کزاز کی ماہیت اور اسباب تمام طبوں نے مختلف لکھے ہیں۔ ایلوپیتھی ڈاکٹر جراثیم کزاز کے سرایت کرنے کے سبب مانتے ہیں جس کی صورت یہ ہوتی ہے کہ مریض کے کسی نہ کسی جگہ ہوتا ہے یا جلد چھلی ہوتی ہے جس کے ذریعہ جراثیم سرایت کرکے کزاز پیدا کر دیتے ہیں۔ ایلوپیتھی تحقیقات کے مطابق اس جرثومہ کی رہائش گاہ گھوڑے کی لید ہوتی ہے۔

طب اسلامی میں اس کا سبب سرد رطوبت عصب کے ٹیبوں میں آکر جم جانے کو مانتے ہیں۔ دوسرا سبب کسی عصب کو ایذا اور الم پہنچنے سے ہو سکتا ہے قانون مفرد اعضاء طب اسلامی کے اسباب مرض کو زیادہ صحیح اور حقیقت کے قریب سمجھتا ہے اور ایلوپیتھی تحقیق کو بھی طب یونانی کے اسباب کا ایک حصہ سمجھتا ہے کیونکہ قانون فطرت ہے کہ جب بھی کہیں کسی جگہ زندگی کی ابتدا ہوتی ہے وہاں رطوبت اور کسی مادہ کا پایا جانا ضروری ہے۔ لہذا گھوڑے کی لید میں رطوبت اور کزاز کے جراثیم کا مادہ بدرجہ اتم موجود ہوتا ہے۔ متعفن ہو کر

جراثیم پیدا کرتا ہے جو ایک زہر کی صورت میں انسان میں کسی زخم یا جلد کے ذریعے داخل ہو کر دماغ و اعصاب کو سوزش ناک کر کے نئے نئے نقص پیدا کر دیتے ہیں۔

یاد رکھیں کہ نطفے ... نسل کے گھوڑے کی لید سے ہونا ضروری نہیں بلکہ انسان کے زخم والی جگہ میں مخصوص رطوبات متعفن ہو کر اعصاب کو سوزش ناک کر کے بھی نئے نئے نقص پیدا کر سکتی ہیں چاہے ابھی ان میں جراثیم پڑے ہوں یا نہیں اعصاب کا سوزش ناک ہونا ضروری ہے۔ یہی وجہ ہے کہ میدان جنگ میں اکثر زخمیوں میں یہ علامت پیدا ہو جایا کرتی ہے اس طرح چھوٹے نوزائیدہ بچوں کی ناف کے زخم میں متعفن ہونے سے بھی یہ علامت ہو جایا کرتی ہے اسے کزاز اطفال بھی کہتے ہیں۔

علاج

ماہیت و اسباب مرض میں کزاز صادق و کاذب کے فرق کو کافی وضاحت سے واضح کر چکا ہوں صحیح تشخیص کر کے علاج کریں اللہ تعالیٰ شفا دے گا۔

اگر واقعی کزازی تکلیف ہو تو فوراً یہ سمجھ لیں کہ مریض کو اعصابی عضلاتی تحریک سے اعصاب سوزش ناک ہو گئے ہیں فوراً عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویہ اغذیہ شروع کر دیں۔ اگر مریض کو نیند نہ آتی ہو تو نیند لانے کی کوشش کریں تاکہ دردوں کا وقفہ بڑھ سکے بہتر ہے غدی عضلاتی مسہل اکسیر تریاق ضرورت کے مطابق کھلائیں۔ امید ہے دماغ میں تسکین ہو کر جلد نیند بھی آنے لگے اور دورے بھی رک جائیں اگر پھر بھی نیند نہ آئے تو ساتھ کوئی منوم دوا شروع کرا دیں۔ لیکن یہ خیال رہے کہ منوم دوا بھی غدی اثرات کی حامل ہو۔

جریان خون دماغی

خون کے اخراج اور بند ہونے کا قانون کئی بار لکھ چکا ہوں کہ جس مقام پر رطوبات کا پھیلاؤ رک جائے تو وہاں سے خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے اگر وہاں دوبارہ رطوبات

کا بہاؤ جاری کر دیا جائے تو خون کا اخراج بند ہو جاتا ہے

دماغی جریان خون کی ماہیت بھی یہی ہے ۔ دماغ میں بھی رطوبات کی کمی اور خشکی کی زیادتی سے شریانوں میں زخم ہو جاتے ہیں یا وہ پھٹ جاتی ہیں جن سے جریان خون شروع ہو جاتا ہے

جریان خون کی صورتیں

جریان خون کی دو مختلف صورتیں ہیں ۔ جریان خون اندرونی ۔ ۲ ۔ جریان خون بیرونی ۔

جریان خون اندرونی کے اسباب

جریان خون اندرونی میں خون ناک، منہ معدہ، رحم، پاخانہ، پاخانہ، کان ۔ اور آنکھوں وغیرہ سے خود بخود آیا کرتا ہے ۔ یہاں اس بات کو ذہن نشین کر لیں کہ خون جب بھی آئے گا ۔ تو اندرونی یا بیرونی کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے آئے گا جسم کے کسی بیرونی حصے پر چوٹ لگ جائے یا کسی تیز دھار آلہ سے کوئی شریان یا ورید زخمی ہو جائے تو خون آنے لگتا ہے (جس کے بند کرنے کے مقام کے لحاظ سے کئی طریقے ہیں) لیکن یہاں غور کرنے والی بات یہ ہے کہ جب جسم کے اندرونی حصہ سے خون آئے گا تو اندرونی اعضا سے بھی خون کسی شریان یا ورید کے زخمی ہونے سے ہی آئے گا ۔

یاد رکھیں اندرونی اعضا کی شریانوں یا وریدوں کے زخمی ہونے کے سبب خشکی کی زیادتی اور سوداوی تیزابیت کی کثرت ہوتی ہے ۔ عضلاتی غدی تحریک اس قدر زوروں پر ہوتی ہے کہ شریانیں یا وریدیں پھٹ جاتی ہیں اور جریان خون شروع ہو جاتا ہے

تپ دق و سل کے مریضوں کو اکثر خونی قے آیا کرتی ہے ۔ خون تھوکنا تو عام طور پر جاری رہتا ہے بعض دفعہ غدی عضلاتی تحریک سے خون اس قدر پتلا ہو جاتا ہے کہ اگر ایک دفعہ شروع ہو جائے تو کئی کئی دن تک بند ہونے کا نام نہیں لیتا ۔

اکثر ایسے مریض تلف ہو جاتے ہیں ۔ ایسا مریض ہمارے شہر میں بھی اس کا آج خفتہ نہیں

نہیں کرایا گیا۔ بیچارہ کاشتکار تھا۔ کاشتکاری چھوڑ کر دودھ بیچنے کا کاروبار کرنے لگا ہے۔

میں نے ایک نوجوان لڑکی صادق آباد میں دیکھی ہے اسے کئی ماہ سے آنکھوں سے خون جاری تھا۔ آنکھوں پر زور اسی خارش کرتی تھی تب خون نکلنے لگتا ہے حتی کہ اب بیچاری آنکھوں پر پٹی باندھ کر صاحب فراش تھی ڈر کے مارے آنکھیں کھولنا بھی نہیں چاہتی تھی۔

نوٹ: سانپ کاٹنے سے جو جریان خون ہوتا ہے وہ بھی اسی قسم کا ہوتا ہے ایسے مریض زیادہ تر گوشت خور ہوتے ہیں۔ انڈے پکوڑے۔ ٹماٹر، چنے کریلے۔ بینگن اور اچار جیسی ترش چیزیں کھانے سے خشکی و ترابیت بڑھ کر جریان خون ہو جایا کرتا ہے۔

جریان خون بیرونی جریان خون بیرونی اکثر چوٹ لگنے تیز دھار آلہ سے زخم ہونے سے ہوا کرتا ہے۔

ایک اہم نقطہ ہمارے جسم میں دو قسم کا دوران خون جاری ہے اوّل شریانی دوران خون۔ دوم۔ وریدی دوران خون، عضلاتی غدی تحریک سے ہمیشہ شریانی خون جاری ہوا کرتا ہے اور غدی عضلاتی تحریک سے وریدی خون آیا کرتا ہے۔

ضرب یا چوٹ لگنے یا تیز دھار آلہ سے اگر شریان کٹ جائے تو شریانی خون آئے گا۔ اگر کوئی ورید کٹ جائے تو وریدی جریان خون ہوگا۔

علاج اندرونی جریان خون اگر اندرونی طور پر جریان خون جاری ہو تو فوراً اسے روکنا نہیں چاہیے خاص کر اگر شدید بخار یا شدید دردسر میں ناک سے خون آئے تو کچھ خون بہنے دینا چاہیے اول تو دو منٹ میں خود بخود بند ہو جائے گا اگر بار بار آنے لگے تو بند کرنے کی تدابیر کریں۔

ہر قسم کی خشک اور ترش اغذیہ بند کر دیں مریض کو مرطوب ماحول میں لے جائیں۔

غدی اعصابی سے اعصابی غدی اغذیہ ادویہ کھلانی شروع کر دیں دوبارہ خون نہیں آئے گا۔

قانون مفرد اعضاء کا اعصابی غدی کا تریاق ہر قسم کے اخراج خون کو بند کرنے کے لئے بہترین دوا

نوٹ: یاد رکھیں ہر حیاتی عضو کی مشینی تحریک سے اس کی اپنی خلط خارج ہوا کرتی ہے۔ اگر اس کی کیمیائی تحریک شروع کر دی جائے تو وہ اپنی خلط کو روک لیتا ہے اسی اصول پر جریان روکنے کے لئے عضلاتی اعصابی ادویہ اغذیہ کھلا کر وقتی طور پر ہر قسم کا اخراج خون روکا جا سکتا ہے۔ ان میں دم الاخوین۔ گیرو۔ پھٹکری۔ انجبار۔ پوست انار وغیرہ مفید ہیں۔

بیرونی جریان خون شریانی خون چمکیلا سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ شریان سے خون فوارہ کی طرح نکلتا ہے۔ لیکن دل کی حرکات کے مطابق اس کی رفتار میں جھٹکا سا معلوم ہوتا ہے۔ شریان کے اس سرے سے خون کی دھار نکلتی ہے جو دل کی طرف ہوتا ہے کیونکہ یہ دل کی طرف سے آتا ہے۔

شریانی خون روکنے کے طریقے شریانی جریان خون روکنے کے لئے کئی طریقے اختیار کئے جاتے ہیں۔

وضع قیام اس سے مراد یہ ہے کہ عضو مجروح کو اس وضع سے رکھا جائے کہ اس کی طرف دوران خون کم ہو یا بالکل نہ ہو اس غرض کے لئے زخمی عضو کو اونچا رکھا جائے کیونکہ خون کو اونچی طرف جانا مشکل ہوتا ہے پس اگر بازو سے خون جاری ہو تو اس کو کسی چیز کا سہارا دیکر اونچا کر دینا چاہیے اگر ٹانگ زخمی ہو تو مریض کو لٹا کر اس کی ٹانگ کے نیچے تکیہ وغیرہ رکھ دینا چاہیے۔ یہ طریق چھوٹی شریانوں کے جریان خون میں مفید ہے۔

سرد پانی کا استعمال نہایت سرد پانی یا برف لگانے سے بھی عروق کے سرے سکڑ جاتے ہیں اور جریان خون رک جاتا ہے۔ مگر یہ طریقہ بھی باریک شریانوں کے جریان خون کے لئے مفید ہے۔ بڑی شریانوں پر اس کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔

داغ یہ عمل دو طریق سے کیا جاتا ہے۔ یا تو (کاسٹک) سلور نائٹریٹ کے ذریعہ

شریان کا سرا جلا دیا جاتا ہے جس سے اس کا منہ تنگ ہو کر جریان خون رک جاتا ہے یا لوہے کے اوزاروں سے جو اس غرض کے لئے مختلف قسم کے چھوٹے بڑے بنے ہوتے ہیں گرم کر کے شریان کے سرے پر رکھ کر جلا دیتے ہیں یہ طریقہ مفید تو ہے لیکن اس سے مریض کو تکلیف بہت ہوتی ہے۔

ڈورے سے شریان کا باندھ دینا اگر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو اس کا خون روکنے کے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے اور اس کا طریقہ یہ ہے کہ زخم کو صاف کر کے شریان کا منہ کسی باریک چمٹی یا موچنے سے کسی مددگار کو پکڑا رکھیں اور خود ریشمی دھاگہ سے شریان کو کس کر باندھ دیں تو فوراً جریان خون رک جائے گا۔

ادویہ کا استعمال بیرونی تدابیر کے علاوہ اندرونی طور پر بھی ادویہ کھلائیں تاکہ خون کا اخراج بند رہے۔

اس مقصد کے لئے اعصابی عضلاتی یا عضلاتی ادویہ کا استعمال کرائیں فوراً خون کا اخراج رک جائے گا۔

اعصابی عضلاتی ادویہ میں کہربا شمعی۔ صندل سفید۔ قلمی شورہ ہم وزن لے کر باریک کر کے دو۔ دو ماشہ ہر آدھ گھنٹہ بعد کھلائیں

عضلاتی اعصابی ادویہ میں کندر۔ دم الاخوین۔ پھٹکری۔ افیون ہم وزن لیکر نصف ماشہ سے ایک ماشہ گھنٹہ گھنٹہ بعد کھلائیں جب نیند آنے لگے تو بند کر دیں۔

شریان پر دباؤ پڑنا یہ طریقہ تمام طریقوں سے بہتر اور آسان ہے۔ شریان پر چار طریقوں سے دباؤ ڈالا جاتا ہے۔

۱۔ انگلیوں اور انگوٹھوں سے ۔ ۲۔ گدی اور پٹی سے

۳۔ جوڑوں کے بزور موڑنے سے ۔ تسے سے

ورم دماغ

(اعصابی عضلاتی)

اردو نام ورم دماغ سرد طبی نام سرسام بلغمی لیشرغس
انگریزی نام CEREBRITIS

ماہیت ورم یہ ورم دماغی اور اعصابی ہوتا ہے جس کو طب میں سرسام بلغمی (لیشرغس) اور انگریزی میں سیریبرائٹس کہا جاتا ہے یاد رکھیں کہ اس کا اثر دماغ کے کسی پردے پر نہیں ہوتا اگر ہو جائے تو یہ ورم کم ہونا شروع ہو جاتا ہے یہ بھی یاد رکھیں کہ جب بھی اس کا اثر کسی پردے پر ہوگا۔ تو صرف عضلاتی پردے (حجاب) پر ہوگا۔ غشا پر بالکل نہیں ہوگا۔ کیونکہ بلغم میں سردی کی شدت ہوتی ہے۔ تو وہ خشک ہو کر سوداوی صورت اختیار کر لیتی ہے اور عضلات کو تحریک دے دیتی ہے۔

یاد رکھیں پردہ غشا جگر اور صفرا کے تحت ہے۔ اس کو تحریک عضلاتی تحریک کے بعد ہوتی ہے کیونکہ انتہائی خشکی حرارت کی طرف مائل ہوتی ہے یہ سب حکما کے حقائق ہیں۔ جن پر جدید سائنس کا اتفاق ہے

حقیقت مرض قانون مفرد اعضا کے تحت ہم اس ورم کو اعصابی کہتے ہیں۔ جس کا اثر عضلات کی طرف جاتا ہے اس لئے اس کا نام اعصابی عضلاتی ہے یعنی مشینی طور پر اعصاب میں تحریک ہے اور کیمیائی طور پر خون میں خشکی سردی بڑھ رہی ہے۔

درد ورم چونکہ خالص دماغ کا ورم ہے اس لئے اس کا اثر نصف دائیں سر

سے لے کر نصف دائیں گردن و شانہ تک جاتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے۔
اگر دماغ کی بجائے دائیں طرف گردن کے شانہ تک کسی مقام پر ورم ہوجائے تو
وہاں کے اعصاب کا یہ حقیقی ورم ہوگا مگر دماغ کا غیر حقیقی ورم ہوگا اسی طرح بائیں طرف
گردے سے لیکر پاؤں تک جس میں بائیں طرف کی آنتیں و شانہ اور عضو مخصوص و خصیہ
شریک ہیں اس میں گردہ شریک نہیں ہے۔ البتہ اس میں جگر گردوں کا تعلق قائم رہتا
ہے یہ وہ حقائق ہیں جن کا فرنگی طب کو بھی علم نہیں ہے۔

اسباب ہر ورم کے اسباب دو قسم کے ہوتے ہیں اول بادیہ دوم سابقہ۔

اسباب بادیہ (ظاہری اسباب) ان میں کیفیاتی نفسیاتی اثرات شامل ہیں
کیفیاتی اثرات میں موسم یا ماحول کا تر سرد ہونا اس ورم کا سبب ہوتا ہے جسم میں خون و
رطوبات کی کثرت کا دباؤ دماغ پر ہوتا ہے جس سے ورم دماغ قائم ہوجاتا ہے نفسیاتی
اثرات میں ندامت و خوف کے جذبات کی شدت ورم دماغ کا سبب بنتی ہیں۔

اسباب سابقہ (اندرونی اسباب) اندرونی اسباب میں تیز بخار بلغمی بخار و امتلا، خسرہ یا چیچک محرقہ
دماغی۔ وجع المفاصل۔ زہر آتشک و سوزش اعصاب اسرو منشیات مثلاً افیون، بھنگ
اور دھتورہ وغیرہ عورتوں میں سیلان الرحم اور بندش حیض خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

علامات چونکہ یہ ورم خالص اعصابی ہوتا ہے اس لئے اس میں بلغم کی شدت ہوتی ہے
کچا بلغم جس سے بخار ہوگا۔ وہ بھی اعصابی ہوگا جس مرض سے ہوگا وہ بھی اعصابی
ہوگا۔ اس طرح جن زہروں سے ہوگا وہ بھی اعصاب میں سوزش کرنے والے ہوں گے جیسا
کہ اسباب کے تحت لکھا گیا ہے بلغم کے ساتھ اسی بخار و مرض اور زہر کی علامات پائی جائیں
گی۔

ابتدائی علامات میں سر کا بوجھل ہونا۔ طبیعت کا سست ہونا۔ اور بے چین ہونا پھر درد سر اور دوران کا پیدا ہونا۔ سردی کی شدت کا احساس۔ ساتھ ہی بدن میں کھچاؤ اور تناؤ کے تشنج کی صورت پیدا ہو جاتی ہے بخار کی شدت اور پیاس کی زیادتی۔ رفتہ رفتہ ہوش و حواس میں خلل پیدا ہو کر مریض ہذیان کرنا شروع کر دیتا ہے۔ آنکھیں سرخ پانی سے بھری ہوئی ناک بہتی ہے۔ مریض بالعموم ٹکٹکی باندھ کر دیکھتا ہے بعض اوقات چارپائی سے اٹھ کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ گاہے بگاہے بستر اور کپڑوں کو چننے دیوار پر کسی چیز کو تلاش کرنے اور ہوا میں سے کسی چیز کو پکڑنے کی کوشش کرتا ہے آخر کار بالکل بے ہوش ہو جاتا ہے۔

ابتدا میں قبض ہوتا ہے عضلات شکم تنے ہوئے ہوتے ہیں لیکن آخر میں (قریب موت) عضلات ڈھیلے ہو جاتے ہیں آنکھیں نیم کشادہ ہوتی ہیں جلد سرد چپچپی ہوتی ہے۔ چہرے پر مردنی چھا جاتی ہے۔ ٹھنڈے پسینے آتے ہیں۔ ہاتھ اور پاؤں سرد ہو جاتے ہیں سانس خراٹے سے آنے لگتا ہے آخر کار مریض اسی بے ہوشی میں انتقال کر جاتا ہے۔ جب دماغ و اعصاب میں ورم ہونے لگتا ہے تو ابتدا میں منہ سے پانی آنے لگتا ہے جی متلاتا۔ ابکائیاں آتی ہیں کبھی قے بھی آ جاتی ہے۔ آنکھوں کی گہرائی میں ہلکا درد اور بوجھ محسوس ہوتا ہے قارورہ سفید اور رقیق ہوتا ہے۔ نبض مخفض اور سست چلتی ہے۔

انجام چونکہ یہ ورم جوہر دماغ میں ہوتا ہے اور خالص دماغی ورم ہے اس لئے زیادہ خطرناک ہوتا ہے چونکہ اکثر اطباء و حکما اور ڈاکٹر تشخیص میں غلطی کر جاتے ہیں اس لئے مریض اکثر دوسرے تیسرے حد چوتھے روز مر جاتا ہے لیکن گھبرانا نہیں چاہیے اگر معالج ذرا کوشش سے کام لیکر اس ورم کی تشخیص کرے تو علاج کے ساتھ ہی فوراً آرام آنا شروع ہو جاتا ہے۔

یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ کسی مرض میں نقصان یا موت اسی وقت واقع ہوتی ہے جب تشخیص غلط ہو اور علاج و ادویات صحیح نہ ہوں یہ ناممکن ہے کہ صحیح تشخیص اور علاج پر اللہ تعالیٰ

آرام نہ دیں۔ یہ ان کے قانون کے خلاف ہے۔

تاکید جو علامات اوپر لکھی گئی ہیں۔ یہ سرسام بلغمی کی ہیں۔ جو اعصابی عضلاتی ہیں۔ ان کو خوب یاد کرلیں ہر اعصابی عضلاتی مرض کی علامات کم و بیش اور شدید ضعیف ان سے ملتی ہوں گی اور ہمیشہ کام دیں گی۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ اکثر طبی و ڈاکٹری کتب میں مختلف اقسام کے اورام نے سر کی علامات کو آپس میں خلط ملط کر دیا اور ہر شخص ان کو باہم تمیز نہیں کر سکتا۔ خاص طور پر ہومیوپیتھی ادویات کو استعمال کرنے والے ان علامات سے بہت فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اصولِ علاج کسی مرض کی دوا جاننے سے اہم بات یہ ہے کہ اس مرض کے اصول علاج کا علم ہونا چاہیے کیونکہ کسی مرض کے علاج میں اگر مقررہ علاج وادویات اور تدابیر سے کامیابی نہ ہو تو معالج کو ناکامی کا منہ دیکھنا پڑتا ہے۔ اس لئے اصولِ علاج جاننا ضروری ہے۔ علاج کے دوران معالج کو یقین ہونا چاہیے کہ جو علاج وہ کر رہا ہے۔ وہ اس مرض کے لئے صحیح ہے یا غلط اگر اس مرض کے اصول علاج کے تحت علاج کرنے سے ناکامی ہو تو فوراً ضرورت کے مطابق تجدید و ترتیب قائم کر سکتا ہے۔

اصولِ علاج دو قسم کا ہوتا ہے۔

اول اصول علاج عمومی دوم اصول علاج خصوصی

اصول علاج عمومی کا مقصد یہ ہے کہ وہ اصول جو ہر مرض میں مدنظر رکھنا ضروری ہو۔ اس کی تین صورتیں ہیں

۱۔ ازالہ سبب ۲۔ سکون مریض ۳۔ اعتدال دوران خون

ازالہ سبب اس سے مراد یہ ہے کہ مرض کی صورت میں جو سبب ظاہر یا سبب واصل ظاہر ہیں مثلاً اسباب بادیہ میں کیفیاتی و نفسیاتی اثرات جن میں ضربہ و سقطہ اور نشہ، بجلی یا اور کسی شے سے جل جانا اسی طرح اسباب

سابقہ میں بخار۔

دیگر حصہ جسم کے امراض خصوصاً سوزش و اورام اور منشیات کا استعمال تیز بو اور زہریلی گیس اور کسی خاص خلط کا بڑھ جانا۔

سکونِ مریض اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ مریض کو ظاہری طور پر اس طرح لٹائیں کہ اس کی بے چینی رفع ہو جائے۔ مثلاً مریض میں سردی گرمی کی شدت کا احساس ہو تو اس کو دور کرنے کے لئے کوشش کریں۔ اگر جسم میں کسی مقام میں درد ہو تو اس کو فوراً دور کرنے کی کوشش کی جائے اگر کسی قسم کا بوجھ تکلیف کا سبب ہو تو اندرونی یا بیرونی طور پر اس کا ازالہ جیسے بھی ممکن ہو کریں اگر پیاس کی شدت ہو تو ضرورت کے مطابق مگر مناسب مشروب دیا جائے۔ کمرہ سکون بخش ہو تیماردار ہنس مکھ اور خوش خلق ہونا چاہیے جو انتہائی ہمدردی سے پیش آتا ہو۔

اعتدالِ دورانِ خون اس کا مقصد یہ ہے کہ جسم میں جو حصہ گرم یا سرد ہو اس کو فوراً اعتدال پر لانے کی کوشش کریں۔ چاہے اس کی وجہ خون کی زیادتی ہو چاہے کمی۔

غذا، مریض انتحریک اور تسکین والے عضو کے مزاج کی ہو تاکہ جلد کمی پوری ہو کر خون میں اعتدال کیا جائے۔ اگر کسی مقام پر مالش یا ٹکور کرنا مشکل ہو تو وہاں سینگھی یا گلاس لگائیں۔ اگر یہ بھی مشکل ہو تو کوئی محرک دوا لگا کر خون کی کمی پوری کریں۔

خون کے شدید دباؤ کے مقام پر پچھ لگا کر خون نکال دیں یا جونک لگائیں یا سینگھی یا حقنہ کر کے خون کا دباؤ کم کر کے اعتدال کی صورت پیدا کرنے کی کوشش کریں۔

اصولِ علاج خصوصی سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کے اصولِ علاج میں ان تین صورتوں کو مدِ نظر رکھیں۔

۱۔ مریض کو سردی سے محفوظ کریں۔

۳۔ بلغم و رطوبات کو کم کرنے کی کوشش کریں۔
۴۔ قلب کو طاقت دیں۔

تاکید سرسام میں عام طور پر جو علاج کئے جاتے ہیں ان میں محلل اورام ادویات کی بجائے امالہ (مرض کا رُخ بدلنا) پر زیادہ زور دیا جاتا ہے اور اس مقصد کے لیئے زیادہ تر مسہل استعمال کیا جاتا ہے تاکہ دورانِ خون سر کی طرف سے کم ہو کر امعا کی طرف ہو جائے لیکن مسہلات میں اس امر کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے کہ وہ کس قسم کے ہونے چاہئیں۔

کوئی سا تیز مسہل دے دیا جاتا ہے یہ نظریہ غلط ہے کیونکہ اگر مسہلات اعصاب دماغ میں تحریک دینے والے اور بلغم و رطوبات کو زیادہ کر کے رقیق اسہال لانے والے ہوں گے۔

یاد رکھیں مسہلات ایسے ہونے چاہئیں جو جسم میں اول خشکی سردی (عضلاتی اعصابی) اور بعد میں خشکی گرمی (عضلاتی غدی) پیدا کریں اس طرح مریض فوراً خطرے سے باہر نکل جاتا ہے۔

تاکید سرسام بارد کی شدت سے کبھی اسہال خود بخود شروع ہو جاتے ہیں۔ ان سے تسلی حاصل نہیں کرنی چاہیے کیونکہ اسہال بلغم و رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے آتے ہیں انہیں فوراً روکنا چاہیے۔ البتہ (مقوی قلب) (عضلاتی اعصابی) ملین یا مسہل دیں تاکہ نہ صرف پاخانہ آئے بلکہ دل و عضلات میں تحریک تقویت بھی ہو ایسے ملینات (مسہلات عضلاتی اعصابی سے اور عضلاتی غدی تک محدود ہوں۔

سرسام کا علاج سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کا اصل علاج یہ ہے کہ دماغ اور اعصاب کی طرف سے دوران خون کو دل (عضلات) کی طرف کر دیں یعنی عضلاتی اعصابی تحریک دیں اس طرح جو خون دماغ و اعصاب

میں آچکا ہے وہ بھی رفتہ رفتہ کم ہونا شروع ہو جائے گا۔

چونکہ ایسے مریض میں گھبراہٹ کے ساتھ پیاس بھی ہوتی ہے اس لئے آب انار ترش یا سکنجبین سادہ یا شربت آلو بخارا یا زلال املی آلو بخارا دیں روغن گل اور سرکہ میں کپڑا بھگو کر سر پر رکھیں۔

دوا کے طور پر عضلاتی اعصابی محرک یا محرک شدید دیں اگر قبض ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا مسہل دیں کہ پانچ سات اسہال ہو جائیں جب مریض کو آرام کی صورت پیدا ہو۔ اس کے ہوش درست ہو جائیں بلغم اور رطوبات خشک ہو جائیں اس کے بعد عضلاتی اعصابی مقوی استعمال کرائیں ان سے جلد طاقت بحال ہو گی۔

تاکید

سرسام کے علاج میں سب سے بڑی غلطی یہ کی جاتی ہے کہ جب مریض کو گھبراہٹ اور بے چینی ہوتی ہے تو خمیرہ جات خصوصاً خمیرہ گاؤزبان استعمال کراتے ہیں لیکن جاننا چاہیے کہ یہ مفرح قلب ادویہ اور اشیاء ہمیشہ اعصابی ہوتی ہیں جن سے اعصاب میں تحریک ہو کر بلغم اور رطوبات میں زیادتی ہو جاتی ہے اسی طرح کاہو کاسنی، خرفہ، بہیدانہ اور کدو وغیرہ کا استعمال کرنا مفید ہونے کی بجائے یقیناً مضر ثابت ہوتے ہیں اسی طرح شربت اور عرقیات سے پرہیز کریں جیسے صندل، نیلوفر، بید مشک گلاب اور روح کیوڑہ وغیرہ سے دور رہیں۔

سرسام سوداوی

سرسام سوداوی (عضلاتی اعصابی) سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) سے جدا مرض ہے لیکن یاد رکھیں۔

سرسام بارد (اعصابی عضلاتی) کے غلط علاج سے یا علاج نہ کرنے سے پیدا ہوتا ہے۔

سودا کے متعلق غلط فہمی

سودا کا مزاج انتہائی سرد خشک تسلیم کیا گیا ہے جس کا قوام گاڑھا لیسدار مائل بہ خشکی رنگ سفید یا سیاہی مائل اور ذائقہ کبھی پھیکا بہ ترشی ہوتا ہے کبھی مکمل ترشی ہوتا ہے جوں جوں اس میں شدت

بڑھ جاتی ہے۔ سیاہی ترشی اور خشکی بڑھتی ہے یہ بھی تسلیم کیا گیا ہے کہ بلغم و صفرا اور خون
جب جل جاتے ہیں تو سودا میں تبدیل ہو جاتے ہیں
یہ تو سمجھ آتا ہے کہ بلغم (رطوبت) جب انتہائی سرد ہونا شروع ہو جاتی ہے تو وہ گاڑھی
لیسدار اور اس میں تیزی پیدا ہو جاتی ہے جس سے حرارت کی پیدائش تسلیم کی گئی ہے۔
یہی وجہ ہے کہ انتہائی خشک اغذیہ و ادویہ اور زہروں کو گرم خشک تسلیم کیا گیا ہے۔ یہ سارے
اوصاف عضلاتی تحریک کے ہیں لیکن یہ بات حقیقت سے بعید معلوم ہوتی ہے کہ صفرا
اور خون جو گرم ہیں جل جانے کے بعد سودا بن جاتے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ سودا کا علاج
انتہائی گرم ادویہ اغذیہ اور زہر ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سودا کا علاج سرد اغذیہ و ادویہ اور اشیاء
سے نہ صرف مشکل ہے بالکل ناممکن ہے اگر صفرا و خون کے جل جانے کے بعد سودا پیدا
ہوتا ہے تو یہ بات بعید از عقل و حقیقت اور تجربہ و مشاہدہ کے خلاف ہیں۔ یہ بات ذہن نشین
کرلیں کہ جب ہم چاہیں سودا کو صفرا سے ختم کر سکتے ہیں۔
"قانون مفرد اعضا کے تحت عضلاتی تحریک کو جو سودا پیدا کرتی ہے۔ غدی تحریک
سے جو صفرا پیدا کرتی ہے فوراً ختم کر سکتے ہیں۔
حقیقت یہ ہے کہ سودا کے بعد صفرا پیدا ہوتا ہے اور صفرا کے بعد خون پیدا ہوتا ہے۔
اور جب خون کی حرارت ختم ہو جاتی ہے تو بلغم (رطوبت) بن جاتی ہے اس کے برعکس ناممکن ہے

تاکید

جب بلغم خشک ہو کر سودا میں تبدیل ہوتا ہے تو عضلاتی تحریک شروع
ہو جاتی ہے اور اعصابی تحریک ختم ہو جاتی ہے۔ عضلاتی تحریک کا علاج
یہ ہے۔ غدی (جگر) تحریک پیدا کر دی جائے اس سے صفرا پیدا ہوتا ہے۔

سرسام سوداوی کا علاج

سرسام سوداوی کے علاج کے لئے اول یہ دیکھنا
ہے کہ عضلاتی تحریک کا تعلق اعصاب کے ساتھ
ہے یعنی عضلاتی اعصابی ہے تو پہلے اس کا تعلق جگر کے ساتھ کر دیں یعنی عضلاتی غدی تحریک پیدا

کردیں۔

اُمید ہے یہیں مرض ختم ہوجائے گا اس مقصد کے لئے عضلاتی غدی ملین یا مسہل دیں یا ورکھیں شدید اور خطرناک امراض میں ابتدا سے ہی ملیات اور مسہلات ضروری ہے۔ کیونکہ وقت کم ہوتا ہے اور جان کا خطرہ سامنے ہوتا ہے۔ البتہ جب اجابتوں میں شدت ہو اور کمزوری کا خطرہ ہو تو شدید یا مرکب استعمال کر سکتے ہیں۔ ساتھ تحریک کے مطابق کوئی مقوی ضرور دیں اگر عضلاتی غدی کے بعد جسم میں سودا کا دور باقی ہو تو حرارت کم ہو تو غدی عضلاتی ضرورت کے مطابق دیں فوراً سرسام سوداوی (عضلاتی تحریک) ختم ہوجائے گا اور مریض تندرست ہوجائے گا چند دن تک غدی عضلاتی مقویات کھلادیں: تاکہ کمزوری رفع ہو جائے

نوٹ : غذا تحریک کے مطابق شدید بھوک پر دیں۔ روٹی کے بجائے شوربا یا یخنی دیں گرم پانی دیں۔

ماہیت ورم دماغ حار

یہ ورم بھی خالص دماغی اور اعصابی نہیں ہے بلکہ اس غدی پردے کا ورم ہے جسے غشا کہتے ہیں۔ یہ پردہ نسیج غدی (اپیتھیل ٹشوز) کا بنا ہوا ہے۔ اسی نسیج سے جگر بنا ہوا ہے چونکہ جگر کی تیزی سے صفرا بنتا ہے اسی لئے یہ ورم دماغ صفراوی ہوتا ہے جس کا طبی نام قرانیطس خالص ہے۔ دماغ کی غشا میں جب سوزش پیدا ہوتی ہے تو ورم پیدا ہو جاتا ہے اور یہ سوزش بھی عموماً صفرا کی زیادتی سے ہوتی ہے

اطبا کی غلط فہمی

اطبا نے ورم دماغ حار کو دو قسم کا بیان کیا ہے۔ ایک ورم دماغ صفراوی جس کو صرف قرانیطس خالص لکھا ہے۔ دوسرے ورم دماغ دموی جس کو صرف قرانیطس لکھا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ورم دماغ دموی نہیں ہو سکتا کیونکہ اول تو دماغ میں کوئی **ایسا** پردہ نہیں ہے جس کا تعلق صرف خون

سے ہیں. جیسے حجاب (عضلاتی پردہ) اور غشا (غدی پردی) میں دوسرے خون کا کسی ایک حیاتی عضو کے ساتھ تعلق نہیں ہے. لہٰذا جسم کے اندر دموی ورم ہونے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا.

فرنگی طب کی غلط فہمی فرنگی طب نے بہت غلطی کی ہے. اُس نے حجاب (مسکولر ٹشوز) اور غشا اپیتھیل ٹشوز) اور اعصاب (نروز ٹشوز) کو اکٹھا ایک ہی ورم لکھا ہے بلکہ اس میں ورم جوہر دماغ اور اعصاب کو بھی شریک کر دیا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ دو تین (ٹشوز) میں بھی کوئی ایک مرض نہیں ہو سکتا.

یاد رکھیں اگر کسی دوسرے نسیج (ٹشوز) سے تعلق ہوتا ہے تو وہ اس کا مقام صحت ہوتا ہے. طبیعت دوسرے نسیج میں صحت کی خاطر رجوع کر رہی ہوتی ہے. اگر معالج اس حقیقت سے واقف ہو جائے تو وہ ہر مرض کا شرطیہ علاج کر سکتا ہے.

پھر ذہن نشین کر لیں. ورم جوہر دماغ و اعصاب ورم دماغ سرد تر ہے. جس کو سرسام بلغمی (لیشرغس) کہتے ہیں اور ورم حجاب دماغ دراصل ورم دماغ خشک سرد ہے جس کو سرسام سوداوی (دیشاغس) کہتے ہیں. اور ورم غشا دماغ اصل میں ورم دماغ حار ہے. جس کو سرسام حار (قرانیطس) کہتے ہیں. جو خالص صفراوی ورم ہے.

حقیقتِ مرض قانون مفرد اعضا کے تحت یہ ورم غدی ہے. جس کا تعلق اعصاب کے ساتھ ہے. یعنی جگر کی مشینی تحریک (غدی اعصابی) ہے جو ورم غشا دماغ کا سبب بنتی ہے. جسم میں خون و حرارت وصفرا کا دباؤ ہے. طبیعت حرارت وصفرا کے اخراج کی کوشش کر رہی ہے.

جونہی حرارت و صفرا کا اخراج ہو کر رطوبت کا اثر بڑھا فوراً دوران خون اعصاب کی طرف چل کر جائے گا. جس سے ایک طرف ورم غشا مخاطی دماغ تحلیل ہو جائے گا. دوسری طرف دماغ میں تحریک پیدا ہو کر قلب و عضلات پر رطوبات کی بارش شروع ہو جائے گی. اور مریض سکھ کا سانس لے گا.

مقام ورم اور اثر چونکہ یہ ورم نسیج غدی (غشاء دماغ) میں ہوتا ہے اور شدت میں دائیں طرف بھی پھیل سکتا ہے. اس کا مقام نصف بائیں سر سے شروع ہو کر نصف گردن و شانہ تک ہوتا ہے اس میں شانہ شریک نہیں ہے. اگر اس سارے مقام پر کہیں بھی غشا مخاطی میں ورم ہوگا. وہ غدی اعصابی ہوگا. جو دماغ کی غشا مخاطی میں بھی ورم کر دے گا.

نوٹ دماغ سے ورم جس قدر دور ہوگا اسی قدر شدت کم ہوگی. البتہ اگر ان مقامات میں درد و بوجھ ہوگا. لیکن ورم نہ ہو تو تحریک غدی عضلاتی ہوگی.

ایک سوال یہاں سوال پیدا ہوتا ہے دماغ میں ورم ہونے یا نہ ہونے کا پتہ کیسے لگے گا. سو جاننا چاہیے کہ ورم میں خون کا اجتماع ضروری ہے. جس کی آسان پہچان یہ ہے کہ مقام ورم پر دباؤ پڑنے سے درد زیادہ ہوا کرتا ہے. جبکہ بغیر ورم میں دباؤ سے درد کم ہوا کرتی ہے.

اسباب بادیہ اسباب میں جو دو صورتیں شامل ہیں.

اوّل :- نفسیاتی اثرات.

دوم :- کیفیاتی اثرات.

نفسیاتی اثرات میں غصہ و غم اس ورم کے خاص اسباب ہیں اور کیفیاتی اثرات ہیں۔ موسمی اثرات خصوصاً گرمی خشکی کا موسم یا شروع برسات کا موسم اس کے اسباب ہیں۔ سابقہ اسباب میں صفراوی بخار محرقہ اسہالی۔ نقرس سوزش و درد جگر، کثرت شراب خوری، عورتوں میں عشرت الطمث اور سوزش خصیۃ الرحم شامل ہیں۔ اس مرض میں مادہ صفراوی کی کثرت اور صفرا وی امراض کا پایا جانا ضروری ہے

چونکہ یہ ورم غشا دماغی ہے۔ جس کا تعلق جگر کے ساتھ ہے۔ اس لیے اس میں صفرا کی زیادتی ضروری ہوگی۔ جن امراض میں یہ ورم ہوگا ان کا صفراوی اور کبدی ہونا ضروری ہے۔ جن ادویہ اغذیہ زہروں اور زہریلے جانوروں کی زہر جسم داخل ہونے سے ہوگا وہ سب جگر و غدد اور غشائے مخاطی میں سوزش و صفرا پیدا کرنے والے ہوں گے۔

علامات

ابتدائی علامات میں صفرا سے جسم میں تیزی گھبراہٹ سر میں کھچاؤ اور درد، آنکھیں سرخ، کبھی سوزش، نزلہ، گلے میں سوزش، جسم میں سردی لگ کر بخار کا چڑھ جانا۔ دوران خون کا تیز ہونا۔ کبھی تشنج ہونا، پیاس میں شدت ہونا۔ رفتہ رفتہ ہوش و حواس میں خرابی پیدا ہو کر مریض شدید بے چینی اور بولنا شروع کر دیتا ہے۔ مریض میں بہت زیادہ تیزی ہوتی ہے۔ آرام سے نہیں لیٹتا اور چارپائی سے اٹھتا بیٹھتا ہے اور اتر کر بھاگنے کی کوشش کرتا ہے۔ آخر میں بے ہوش ہو جاتا ہے۔

بعض مریضوں میں سُدے ہوتے ہیں۔ بعض میں شدید خونی پیچش ہو جاتی ہے۔ جسم آگ کی طرح گرم ہو جاتا ہے۔ سانس میں تیزی آخر میں کچھ ہوش آتا ہے اور پھر جلد انتقال کر جاتا ہے۔ لیکن مر جانے کے بعد بھی کافی دیر تک

اس کا جسم گرم رہتا ہے۔

ابتدا میں منہ کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ جی متلاتا ہے بار بار ابکائیاں آتی ہیں۔ جسم کی رنگت زرد ہو جاتی ہے۔ قارورہ بھی زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ نبض قدرے گہری باریک شدت مرض میں سست ہوتی ہے۔ مندرجہ بالا علامات غدی تحریک و حرارت و صفراکی ہیں۔ ان کو یاد کر لیں۔

سرسام غیر حقیقی

اردو نام	طبی	فرنگی نام
چھوٹا ورم دماغ	سرسام مجازی	ڈی لیٹریم

سرسام غیر حقیقی جیسا کہ نام سے ظاہر ہے کہ یہ حقیقی ورم دماغ نہیں ہے، چونکہ اس میں ورم دماغ (سرسام) کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لیے اس کو مجازی طور پر ورم دماغ (سرسام) کہتے ہیں۔ اسی وجہ سے اس کا غیر حقیقی سرسام کا نام دیا گیا ہے۔ فرنگی طب نے اس کو ڈی لیٹریم لکھا ہے۔ جس کا مقصد بے ہوشی کی علامات ہیں۔ جو اکثر دیگر اعضاء کے امراض قویہ و مادہ اور حمیات شدیدہ و محرقہ وغیرہ میں لاحق ہو جاتی ہیں۔

غلط فہمی اگر سرسام غیر حقیقی کا مقصد یہ ہے کہ دوسرے اعضاء میں امراض قویہ حاد اور حمیات شدیدہ و محرقہ وغیرہ کے سبب تمام بدن یا خاص موضع سے بخارات اٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں اور کیفیات ردیہ سے علامات سرسامی ہذیان و اختلاط عقل وغیرہ کی مانند پیدا کرتے ہیں۔ مگر دماغ ورم سے بالکل خالی ہوتا ہے۔ تو یہ بالکل غلط ہے۔ حقیقت

یہ ہے کہ جن اعضاء میں جو امراض پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے (انسجہ ٹشوز) میں جو تبدیلیاں پیدا ہوتی ہیں۔ وُہی دماغ میں پیدا ہو کر وہاں پر سوزش اور ورم کی صورت پیدا کر دیتے ہیں۔ گویا سرسام غیر حقیقی میں بھی سوزش اور ورم کا ہونا لازمی ہے۔ البتہ دماغ میں شدت نہیں ہوتی۔ کیونکہ اجتماع خون کی کثرت دیگر عضو کی طرف رہتا ہے اور سبب بھی وہی ہوتا ہے۔ یہ خیال بھی غلط اور بے بنیاد ہے کہ تمام بدن یا خاص مقام سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضاء کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھتے ہیں کیونکہ دیگر اعضاء کی طرف سے کوئی ایسا راستہ نہیں ہے جہاں سے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف چڑھ سکیں۔ یہاں تک کہ پیٹ اور سینہ جوف بھی بالکل بند ہیں۔ یہاں سے بھی کسی قسم کے بخارات اُٹھ کر دماغ کی طرف نہیں جا سکتے۔ ایسا خیال کرنا تشریح جسم انسانی کے بالکل خلاف ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ دیگر اعضاء کے امراض قویہ وحساد اور حمیات شدیدہ محرقہ وغیرہ میں جو کیمیائی مواد خون میں تیار ہوتا ہے۔ وہی دوران خون کے ذریعہ دل و دماغ اور دیگر جگہ پر وہی اثرات پیدا کرتا ہے اور اسی طرح ایک مرض میں یگانگت پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب سرسام غیر حقیقی کے اسباب بالکل وہی ہیں۔ جن اعضاء کی مشاورت سے اورام دماغ ہوتے ہیں۔ یہ انہی اعضاء و اخلاط اور کیفیات و مزاج کے تحت معلوم ہو سکتے ہیں۔

علامات ہم ابتدا میں تشریح کر چکے ہیں کہ سرسام تین اقسام کا ہوتا ہے۔ اعصابی۔ عضلاتی غدی یعنی بلغمی۔ سوداوی۔ صفراوی

البتہ ہر ایک کی دو صورتیں ہیں۔ جو کیمیا دی و مشینی کہلاتی ہیں

یعنی ہر اعصابی تحریک کبھی غدد کے ساتھ مل کر اعصابی غدّی (تر گرم) بن جاتی ہے کبھی عضلات کے ساتھ مل کر اعصابی عضلاتی (تر سرد) بن جاتی ہے دراصل اعصابی تحریک ہی ہے فرق صرف گرمی سردی کا ہے اسی طرح ہر عضلاتی تحریک کبھی اعصاب سے مل کر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) بن جاتی ہے۔ کبھی غدد کے ساتھ مل کر عضلاتی غدی (خشک گرم) بن جاتی ہے۔ اسی طرح ہر غدی تحریک کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی اعصابی (گرم تر) بن جاتی ہے۔ کبھی عضلات کے ساتھ مل کر غدی عضلاتی (گرم خشک) بن جاتی ہے دراصل یہ صرف تین تحریکیں ہیں۔ جو دوسرے اعضا کے تعلق کی وجہ سے چھ صورتیں معلوم ہوتی ہیں جس طرح مزاج یا کیفیات صرف چار ہیں لیکن ان کو آپس میں جوڑا جائے تو مزاج کل آٹھ بن جاتے ہیں۔ یعنی ہر مزاج کی دو کیفیات ہیں۔ یہ تحریکات بھی بالکل کیفیات کے مطابق ہیں۔ یاد رکھیں۔ کیفیات کبھی مفرد نہیں بولی جاتیں یعنی صرف گرم، سرد، خشک یا تر بلکہ گرم خشک اسی طرح سرد تر یا سرد خشک وغیرہ بولتے ہیں۔ اُنہیں قوانین کے تحت تحریکیں بھی مرکب بولی جاتی ہیں۔ مثلاً صرف اعصابی عضلاتی غدّی کی بجائے اعصابی عضلاتی اعصابی غدّی۔ عضلاتی اعصابی عضلاتی غدّی۔ اسی طرح غدّی عضلاتی اور غدّی اعصابی بیان کرتے ہیں۔

ان تحریکوں میں ہر حیاتی عضو کی ایک مشینی تحریک دوسری کیمیائی تحریک ہوتی ہے مثلاً اعصابی غدّی دماغ کی کیمیاوی تحریک ہے

اور اعصابی عضلاتی دماغ کی مشینی تحریک ہے۔

اسی طرح عضلاتی اعصابی قلب کی کیمیاوی تحریک اور عضلاتی غدّی دل کی مشینی

تحریک ہے وغیرہ۔
علاج میں تحریکات میں فرق معلوم کر کے علاج کرنا ضروری ہے ورنہ علاج ناکام ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔

استرخا

کیفیت استرخا استرخا کے معنی ڈھیلا ہونا ہے۔ جب کسی عضو میں پہلے جیسی چستی اور سختی و طاقت نہ رہے تو اس حالت کو استرخا کہتے ہیں۔
یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ استرخا فالج کی ابتدائی علامت ہے۔ اسے فالج کا پیش خیمہ سمجھنا چاہیئے۔

علامات جب کبھی ہاتھ پاؤں یا ٹانگ میں استرخا ہوتا ہے تو چلنا پھرنا یا کسی چیز کو پکڑنا دشوار ہو جاتا ہے اگر پکڑنے کی کوشش کی جائے تو وہ چھوٹ جاتی ہے۔ چلنے کی کوشش کی جائے تو مریض لڑکھڑا کر گر پڑتا ہے۔

اسباب استرخا کا سب سے بڑا سبب کسی مفرد عضو میں دوران خون کا کم ہونا ہے۔ قانون مفرد اعضاء میں اسے تحلیل کا عمل کہتے ہیں۔
یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ تحلیل کا عمل اعصاب غدد اور عضلات میں سے کسی ایک میں ہو سکتا ہے۔ اس لیے استرخا کے مخصوص اسباب اس وقت کے محرک عضو کی تحریک کے تحت ہی ہو سکتے ہیں۔

لہٰذا معالج کو تحریک کے مطابق اسباب تلاش کرنے چاہئیں عام طور پر انتہائی تیز اثر نشہ آور اور زہریلی اشیاء استرخا اور فالج کا سبب ہوتی ہیں مثلاً شراب، افیون بھنگ، سگریٹ، تمباکو نوشی، زہریلی اشیاء میں سنکھیا شنگرف وغیرہ شامل ہیں۔

علاج استرخا کے مریض کی تحریک تلاش کریں اور اسی کے مطابق اسباب دور کر کے علاج کریں۔ اغذیہ ادویہ تحریک کے مطابق دیں۔

فالج

لفظ فالج کے معنی "نصف" ہیں۔ اصطلاح طب میں انسانی جسم کے نصف حصے کا شل ہو جانا کسی قسم کی حرکت نہ کرسکنا اور ڈھیلا ہو جانا فالج کہلاتا ہے۔

اقسام فالج کی تین اقسام ہیں۔

۱۔ فالج اسفل یعنی نچلے دھڑ کا فالج۔

وجہ تسمیہ اقسام فالج

قانون مفرد اعضاء کے سوا کسی طب کے پاس اس کا جواب نہیں ہے۔ چونکہ قانون مفرد اعضاء کی رو سے انسانی جسم کی مشین حیاتی مفرد اعضاء (دل، جگر، دماغ) کے طبعی تحریک (افعال) سے چلتی ہے۔

ان میں سے کسی ایک کی غیر طبعی تحریک سے انسانی مشین بگڑ جاتی ہے۔ یعنی انسان بیمار ہو جاتا ہے۔

قانون مفرد اعضا نے ثابت کر دیا ہے کہ انسانی مشین میں دورانِ خون کا چکر دل سے جگر و غدد کی طرف جگر سے دماغ و اعصاب میں ہوتا ہوا واپس قلب میں آتا ہے۔ خون میں چونکہ اعصاب غدد و عضلات کی غذا ہوتی ہے۔ لہٰذا جس مفرد عضو کی طرف خون کا دباؤ ہوتا ہے وہاں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔ جس مفرد عضو سے خون آ رہا ہوتا ہے وہاں تحلیل ہوتی ہے۔ جس سے وہ عضو کمزور و ناتواں ہو جاتا ہے۔ اگر کسی محرک عضو میں سے دوران خون آہستہ آہستہ کم ہو تو جسم میں کوئی خاص خرابی نہیں ہوتی۔ لیکن اگر کسی ہر سے اگلے عضو میں یکدم دوران خون چلا جائے تو ایک دم خون کی کمی سے وہ عضو اپنے افعال چھوڑ دیتا ہے۔ جسے عرف عام میں شل ہونا کہتے ہیں۔ طبی اصطلاح میں فالج کہتے ہیں۔

نوٹ یوں تو اعصاب غدد و عضلات جسم کے ذرے ذرے میں پھیلے ہوتے ہیں۔ لیکن قدرت نے دورانِ خون کے چکر کی وجہ سے ان اعضا کی تحریک کے مخصوص مقام جسم انسانی میں مقرر کر دیئے ہیں ہر مقام کے اثرات ظاہری طور پر جسم کے نصف حصے میں معلوم ہوتے ہیں۔ مثلاً کبھی بایاں نصف حصہ، کبھی جسم کا نیچے کا نصف حصہ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ اسے فالج اسفل بھی کہتے ہیں۔

فالج کی ماہیت حقیقت سمجھنے کے لیے حیاتی مفرد اعضا کی تحریک و مقام کے لحاظ سے جسم انسانی کی تقسیم سمجھنا ضروری ہے۔ اس مقصد کے لیے دو نقشے بنائے گئے ہیں۔

نقشہ نمبر (1) میں خون کے دباؤ کو ظاہر کیا گیا ہے کہ جب دورانِ خون قلب عضلات کی طرف زیادہ ہوتا ہے۔ تو جسم میں عضلاتی تحریک

یا اس کے دباؤ کے اثر جسم کے دائیں کندھے سے دائیں ٹانگ تک ہوتا ہے۔ یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب اِن اعضاء میں خون کا دباؤ زیادہ ہوگا تو یہاں کے اعضاء کو وافر مقدار میں خوراک ملنی شروع ہو جائے گی۔ جس سے اِن میں طاقت و قوت پیدا ہو کر تحریک و تیزی آجائے گی۔ اگر یہ سلسلہ دیر تک قائم رہے تو تیزی کی علامات مستقل شکل اختیار کر لیں گی جس سے انسان عاجز آ کر بیمار ہو جائے گا۔ مثلاً نمونیا، پھیپھڑوں کے زخم، دائیں ٹانگ میں عرق النسا کا درد۔ اگر ان اعضاء و مقامات پر دوران خون کم ہو جائے تو اِن کو غذائیت کم ملے گی جس سے ان میں کمزوری و ناتوانی آ جائے گی۔ اگر دورانِ خون بہت زیادہ یا کم ہو جائے تو اس حصّہ کے عضلات مفلوج ہو جائیں گے۔ جس سے ہر قسم کی حرکات بند ہو جائیں گی۔

غدد میں خون کا دباؤ

چونکہ قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق دوران خون قلب سے جگر و غدد کی طرف جاتا ہے اس لیے جب بھی کسی انسان کے جگر و غدد کی طرف جاتا ہے اس لیے جب بھی کسی انسان کے جگر و غدد کی طرف خون کا دباؤ بڑھے گا۔ ان میں بھی تحریک اور تیزی پیدا ہو جائے گی۔ شدت کی صورت میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ جس سے درد سر شقیقہ بائیں طرف بائیں کندھے میں درد بائیں پھیپھڑے میں ذات الجنب (جو خالص صفراوی ورم ہے) کا درد وغیرہ علامات پیدا ہو جائیں گی۔

تحقیقات سے پتہ چلتا ہے کہ چونکہ یہ علامات صفراوی ہیں یعنی جگر و غدد کی تحریک و تیزی کی علامات ہیں۔ قانون مفرد اعضاء نے جگر و غدد کی تیزی و تحریک کے مقامات کا تعین بائیں چہرہ و سر بایاں کندھا، بایاں پھیپھڑا اور ٹانگ تک کیا ہے۔
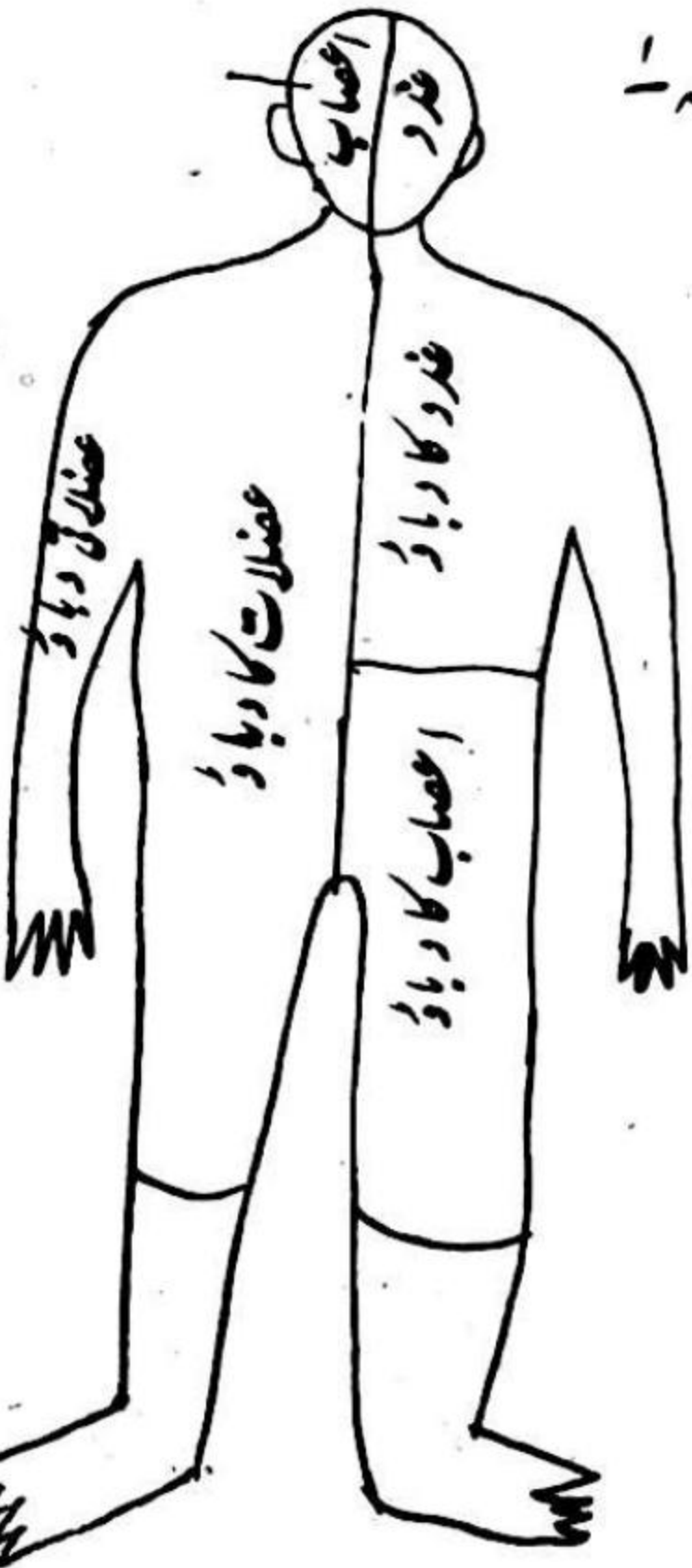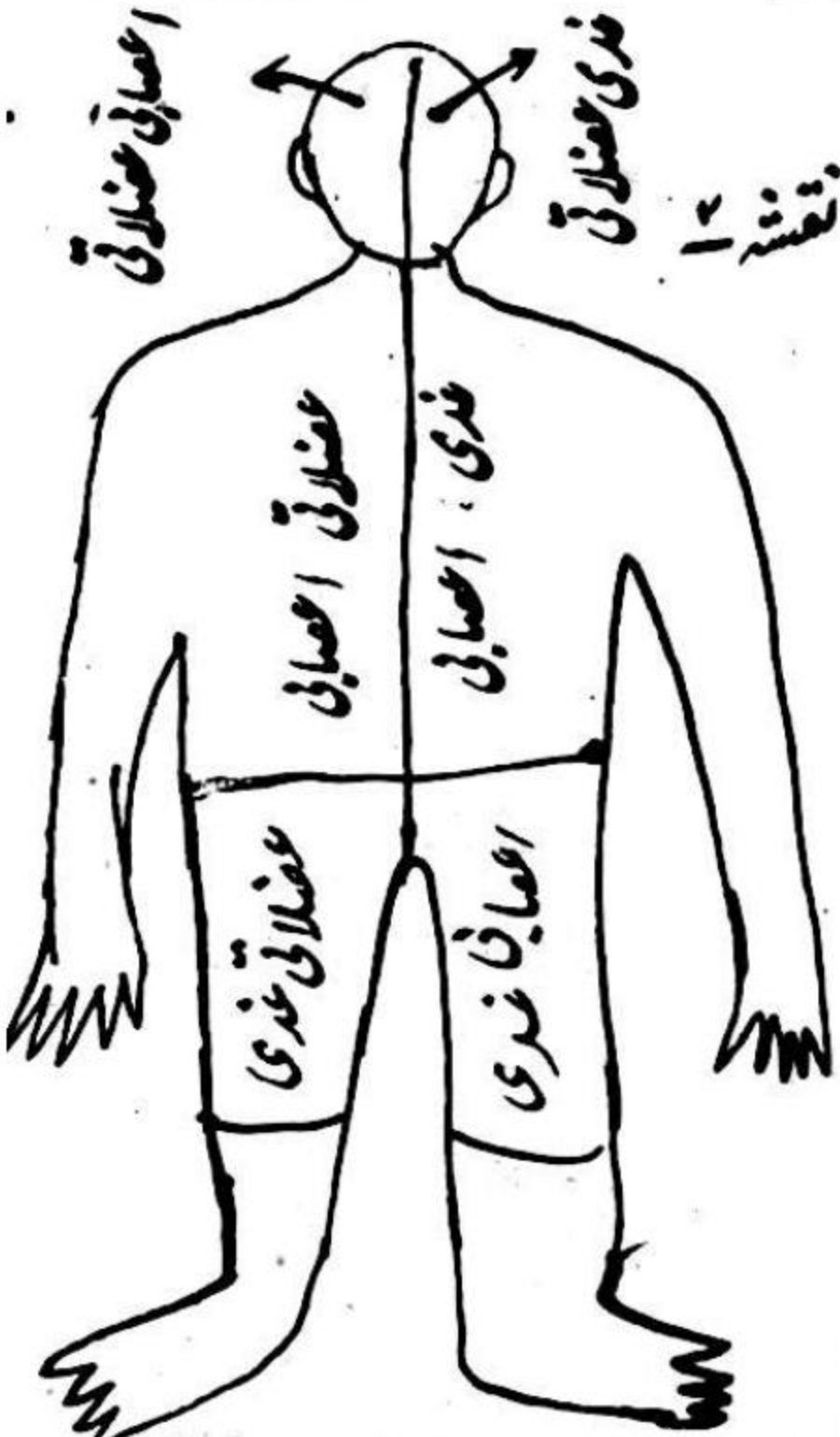
اگر ان اعضاء میں خونی دباؤ بہت کم ہو جائے تو انتہائی کمزوری کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں ۔ چونکہ جگر و غدد سے خون دماغ و اعصاب میں جاتا ہے۔ اس لیے ان میں خون کا دباؤ بڑھنے سے تحریک و تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔ شدت کی صورت میں بائیں ٹانگ

دماغ و اعصاب میں خون کا دباؤ

میں عرق النساء،
کثرت بول، سرسام دردسر عصابہ دائیں طرف، درد ال وغیرہ علامات پیدا ہو کر انسان بیمار ہو جاتا ہے اگر اعصاب و دماغ میں دوران خون کی انتہائی کم ہو جائے تو ان مقامات کے اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔

نقشہ نمبر ۲ میں آپ دیکھ رہے ہیں کہ جن مقامات پر عضلات میں خون کا دباؤ دکھایا گیا ہے وہاں عضلات کی دو تحریکیں عضلاتی اعصابی عضلاتی غدی دکھائی گئی ہیں۔

اسی طرح بائیں چہرہ و سینہ میں " غدد میں خون کے دباؤ " کے مقام پر غدی عضلاتی و غدی اعصابی دو تحریکیں دکھائی گئی ہیں۔

بالکل اسی طرح بائیں ٹانگ اور دایاں چہرہ ہیں " اعصاب و دماغ میں خون کے دباؤ " کے مقام پر اعصابی غدی و اعصابی عضلاتی تحریکات دکھائی گئی ہیں۔

آپ نے دیکھ لیا ہے کہ پہلے نقشہ میں جسم انسانی کو صرف تین حصوں میں تقسیم کر کے خون کے دباؤ کو اعضاء میں دکھایا گیا تھا۔ دوسرے نقشہ میں کسی عضو میں خون کی ابتدا اور انتہا کے مطابق تحریکات کے نام سے ظاہر کیا گیا ہے۔

مثلاً دائیں کندھا سے جگر کے مقام تک عضلاتی اعصابی تحریک کے اثرات متعین کئے گئے ہیں۔ جگر سے پاؤں کے انگوٹھ تک عضلاتی غدی تحریک کے اثرات واضح کئے گئے ہیں۔ اسی طرح جگر و دماغ کی تحریکات کے نام و مقامات متعین کر دیئے ہیں۔

نہایت اہم سوال

ہم نقشہ میں دیکھ رہے ہیں کہ دل جسم میں بائیں طرف سینہ کے جوف میں واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک وتیزی کی علامات دائیں کندھا سے دائیں ٹانگ میں پیدا ہوتی ہیں۔ بالکل اسی طرح جگر دائیں سینہ میں پسلیوں کے پیچھے واقع ہے۔ لیکن اس کی تحریک تیزی کی علامات بائیں چہرہ و بائیں سینہ میں پیدا ہوتی ہیں۔ اسی طرح دماغ کی تحریکات بھی بے موقع معلوم ہوتی ہیں۔ یہاں ذہن میں لامحالہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ اصل محرک عضو کی علامات دوسری طرف کیوں ہوتی ہیں؟

جواب

قانون مفرد اعضاء اس سوال کا جواب دوران خون کی روانگی کے مطابق دیتا ہے۔ چونکہ دماغ جسم کے اوپر واقع ہے قدرت نے دماغ سمیت جسم انسان کو دو ظاہری حصوں میں تقسیم کر دیا ہے جس کی ابتدا و انتہا سر میں مانگ سے لے کر مقعد تک ہے۔

اس لیے ہم نے دوران خون کو دماغ کے دائیں حصہ سے عضلات کی طرف روانہ کیا ہے۔ جوں جوں عضلات میں دوران خون بڑھتا ہے تو وہاں کے عضلات میں تقویت آنا شروع ہو جاتی ہے۔ ابتدا میں دائیں سینہ و پھیپھڑا، دایاں معدہ امعا تقویت و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔ جوں جوں دوران خون کی شدت ہوتی ہے ویسے ہی جگر اور گردے بھی متاثر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ حتیٰ کہ دائیں ٹانگ اور دایاں خصیہ متاثر ہو جاتے ہیں۔

نوٹ

جب بھی ان مقامات میں دوران خون بڑھتا ہے تو یہاں کے عضلات ہی میں تحریک و تیزی پیدا ہوتی ہے۔ البتہ دوسری طرف سینہ میں دل پہلے سے کہیں زیادہ رفتار میں دھڑکنے لگتا ہے۔

اس میں رازکی بات یہ ہے کہ قدرت نے جسم انسانی کو اس طرح بنایا ہے کہ تمام جسم بیک وقت کسی مرض کے نقصان سے محفوظ رہے۔ یہی وجہ ہے کہ قدرت (جسم کی بناوٹ کے تحت) محرک اعضاء میں خون کو ایک ترتیب کے ساتھ جانے دیتی ہے۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ حیاتی مفرد اعضاء میں اجتماع خون ہونے سے روکنے کے لیے دوران خون کو حیاتی مفرد اعضاء کے بالمقابل حرکت میں رکھتی ہے

مثلاً دل جسم کے بائیں طرف واقع ہے۔ قلب و عضلات کی تیزی کے وقت دورانِ خون دل کے بالمقابل دائیں طرف کے عضلات میں رہے گا۔ جس سے ایک طرف خود دل سوزش وورم سے محفوظ رہے گا۔ دوسرے قلب بڑی آسانی کے ساتھ اپنے ماتحت عضلات سے حرکت کے افعال ادا کرا سکے گا۔

بالکل اسی طرح جگر کے بالکل ماتحت غدد میں دوران خون رہتا ہے۔ جس سے ایک طرف خود جگر سوزش وورم سے محفوظ رہتا ہے دوسری طرف جگر بڑی آسانی کے ساتھ تحلیل مادہ کے افعال ماتحت غدد سے ادا کرا سکتا ہے۔

ماہیت فالج جسم کے جس حصہ میں فالج واقع ہوتا ہے (چاہے وہ کسی تحریک کی وجہ سے ہو) وہاں حقیقت میں تحلیل کی وجہ سے یکدم دوران خون کم ہو جاتا ہے۔ جس حصہ کے مفرد اعضاء اپنا کام کمزوری کی وجہ چھوڑ دیتے ہیں۔

البتہ جس حصہ میں دوران خون چلا جاتا ہے وہاں کے مفرد اعضا میں تحریک و تیزی کی علامات پیدا ہو جاتی ہیں حیاتی مفرد اعضا کے تحت انسانی جسم کی تقسیم دوران خون کے بہاؤ کا راستہ اور خون کے دباؤ کے تحت تحریکات کی تفصیل اور کسی مقام کے مفرد اعضا میں یکدم خون کی کمی سے فالج کا ہونا بیان کر چکا ہوں اب یہاں علیحدہ علیحدہ تینوں فالجوں کے اسباب علامات حقیقت لکھ رہا ہوں۔

دایاں فالج

تحریک: دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

علامات: جیسا کہ نقشہ سے ظاہر ہے کہ جسم انسانی کا نصف دایاں حصہ مفلوج ہے۔ مریض کا یہ دایاں حصہ بے حس و حرکت ہو جاتا ہے البتہ جسم کا بایاں بازو ٹانگ حرکت کرتے ہیں۔ احساس بھی پوری طرح قائم ہوتا ہے دائیں بازو و دائیں ٹانگ خود حرکت نہیں کر سکتے۔ مریض بایاں ہاتھ سے دایاں بازو کو ادھر اُدھر اٹھا کر رکھتا ہے اگر چاقو یا بلیڈ سے مفلوج حصہ پر زخم کیا جائے تو کسی قسم کا درد کا احساس نہیں ہوتا۔ چونکہ دایاں فالج غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے ایسے مریض کے جگر گردے اور امعا صحیح کام کرتے ہیں یہی وجہ ہے کہ دایاں
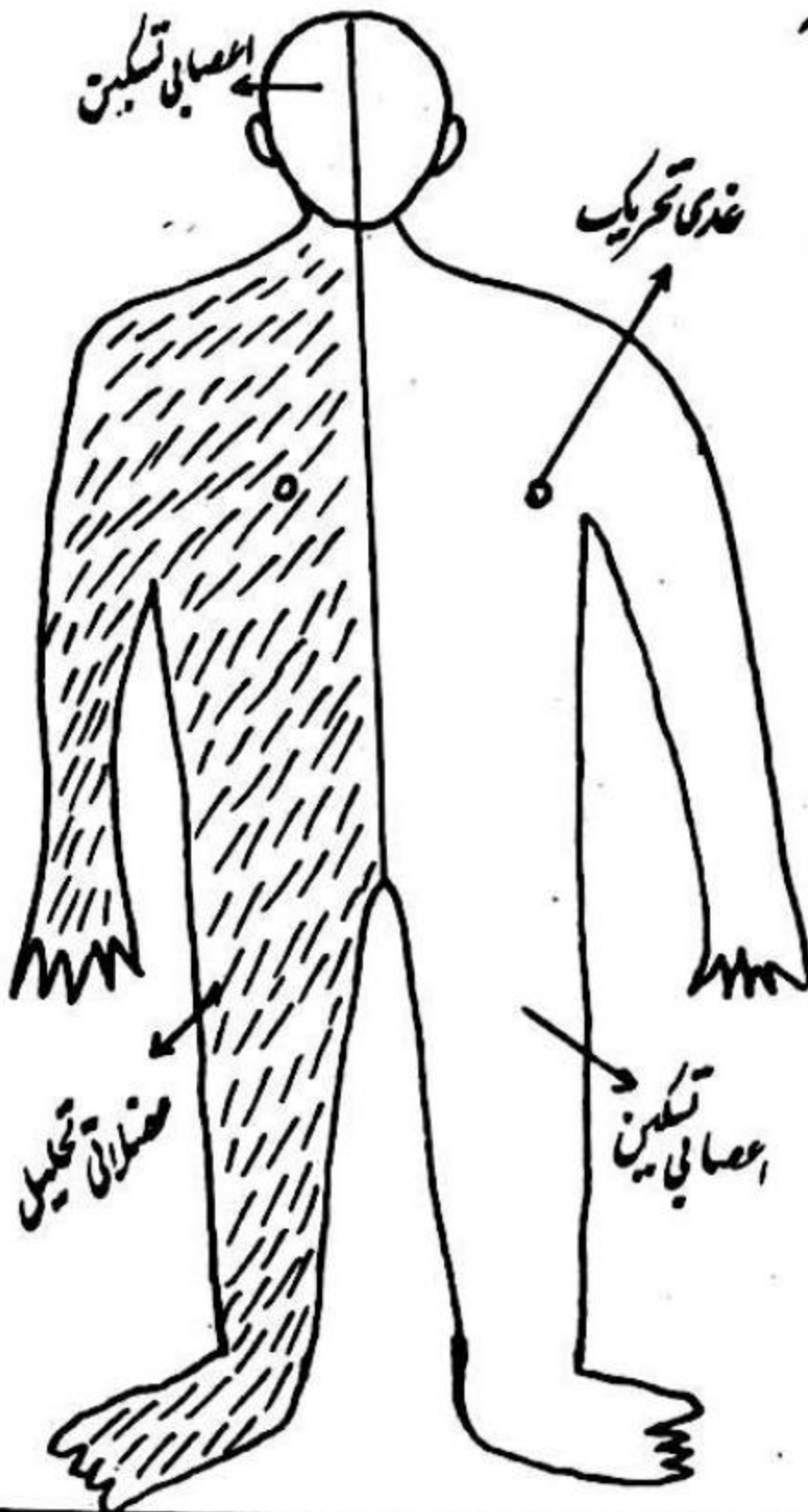
فالج کے مریض کو پیشاب پاخانہ شاذو نادر ہی رکتے ہیں۔ ہاں البتہ اگر غدی عضلاتی تحریک ہو تو قارورہ قطرہ قطرہ اور پاخانہ پیچش کی صورت میں آنے لگتا ہے پاخانہ زردی مائل اور قارورہ بھی زرد سفید مائل ہوتا ہے صفرا کی کثرت کی وجہ سے چہرہ جسم کا رنگ بھی زردی مائل ہوتا ہے اکثر کو گھبراہٹ اور جلن محسوس ہوتی ہے بعض مریض خفقان قلب کی تکلیف میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

دایاں فالج کے مریضوں کے اعصاب میں چونکہ دوران خون پوری طرح نہیں پہنچا ہوتا اس لئے ایسے مریض کی زبان نہ صحیح بول سکتی ہے نہ صحیح ذائقہ کو پہچان سکتی ہے۔

اسی طرح عضلاتی تحلیل کی وجہ سے دائیں طرف کے پھیپھڑے بھی صحیح حرکت نہیں کر سکتے چونکہ عضلات سے دوران خون کم ہو چکا ہوتا ہے اور جگر میں خون کا دباؤ بڑھ چکا ہوتا ہے جس سے ہائی بلڈ پریشر کی صورت پیدا ہو جاتی ہے اکثر مریضوں کے ہاتھ پاؤں اور چہرہ متورم ہو جاتا ہے ۔

اسباب

دایاں فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس سے اس کا بڑا سبب عضوی یعنی جگر و غدد مشینی طور پر تیز ہو چلتے ہیں اور قلب و عضلات میں یکدم خون کم ہو جاتا ہے جس سے دائیں طرف کے عضلات کمزور ہو کر حرکت کرنا بند کر دیتے ہیں۔ دائیں فالج کے کیفیاتی، نفسیاتی اور مادی اسباب بھی مسلمہ ہیں

کیفیاتی اسباب

کیفیاتی اسباب میں گرم خشک موسم سے گرم تر موسم کا مسلسل قائم رہنا یہی وجہ ہے کہ اینٹوں کے بھٹوں پر کام کرنے والے کوئلے والے انجن چلانے والے مزدور اکثر دائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

نفسیاتی اسباب

نفسیاتی اسباب میں غم و غصہ کے جذبات کا بار بار پیدا ہوتے رہنا۔ جگر و غدد کے افعال تیز ہوتے رہتے ہیں

جس سے قلب وعضلات مسلسل کمزور ہوتے رہتے ہیں ایک وقت آتا ہے کہ اچانک صدمہ ہوکر دایاں فالج ہوجاتا ہے سرعت انزال بھی ایک ایسا مرض ہے کہ مریض خود کو نامرد خیال کرنے لگ جاتا ہے یہی صدمہ اسے فالج تک پہنچا دیتا ہے۔

مادی اسباب مادی اسباب میں ہر قسم کی گرم خشک سے گرم تر اغذیہ ادویہ شامل ہیں بعض شوقین مزاج لوگ جنسی قوت ابھارنے کے لئے شنگرف وغیرہ کے کشتہ معجات استعمال کرتے ہیں۔ بار بار جماع کرکے قلب و عضلات کو انتہائی کمزور کر دیتے ہیں جس سے دائیں طرف کا فالج ہوجاتا ہے۔

اصول علاج دائیں طرف کا فالج چونکہ غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اس لئے دائیں طرف کے فالج کا اصول علاج یہ ہے کہ مریض کی طبیعت کو اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک کی طرف بڑھانا چاہیے یعنی دوران خون غدد و جگر سے اعصاب وعضلات کی طرف بڑھائیں فوراً فالجی کیفیات ختم ہونا شروع ہوں گی خفقان قلب، گھبراہٹ اور بلڈ پریشر وغیرہ بھی اعتدال پر آجائیں گے اگر چہرہ ہاتھ پاؤں اور پیٹ وغیرہ پر اماس ہو تو غدی عضلاتی تحریک سمجھیں اور علاج کے لئے غدی اعصابی ملین و مسہل کھلائیں جب اماس وغیرہ ختم ہوجائیں تو اعصابی غدی ملین و مسہل کھلائیں تاکہ دوبارہ تکلیف نہ ہو اگر پیشاب رک کر آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملیں کھلادیں فوراً پیشاب کھل کر آجائے گا

غذا مکھن صبح ۵ تولہ، بادام ۲ تولہ، شہد یا چینی حسب ضرورت ملا کر چٹائیں یا مربہ گاجر یا گلقند ۵ تولہ سونف ۶ ماشہ ملا کر کھلائیں اوپر سے سونف کی چائے پلائیں یا صرف شہد ملا ہوا پانی پلائیں۔

دوپہر گاجر۔ مولی۔ شلغم، کدو۔ توری۔ ٹینڈے۔ پیٹھا۔ کالی مرچ سے تیار کردہ سالن۔ سابودانہ کی کھیر وغیرہ جس سے جسے مریض پسند کرے کھلائیں۔

شام : اگر شدید بھوک لگ جائے تو مریض کا چر یا دوپہر والا کوئی سالن کھلائیں۔
پہلے دن ہی انشاء اللہ اعصاب جاگ اٹھیں گے مقام ماؤف میں احساس کی لہر
معلوم ہوگی۔ چند دنوں کے اندر اندر مریض دوبارہ چلنے لگے گا۔

مجرب نسخہ جات

قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے اعصابی غدی سے
اعصابی عضلاتی نسخہ جات ضرورت کے مطابق استعمال
کرائیں نہایت مجرب ہیں اگر قبض ہو تو ملین یا مسہل کھلائیں اگر پیشاب بند ہو تو
یا قطرہ قطرہ آتا ہو تو اعصابی عضلاتی ملین کھلائیں فوراً پیشاب کھل جائے گا۔ اگر دل
گھبرا رہا ہو یا خفقان قلب کی شکایت ہو تو خمیرہ اعصابی عضلاتی فارماکوپیا والا کھلائیں
بلڈ پریشر کے لئے فوری اثر ہے اگر بے خوابی ہو تو اعصابی عضلاتی تریاق استعمال کرائیں۔

بائیں طرف کا فالج

تجربہ : قانون مفرد اعضا میں بائیں طرف کے فالج
کو اعصابی عضلاتی فالج کہا جاتا ہے۔

علامات : ابتدا میں ایسے مریض کا جسم بوجھل رہنے لگتا ہے اُسے ایسا معلوم ہوتا
ہے کہ اس کا جسم بہت وزنی ہو گیا ہے وہ ہر وقت تھکا تھکا سا رہنے لگتا ہے اکثر مریضوں
کو پسینہ کثرت سے آنے لگتا ہے خصوصاً بائیں طرف۔ قارورہ بھی سفید ہوتا ہے۔
زیادہ تر شوگر کے مریض ہوتے ہیں نبض بھی تسکین قلب کی وجہ سے ٹھہرنے لگتی ہے
کبھی بائیں ٹانگ یا بازو میں شدید درد ہونے لگتا ہے جو آرام کی صورت میں شدت
اختیار کیا کرتا ہے کبھی درد سر ہوتا ہے پھر آہستہ آہستہ مریض کا بازو اور بائیں ٹانگ
اتنی بوجھل ہو جاتی ہے کہ ہلانی جلانی مشکل ہو جاتی ہے کچھ دیر بعد بغیر دوسرے ہاتھ کے اٹھائے
کے اٹھائی نہیں جا سکتی اور بالکل بے حرکت ہو جاتی ہے البتہ احساس باقاعدہ قائم ہوتا ہے
زبان بھی کسی قدر مفلوج ہو جاتی ہے جس سے مریض صحیح طور پر نہیں بول سکتا ہے۔ بعض
دفعہ فالج کے ساتھ ہی بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اکثر اسی بے ہوشی میں ہلاک ہو جاتے ہیں

قانونِ مفرد اعضاء کے تحت درد

اسباب

بڑے اسباب ہیں۔

۱۔ اسباب سابقہ ۲۔ اسباب واصلہ
قانونِ مفرد اعضاء فالج کے
اسباب سابقہ میں
(نفسیاتی اسباب
کیفیاتی اسباب اور مادی اسباب)
تسلیم کرتا ہے۔ اسباب واصلہ
عضوی دماغ و اعصاب میں
شدید تیزی غدد میں تحلیل
اور عضلات میں تسکین تسلیم
کرتا ہے۔

نفسیاتی اسباب

بائیں طرف کا فالج چونکہ
اعصابی عضلاتی تحریک کی وجہ سے ہوتا
ہے جو دماغ و اعصاب کی مشینی تحریک ہے۔ دماغ و اعصاب کے تحت دو قسم کے
جذبات ہیں۔

۱۔ ندامت ۲۔ خوف۔

اگر یہ جذبات مسلسل صورت اختیار کر جائیں تو دوران خون کا دباؤ اعصاب و
دماغ کی طرف ہو جاتا ہے غدد شدید تحلیل ہونے لگتے ہیں اور عضلات میں انتہائی سکون
ہو جاتا ہے جس سے بائیں طرف کے غدد تحلیل غذا کا کام نقریباً چھوڑ دیتے ہیں ساتھ

ہی یہاں کے عضلات انتہائی سستی کی وجہ سے حرکت کے افعال بند کر دیتے ہیں۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بائیں طرف کی نصف زبان، سالم بازو اور بائیں ٹانگ حرکت کرنا بند کر دیتی ہے

کیفیاتی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے کیفیاتی اسباب میں فضا یا ماحول میں سرد رطوبات کی کثرت پائی جاتی ہے مثلاً کولڈ ائرکنڈیشنڈ کمروں میں بیٹھے رہنا۔ گیلی جگہ پر زیادہ دیر لیٹنا۔ دھوبی گھاٹ میں زیادہ دیر کپڑے دھونا۔ خاص کر سرد موسم میں۔ نومبر، دسمبر کے سردی تری کے مہینے۔ بائیں طرف کے فالج کے لئے ممد و معاون ہوتے ہیں روزانہ کا مشاہدہ ہے کہ بائیں طرف کا فالج اکثر انہی مہینوں میں ہوا کرتا ہے۔

مادی اسباب

بائیں طرف کے فالج کے مادی اسباب میں تر گرم سے تر سرد اغذیہ ادویہ زہریں شامل ہیں۔ مادی اسباب میں اعصابی جراثیم بھی شامل ہیں جو سرد تر اغذیہ اشیاء میں خمیر سے پیدا ہوتے ہیں۔

اسی طرح آتشک، جذام، چیچک وغیرہ متعدی بیماریوں کے زہر دوران کے جراثیم بھی بائیں طرف کے فالج کا سبب بن سکتے ہیں۔ جن علاقوں کے قریب ہائیڈروجن بم کے تجربات کئے جاتے ہیں۔ وہاں کے لوگ فضا کے مکدر ہونے سے بہت کثرت سے بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں اسی طرح شور اور سیم زدہ علاقوں کے لوگ بھی اکثر بائیں طرف کے فالج میں مبتلا ہوتے ہیں۔

اصول علاج

بائیں طرف کا فالج چونکہ اعصاب و دماغ میں دورانِ خون کی زیادتی اور تسکین قلب سے ہوتا ہے لہذا قانون مفرد اعضاء کے مطابق قلب و عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کر کے دورانِ خون لانا ہوگا۔

تشخیص

جب بائیں طرف کے فالج کا مریض آئے تو اول اس کی نبض دیکھیں جو نہایت گہری اور منخفض ہوگی۔

قارورہ سفید، نیلگوں اور زیادہ وزن میں ہوگا۔ مریض پیشاب یا خانہ اپنی مرضی سے کر سکتا ہوگا۔ مفلوج حصہ میں سوئی چبھو کر دیکھیں یا کوئی گرم سرد شے لگا کر دیکھیں مریض فوراً محسوس کرے تو سمجھ لیں کہ اعصابی تحریک کا فالج ہے۔

علاج

جب پورا یقین ہو جائے کہ واقعی اعصابی تحریک کا فالج ہے تو ہر قسم کی تدابیر اور غذا، دوا وغیرہ عضلات میں تحریک پیدا کرنے اور عضلات میں خون کا دباؤ بڑھانے کے لئے دیں۔ جتنی جلدی آپ کریں گے اتنی جلدی فالج کا مریض تندرست ہوگا۔

اگر فالج کا سبب نفسیاتی اسباب ہوں تو اس کے اضافہ کے لئے مریض کی رہائش کی جگہ تبدیل کر دیں۔ خصوصاً گھریلو جھگڑوں وغیرہ کی صورت میں۔

اگر ماحول یا موسم سرد ہو تو مریض کو خشک اور گرم ماحول میں لے جائیں۔ کپڑے گرم اور چارپائی کے نیچے بھی آگ سے حرارت پہنچائیں۔ فوراً مریض آرام محسوس کرے گا۔

مادی اسباب میں جو سبب معلوم ہو اسے پہلے روک دیں مثلاً مفلوج کوئی نشہ آور چیز کا استعمال تو نہیں کرتا۔ روزانہ کی مریض کی غذا پوچھیں جو سرد تر غذا کھاتا ہو اسے بھی روک دیں۔ مریض کو مرض کی شدت خفت کے تحت دوا تجویز کریں مثلاً اگر معمولی فالجی کیفیت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین یا تریاق دیں اگر فالج مکمل طور پر پڑ چکا ہو تو عضلاتی غدی ملین قبض ہو تو عضلاتی غدی مسہل کھلائیں۔ ضرورت محسوس کریں تو تریاق اکسیر بھی دے سکتے ہیں۔

یٰسین دواخانہ کے مشہور و معروف درج ذیل نسخے بھی نہایت مفید و موثر ہیں۔

ھوالشافی

حب مقوی خاص

مرچ سرخ ۱۲ حصے، رائی ۱۲ حصے کشتہ کچلہ ۴ حصہ کشتہ فولاد ۴ حصہ سنکھیا ۱/۴ حصہ۔

تمام ادویہ کوٹ کر باریک کر کے حب بقدر نخود بنالیں اور ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔

هوالشافی

حب صابر حنظل، گندھک آملہ سار، رائی ہر ایک ہم وزن تمام ادویہ کوٹ کر باریک کر کے حب بقدر نخود تیار کریں۔

هوالشافی

حب فالج جمالگوٹہ ایک حصہ شنگرف ۲ حصہ کشتہ کچلہ ۴ حصہ رائی ۸ حصہ۔

تمام ادویہ کو باریک کر کے حب بقدر باجرہ تیار کریں۔ ضرورت کے وقت استعمال کریں مندرجہ بالا تینوں نسخے بنا کر بائیں طرف کے فالج کے لئے بے حد مفید ہیں۔

اگر مریض کو قبض نہ ہو تو حب فالج دن میں تین بار دیں اگر قبض بھی ہو تو حب صابر بھی ساتھ دیں۔ انشاء اللہ لمحہ بہ لمحہ مریض کی حالت درست ہوتی جائے گی۔

غذا صبح :- دو انڈے آنا بیسن لے کر مرچ مصالحہ ملا کر ٹکی بنا کر کھلائیں یا مربہ آملہ یا مربہ سیب وغیرہ کھلائیں یا کشمش چھوہارے ملا کر بھی کھلا سکتے ہیں۔

دوپہر : کوئی گوشت، کوئی ساگ، کوئی اچار، پکوڑے ٹماٹر، دہی بھلے، آلو چھولے ودیگر گوشت چنے، باجرہ یا مکئی کی روٹی کھلائیں۔

پھلوں میں سیب ترش آم وغیرہ کھلا سکتے ہیں اگر مریض کنو، مالٹے وغیرہ پسند کرے تو ان کا پانی نکال کر قہوہ میں ابال کر پلائیں یا انہیں کھلا کر قہوہ لونگ دار چینی پلائیں۔

فالج اسفل مشہور نام نچلے دھڑ کا فالج طبی نام فالج اسفل ڈاکٹری نام پیراپلیجیا۔

تعارف : فالج اسفل میں ناف سے نیچے انتڑیاں، گردے، مثانہ اور دونوں ٹانگیں

بے حس و حرکت ہو جانا اور کسی قسم کی حرکت نہ کر سکنا۔ فالج اسفل کہلاتا ہے۔
۲۔ فالج کے معنی نصف اور اسفل کے معنی نچلے جس کے معنی ہوئے انسانی جسم کے نچلے حصہ کا بے حس و حرکت ہو جانا ہے۔

تحریک فالج اسفل عضلاتی غدی تحریک سے ہوتا ہے۔

علامات فالج اسفل کے مریض کی دونوں ٹانگیں بے حس و حرکت ہو جاتی ہیں انہیں مریض خود کسی قسم کی حرکت نہیں کرا سکتا۔ مریض اپنے ہاتھوں سے ٹانگ اٹھا کر رکھتا یا دوسرا شخص ادھر اُدھر کرتا ہے۔

مریض کے مفلوج حصہ سے اگر گوشت وغیرہ کاٹا جائے یا سوئی وغیرہ چبوئی جائے تو مریض کو کسی قسم کی تکلیف کا احساس نہیں ہوتا۔

گردے پیشاب برائے نام بناتے ہیں مثانہ مفلوج ہونے کی وجہ سے پیشاب خارج نہیں کر سکتا یہی حال انتڑیوں کا ہوتا ہے۔ انتڑیوں کے کام چھوڑنے کی وجہ سے پاخانہ بند ہو جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ شدید حالتوں میں مریض کا پیشاب پاخانہ ایضاً وغیرہ خود نکالنا پڑتا ہے۔

پیشاب کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے اور پاخانہ سیاہی مائل سدوں کی شکل میں ہوتا ہے۔ نبض عظیم حرکت میں بہت تیز ہوتی ہے بعض دفعہ اختلاجِ قلب کی صورت بھی پیدا ہو جاتی ہے۔

چونکہ مریض ٹانگوں کے حرکت نہ کر سکنے سے کروٹ نہیں بدل سکتا بلکہ چت لیٹا رہتا ہے اس لئے اکثر مریضوں کی کمر اور پیٹھ کندھوں پر لاگے۔ (بیڈ سور) پڑ جاتے ہیں۔

اصولِ علاج چونکہ فالج اسفل کی تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ دورانِ خون کا دباؤ قلب و عضلات میں زیادہ ہوتا ہے لہذا فالج اسفل

کے علاج کے لئے قانون مفرد اعضا کا اصول علاج یہ ہوگا۔ کہ دورانِ خون قلب و عضلات سے جگر و غدد میں کر دیا جائے اس مقصد کے لئے ہمیں ایسی تدبیر اختیار کرنی پڑیں گی جن سے موجودہ اسباب رفع ہو سکیں چاہے اسباب مادی ہوں یا نفسیاتی یا کیفیاتی

تشخیص فالج اسفل کے مریض کو دیکھتے ہی دوا غذا تجویز نہیں کر دینی چاہیے بلکہ تشخیص مکمل کرنے کے لئے مریض کی نبض قارورہ اور اس کی بیان کردہ حقیقت کے تحت علاج تجویز کریں۔ ایسے مریض کی نبض منتشر اور کلائی کے اوپر بعیر و باؤ محسوس ہوگی۔ رفتار اتنی تیز ہوگی کہ جتنی بخار میں ہوتی ہے ہو سکتا ہے کہ مریض کو اختلاج قلب کی شکایت بھی ہو۔ قبض شدید ہوگی۔ پیشاب پاخانہ بند ہوگا۔ اگر پیشاب پاخانہ پر کنٹرول ہو تو علاج جلد کامیاب ہوگا۔

علاج فالج اسفل کے مریض کا بغور معائنہ کرنے کے بعد فالج کے اسباب پر غور کریں کہ آیا مریض کسی نفسیاتی جذبہ سے تو مفلوج نہیں ہوا اس کا پتہ مریض کے لواحقین سے چل جائے گا۔ اگر مریض تصدیق کر دے تو اور بھی بہتر ہوگا۔ ایسی صورت میں مریض کو ذہنی سکون دلانے کی کوشش کریں اگر گھریلو جھگڑے اس کا سبب ہوں تو مریض کو کسی دوسری جگہ رہنے کی ہدایت کریں۔ اگر کیفیاتی اسباب ہوں تو مریض کو ایسے ماحول میں لے جائیں جہاں کا ماحول مرطوب ہو۔ یعنی گرم تر ماحول ہو۔ اگر نزدیک باغ یا صحت افزا مقام ہو تو جس کمرہ میں مریض کو رکھا جائے اس میں تازہ ہوا اور روشنی کے لئے روشندان ہو۔ کمرہ میں ریت پھیلا کر پانی چھڑک دینا چاہیے جس سے ماحول خشکی اور گرمی سے محفوظ ہوتا رہے گا۔ مریض فوراً آرام محسوس کرے گا۔

اگر مادی اسباب ہوں تو انہیں تلاش کر کے دفع کرنے کی کوشش کریں۔ مثلاً اگر مریض شراب، بھنگ، چرس، تمباکو کا عادی ہو تو نہ صرف ایسی چیز کو بند کر دیں۔ بلکہ اس کا تریاق بھی کھلائیں تاکہ جلد آرام کی صورت پیدا ہو۔ اگر کوئی خاص غذا اس کا سبب ہو تو اس

کی جگہ نئی غذا تجویز کریں خاص کر گوشت انڈوں سے منع کریں۔

نسخہ جات

فالج اسفل کے لئے قانون مفرد اعضا کے فارماکوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخے ضرورت کے مطابق استعمال کئے جاسکتے ہیں۔

اگر حرارت و صفرا کی کمی محسوس کریں تو غدی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کے لئے غذا دوا دیں۔ اگر صفرا کافی مقدار میں معلوم ہو تو غدی اعصابی ملین قبض ہو تو ملین غدی اعصابی کھلائیں۔ اشد ضرورت ہو تو اکسیر تریاق غدی اعصابی استعمال کر سکتے ہیں۔

مالش

روغن زیتون اور کسٹرائل ملا کر مالش کریں۔

نوٹ: ہر فالج میں جس تحریک کی اغذیہ کھلائیں اسی تحریک کے روغن سے مالش بھی کرا سکتے ہیں۔

مالش کہاں کی جائے؟

مالش کہاں کی جائے یہ سوال مریض کے وارث ہر معالج سے پوچھتے ہیں۔ وہ یہ سوال اس لئے پوچھتے ہیں کہ انہیں یہ پتہ چل جائے کہ مالش مفلوج حصہ پر کی جائے یا تمام جسم پر کی جائے عام طور پر معالج حضرات جن میں ڈاکٹر حضرات بھی شامل ہیں وہ مالش کی ہدایت مفلوج حصہ پر کرنے کے لئے کہتے ہیں جو صحیح نہیں ہے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی رائے

جب یہ حقیقت ہے کہ اعصابی تحریک کا فالج بائیں طرف ہوتا ہے علاج کے لئے قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دوا اور ہر وہ تدبیر اختیار کرنی پڑے گی جس سے دائیں طرف کے عضلات تیز ہوں کیونکہ اعصابی تحریک کے مقابلہ میں تسکین دائیں طرف کے عضلات میں ہے۔

چونکہ ہم دائیں طرف کے عضلات میں تحریک و تیزی پیدا کرنا چاہتے ہیں لہذا جہاں
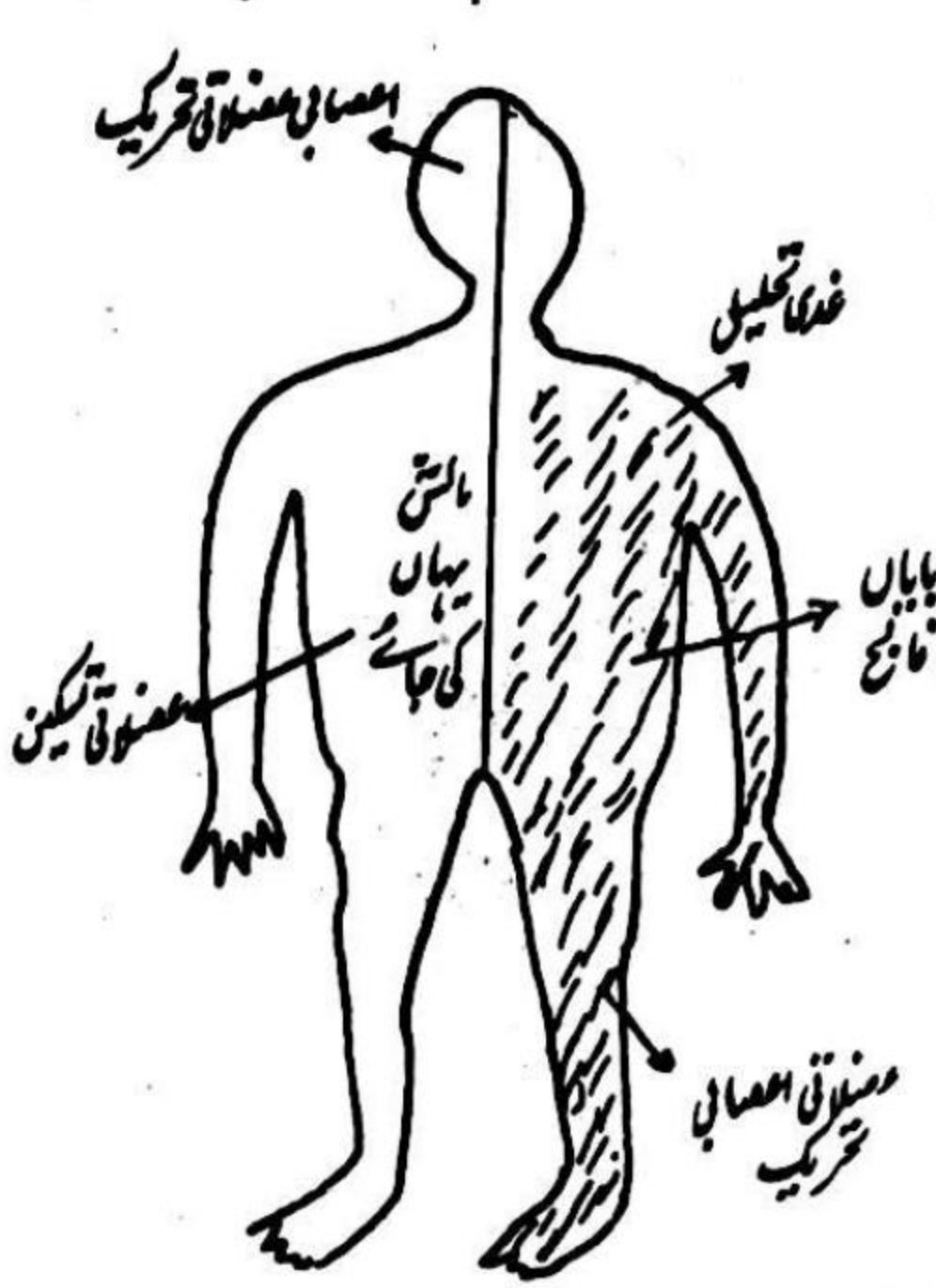
ہم غذا دوا دائیں طرف کے عضلات کو تحریک دینے کے لئے تجویز کریں گے۔ وہاں ہم مالش بھی دائیں طرف دائیں کندھا بازو سالم بائیں ٹانگ اور سینہ وغیرہ پر کرنے کی ہدایت کریں گے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی رائے کے مطابق بائیں طرف کے فالج میں کسی عضلاتی روغن کی مالش بائیں طرف مفلوج حصہ میں اتنی مفید نہیں رہے گی۔ جتنی دائیں طرف ہوگی جس کی وجہ یہ ہے کہ اگر بائیں طرف عضلاتی روغن سے مالش کی جائے گی تو دوران خون قلب میں یکدم بڑھ جائے گا جس سے مریض کو آرام آنے کی بجائے تکلیف ہوگی کیونکہ دوران خون کا دباؤ ہمیشہ حیاتی اعضا کی بجائے ان کے ماتحت اعضا میں رہتا ہے اگر ایسا نہ ہو یا کسی خرابی یا تحریک کی شدت سے کسی حیاتی عضو میں چلا جائے تو اس میں ورم ہو کر درد ہونے لگتا ہے درد جگر درد دل وغیرہ۔ جگر و دل میں اجتماع خون سے ہی ہوا کرتا ہے۔

ماہرین قانون مفرد اعضا کی مندرجہ بالا رائے پر تحقیقات جاری ہے جس کے نتائج نہایت حوصلہ افزا نکل رہے ہیں۔

فالج اسفل کے مریض کی چونکہ عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے علاج کے لئے غدد

میں تحریک ہوگی جس کے لئے غذا دوا غدی اعصابی دینی ہوگی مالش بائیں چہرہ اور بائیں سینہ میں کرنی زیادہ مفید ہوگی۔

غذا فالج اسفل کے مریض کی غذا گرم خشک سے گرم تر ہے لہذا ایسے مریض کو اس قسم کی غذا کھلائیں۔

صبح: مغز بادام چینی گھی ہم وزن حلوہ بنا کر کھلائیں، مکھن بادام بھی کھلا سکتے ہیں شہد خالص بھی کھلا سکتے ہیں پانی بھی شہد سے میٹھا کر کے پلا سکتے ہیں۔

مربہ گاجر یا مربہ ادرک مریض کی حسب منشا کھلا سکتے ہیں انڈے کا حلوہ اگر مریض پسند کرے تو دے سکتے ہیں۔

دوپہر: سبزی کا گوشت خصوصاً بکرے کا گوشت شلغم، میتھی کا ساگ، مونگرے، گاجر، مولی کا سالن سا مرچ ملا کر کھلائیں۔ پھلوں میں امرود، کیلا، شہتوت اور کھجور۔

لقوہ

اردو نام لقوہ طبی نام لقویٰ

انگریزی نام فےشل پریلے سس FACIAL PARALYSIS

تعریف لقوہ کے اصل معنی عقاب کے ہیں چونکہ عقاب جب بیٹھتا ہے تو اس کا منہ دائیں طرف ٹیڑھا ہو جاتا ہے اسی نسبت سے جب انسان کا منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو اسے لقوہ کہتے ہیں۔

اکثر چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا نہیں ہوتا اگر بائیں طرف چہرہ ٹیڑھا ہو جائے تو بائیں طرف کا فالج بھی ضرور ہوگا۔

اسباب لقوہ اور ایک اہم راز دیکھنے سے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ چہرہ بائیں طرف ٹیڑھا ہو جائے یا

دائیں طرف دونوں کے ایک ہی قسم کے اسباب ہوں گے لیکن قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق ایسا نہیں ہے بلکہ جس طرح دائیں یا بائیں فالج کی ماہیت و اسباب میں فرق ہے ویسا ہی دائیں یا بائیں لقوہ میں ہے۔

لقوہ بغیر فالج کے ہو یا فالج کے ساتھ دونوں کے اسباب ایک دوسرے سے مختلف ہوں گے مثلاً بائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو غدی اعصابی تحریک ہوگی اس کے برعکس دائیں طرف چہرہ مڑ جائے تو اعصابی عضلاتی تحریک ہوگی۔

بائیں طرف کے لقوہ کے اسباب

تر سرد موسم، تر سرد اشیاء اغذیہ ادویہ، نزلہ زکام، آتشک ہنچریاں درد دانت، کیڑے وغیرہ ایسے اسباب ہیں جن سے بائیں طرف کا لقوہ ہوتا ہے۔ اعصاب و دماغ میں تحریک و تیزی ہوتی ہے۔

علامات

جیسا کہ لقوہ کی تعریف میں بھی لکھ چکا ہوں کہ بائیں طرف لقوہ نہیں ہوتا بلکہ جب بھی لقوہ ہوگا۔ بائیں طرف کا فالج بھی ساتھ ہوگا۔ چونکہ بائیں طرف کا چہرہ مفلوج ہوتا ہے لہذا مریض کا منہ دائیں طرف کھچ جاتا ہے بائیں آنکھ بند کرنے سے بند نہیں ہوتی مریض کی آنکھ سوتے ہوئے بھی کھلی رہتی ہے نیچے کا جبڑا دائیں طرف کھیچ جانے کی وجہ سے نیچے کا لب بھی دائیں طرف کھچ جاتا ہے جس سے نہ مریض سیٹی بجا سکتا ہے نہ پھونک مار سکتا ہے نہ ہی پ پ اور ف ادا کر سکتا ہے ساتھ بائیں طرف فالج بھی ہو تو ہاتھ پاؤں وغیرہ بھی حرکت نہیں کر سکتے دل کمزور ناتواں ہوتا ہے بلکہ مریض دل ڈوبنے کی شکایت کرتا ہے۔ پیشاب سفید ہوتا ہے۔

اصولِ علاج

چونکہ بائیں طرف کا فالج اعصابی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے۔ اس لئے ہم قلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے غذا دوا اور تدابیر کریں گے۔

علاج غلب و عضلات کو تحریک دینے کے لئے فارما کوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی تمام مجربات ضرورت کے مطابق استعمال کریں۔ ابتدائی صورت ہو تو عضلاتی اعصابی ملین قبض ہو تو ساتھ عضلاتی اعصابی مسہل کھلائیں اگر بے خوابی اور بے چینی زیادہ ہو تو اکسیر و تریاق عضلاتی اعصابی کھلا سکتے ہیں اگر شدید ضعف ہو تو ساتھ بائیں طرف کا فالج بھی ہو تو عضلاتی غدی ملین مسہل کھلائیں۔ ضرورت کے مطابق عضلاتی غدی اکسیر یا تریاق بھی کھلا سکتے ہیں۔

غذا لقوی کے مریض کو عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی غذائیں مفید ہیں البعلی غذا شدید نقصان دہ ہے۔ مرغ یا بیٹر یا کبوتر کا گوشت ضرور کھلائیں روٹی بیسنی کھلائیں اللہ تعالی شفا دیگا۔

لقوہ دائیں طرف **تعریف:** دائیں طرف کے فالج میں دائیں طرف کے عضلات شدید تحلیل کی وجہ سے مفلوج ہو جاتے ہیں جس سے چہرہ بائیں طرف کو کھچ جاتا ہے۔

تحریک جب چہرہ بائیں طرف کو کھچ جائے تو اس وقت دائیں طرف کے عضلات شدید مفلوج ہوتے ہیں یعنی اس وقت غدی اعصابی تحریک شدید ہوتی ہے جس سے بائیں طرف کے عضلات چہرے کو اپنی طرف کھینچ لیتے ہیں۔ اگر ساتھ فالج ہو تو مریض کا دایاں بازو اور مکمل ٹانگ بھی عضلاتی تحلیل کی وجہ سے حس و حرکت بند کر چکی ہوتی ہے۔

اسباب دائیں طرف کے لقوہ کے وہ سب اسباب ہوتے ہیں جو دائیں فالج کے ہوتے ہیں لہذا طوالت کے خوف سے نہیں لکھ رہا اس کے اسباب دائیں فالج کے اسباب کو ذہن نشین کر لیں۔

علامات دائیں لقوہ کے مریض کا چہرہ بائیں طرف کھچ چکا ہوتا ہے دائیں آنکھ

کمی رہتی ہے نہ مریض صحیح بول سکتا ہے نہ پانی پہلے کی طرح آسانی سے پی سکتا ہے۔ چونکہ غدی تحریک ہوتی ہے لہذا غدی تحریک کی تمام علامات پائی جاتی ہیں پیشاب زردی مائل ہوتا ہے۔ نبض سست اور گھبراہٹ ہوتی ہے۔

اصولِ علاج

چونکہ دائیں طرف کے لقوہ کے مریض کی تحریک غدی اعصابی ہوتی ہے اس لئے اعصابی غدی یا اعصابی عضلاتی تحریک پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ رطوبات کی کمی پوری کرنے کی بھی کوشش کریں جونہی حرارت ورطوبات کا اعتدال قائم ہوگا آرام آجائے گا۔

علاج

اگر حرارت کی زیادتی ہو تو اوّل اعصابی غدی ملین یا مسہل کھلائیں۔ اگر اماس وغیرہ ہو تو بھی ٹھیک اگر رطوبات کی شدید کمی ہو تو اعصابی عضلاتی ملین یا مسہل کھلائیں گھبراہٹ شدید میں بھی اعصابی عضلاتی مفید ہے۔ اعصابی غدی روغن کی مالش کرا سکتے ہیں۔

غذا

اعصابی تحریک کی میٹھی اور پھیکی اغذیہ زیادہ کھلائیں ترش اور پھیکی اشیا سے پرہیز کرائیں۔

التماس

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ تعارف نظریہ مفرد اعضاء کے پہلے ایڈیشن کو پاک وہند کے تمام اطبائے کرام نے نہ صرف پسند کیا ہے بلکہ نوآموز طالب علموں کو کتاب ہذا پڑھنے کی سفارش بھی کی ہے اب بھی سابقہ روایات کے مطابق یہ ایڈیشن خصوصی ترمیم و اضافہ کے ساتھ اسے دوبارہ شائع کیا جا رہا ہے۔ اس ایڈیشن کی قیمت میں مجبوراً اضافہ کرنا پڑا ہے۔ کیونکہ کاغذ اور طباعت کے نرخ کئی گنا بڑھ گئے ہیں اس لئے دوستوں سے التماس ہے کہ وہ ہماری اس مجبوری کو محسوس نہیں کرینگے

لنگڑی کا درد

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لنگڑی کا درد۔ ریگن	عرق النساء	شیاٹیکا SCIATICA

تعارف یہ درد کولہے کے جوڑ سے شروع ہو کر ٹانگ کے بیرونی رُخ پاؤں کے انگوٹھا تک چلا جاتا ہے۔ فرنگی طب میں اس درد کو وجع المفاصل کہتے ہیں۔ جو درست نہیں ہے۔

یاد رکھیں نساء نام ہے ایک رگ کا جو سرین سے لیکر ٹخنے تک جاتی ہے۔ چونکہ اس درد کا اظہار اس رگ میں ہوتا ہے لہذا اس درد کو اسی نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

لیکن یہ درد کسی رگ میں نہیں ہوتا۔ بلکہ پیٹرو کے بڑے عقب میں ہوا کرتا ہے جسے ڈاکٹری میں شیاٹیکا نرو کہتے ہیں۔

اکثر تو یہ درد ایک ہی ٹانگ میں ہوا کرتا ہے لیکن کبھی دونوں ٹانگوں میں بھی ہو جایا کرتا ہے۔

قانون مفرد اعضا اور لنگڑی کا درد

قانون مفرد اعضا کی تحقیقات کے مطابق یہ درد گردوں کے نقص کی وجہ سے ہوا کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر دو طرف مختلف صورت ہوتی ہے اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو تحریک عضلاتی غدی ہوتی ہے اور بائیں طرف ہو تو اعصابی غدی ہوتی ہے۔

اسباب بائیں طرف ہو تو یہ کثرت جماع۔ کثرت شراب خوری۔ قوت باہ بڑھانے والی ادویہ جن میں شنگرف۔ پارہ۔ سنکھیا شراب

خانہ خراب۔ چٹ پٹی مصالحہ دار غذائیں جن میں شنگرف۔ کباب۔ بھنے گوشت انڈے وغیرہ اس کا سبب ہوتے ہیں

اگر بائیں طرف درد ہو تو کثرت بول۔ پاخانے بار بار آنا۔ سرد یا مرطوب جگہ پر بیٹھنا۔ حرام مغز یا پشت کے مہروں پر چوٹ لگنا۔ وجع المفاصل بلغمی وغیرہ اس کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات

سرین کے نیچے ٹانگ کی پچھلی طرف یہ درد شروع ہو کر گھٹنے کے پچھلی طرف ٹانگ میں ہوتا ہے نیز ٹخنے کے قریب سے گذر کر انگوٹھے تک محسوس ہوتا ہے۔ درد کبھی آہستہ کبھی یک لخت شروع ہو جاتا ہے چند لمحوں میں ہی ناقابل برداشت ہو جاتا ہے۔ اکثر دردوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

مریض لنگڑا کر چلتا ہے۔ اسی نسبت سے اسے لنگڑی کا درد کہتے ہیں۔

علاج

اگر درد دائیں ٹانگ میں ہو تو پھر بھی مزید تحقیق کر لیں کہ واقعی درد عضلاتی غدی تحریک کی وجہ سے ہے جس کی شناخت یہ ہے کہ درد کے دوران پیشاب سرخ زردی مائل آتا ہوگا۔ گرمی کے وقت (دن) درد زیادہ ہوتا ہوگا۔ پیشاب تھوڑا اور جلن سے آتا ہوگا۔ دل درد کے دورہ کے دوران شدید دھڑکتا ہوگا۔

اگر عضلاتی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو غدی اعصابی غذا دوا دیں اللہ شفا دیگا۔

نسخہ جات

قانون مفرد اعضاء کے فارما کوپیا کے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی نسخہ جات فوری فائدہ مند ہیں۔ ضرورت کے مطابق ملین مسہل اور تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

یہ نسخہ بھی مفید ہے۔

ھوالشافی: اکسیر جدید۔ حب شفا اور اعصابی غدی تریاق معجون سورنجاں ہمراہ عرق

سونف دن میں تین بار
تفصیل نسخہ درج ذیل ہے۔

اکسیر جدید

ھوالشافی دارچینیا۔ رسکپور۔ ہڑتال ورقیہ۔ پارہ۔ گندھک آملہ سار
۱۰ گرام ۱۰ گرام ۱۰ گرام ۱۰ گرام ۵۰ گرام
اجوائن دیسی آب مولی باکچی
۲۰۰ گرام ایک کلو ۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری پہلے پارہ اور گندھک کی کجلی بنا لیں پھر پہلی تینوں چیزیں ملا کر مولی کے پانی سے خوب کھرل کریں بعد میں آخری دوائیں الگ پیس کر ملا لیں۔

مقدار خوراک حب بقدر نخود دن میں تین بار

حب شفا

ھوالشافی مندل سفید چھوٹی چندن دھنیا گل سرخ میٹھا تیلیہ
۴۰ گرام ۳۰ گرام ۴۰ گرام ۴۰ گرام ۱۰ گرام
اجوائن خراسانی ۲۰ گرام
پہلے میٹھا تیلیہ پیش لیں پھر اجوائن خراسانی ملا کر پیسیں بعد میں دوسری اشیاء الگ پیس کر ملا لیں

مقدار خوراک حب بقدر جنگلی بیر۔ دن میں تین بار

اعصابی غدی تریاق

ھوالشافی آک کا دودھ ۔ ہلدی ۔ سہاگہ ۔ نوشادر ٹھیکری قلمی شورہ ہم وزن

ترکیب تیاری دودھ آک کے سوا تمام ادویہ باریک کرلیں پھر آک کا دودھ ملاکر توے پر خشک کریں ۔

مقدار خوراک حب بقدر نخود بنالیں ۔ دن میں تین بار

اگر لنگڑی کا درد بائیں طرف ہو اور اعصابی غدی تحریک تصدیق ہو جائے تو قانون مفرد اعضاء کے فارماکوپیا کے عضلاتی اعصابی سے عضلاتی غدی نسخہ جات ضرورت کے مطابق کھلائیں ۔ یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں ۔

حب مقوی خاص

ھوالشافی

مرچ سرخ	ناریل	سنکھیا	کشتہ کچلہ	کشتہ فولاد
۱۲ حصہ	۱۲ حصہ	۱ حصہ	۴ حصہ	۶ حصہ

سب ادویہ کو باریک کرکے محفوظ کرلیں حب بقدر نخود بنا کر دن میں تین بار

حب صابر

ھوالشافی

گندھک آملہ سار	شحم حنظل	مصبر
۴ حصہ	ایک حصہ	ایک حصہ

حب بقدر نخود تیار کرلیں ایک ایک گولی دن میں تین بار

رعشہ

اردو نام	طبی نام	ڈاکٹری نام
لرزہ ۔ رعشہ	رعشہ ارتعاش کوریا	CHOREA

تعارف جسم کے کسی حصہ خصوصاً ہاتھ پاؤں کا کانپنا یا بغیر ارادہ کے حرکت کرنا رعشہ کہلاتا ہے اس میں جسم کے ایک یا دونوں جانب کے ہاتھ پاؤں کے اختیاری عضلات میں غیر منتظم حرکات شروع ہو جاتی ہیں بعض دفعہ چہرہ اور جسم کے تمام عضلات حرکت کرنے لگتے ہیں جب مریض سو جاتا ہے تو پھر یہ علامات غائب ہو جاتی ہیں ۔

اسباب یہ تکلیف اکثر ۶ سے ۱۶ برس کی عمر میں ہوا کرتا ہے خصوصاً نوجوان لڑکیوں کے حیض کی خرابی سے ہوا کرتا ہے لیکن کبھی جوان بوڑھے اشخاص بھی اس میں مبتلا ہو جاتے ہیں ۔ اکثر عصبی مزاج والے والدین یا باؤگولا والی عورت کی اولاد اس تکلیف میں زیادہ مبتلا ہوا کرتی ہے ۔

وجع المفاصل کمی خون ۔ رطوبات کی کثرت ۔ دماغ پر چوٹ لگنا ۔ خوف اور ندامت کے جذبات بھی اس کا باعث بن جاتے ہیں ۔

دراصل یہ سکتہ کی ابتدائی علامت ہے اس میں قوت حرکات مکمل طور پر ختم نہیں ہوا کرتی ۔ نامکمل قوت حرکت کی خرابی سے عمل اور رد عمل جاری رہتا ہے ۔ جسے ہم رعشہ کہہ دیا کرتے ہیں ۔

جسم میں تیزابیت ۔ ترشی کی زیادتی ۔ خشکی گرمی بڑھ کر دل کے فعل کو مشینی طور پر تیز کر دیتی ہے جس سے حرکتی اعضا ہاتھ پاؤں ، سر وغیرہ میں رعشہ کی علامت پیدا ہو جاتی ہے ۔ قانون مفرد اعضاء میں غیر ارادی عضلات میں تحریک و سوزش ہوتی ہے ۔ اور عضلاتی غدی تحریک کا مظہر کہلاتی ہے ۔

علامات جب رعشہ خفیف ہوتا ہے تو مریض چلنے پھرنے میں لڑکھڑاتا ہے اگر کوئی چیز پکڑنا چاہتا ہے تو ہاتھ کانپنے لگتا ہے۔

شدید حالت سے پہلے چہرے کے عضلات پھڑکنے لگتے ہیں خود بخود عجیب قسم کی حرکت کرتے ہیں۔ مریض کھڑے ہوتے وقت لڑکھڑاتا ہے جب اسے زبان باہر نکالنے کو کہیں تو یکدم باہر نکالنے کے بعد اندر لے جاتا ہے کھانا کھاتے وقت نوالہ منہ میں جانے کے اس کے سر پر چلا جاتا ہے سونے کی حالت میں تمام تکالیف ختم ہو جاتی ہیں لیکن اگر خواب آ جائے تو رعشہ کی تمام تکالیف ہونے لگتی ہیں۔
آنکھیں اِدھر اُدھر پھرتی ہیں۔ مریض دانت پیستا ہے کبھی زبان دانتوں کے نیچے آکر کٹ جاتی ہے۔ شدید حالت میں کھانا پینا۔ بولنا دشوار ہو جاتا ہے آخرکار مریض ارادے سے کوئی کام نہیں کر سکتا

انجام عموماً یہ تکلیف ۱½، ۲ (ڈیڑھ یا دو ماہ) رہتی ہے اگر تین ماہ گذر جائیں تو مزمن صورت اختیار کر لیتی ہے۔

علاج چونکہ شدید عضلاتی غدی تحریک ہوتی ہے اس لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت اس کا علاج غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ سے کرنا چاہیے" تاکہ مشینی عضلات میں تحلیل واقع ہو کر ان کی سوزش رفع ہو جائے اور ارادی عضلات کو اپنا کام کرنے کا موقع مل سکے۔
اگر عورت کو یہ تکلیف ہو تو مزاج کے مطابق خون کی دو تین بوتلیں لگا دیں جس سے خون کی کمی پوری ہو جائے اگر اس کا سبب حمل ہو تو حمل ساقط کرا دیں۔
اگر قبض ہو تو غدی اعصابی مسہل دیں اگر مریض چٹ پٹی اور تیز مصالحہ دار اغذیہ کھانے کا عادی ہو تو انہیں روک دیں۔ مثلاً کباب انڈے۔ مچھلی۔ بھنے ہوئے اور روسٹ کئے ہوئے گوشت روک دیں۔ کھانے کے لئے ساگ۔ مولی۔ شلغم

گاجر۔ مونگھرے کھانے کی ہدایت کریں۔ حلوہ گندم۔ حلوہ بادام۔ حلوہ گاجر خاص طور پر مفید ہیں۔

نوٹ: مریض کو زیادہ سے زیادہ آرام کرائیں نیند کے لئے خصوصاً دوائیں دیں۔ حب شفا۔ اعصابی غذی تریاق اور خیساندہ اسطخودوس رعشہ کے لئے مفید ہے حب شفا اور اعصابی غذی تریاق کے نسخہ جات لنگڑی کے درد کے مضمون میں لکھ چکا ہوں۔

خیساندہ اسطخودوس

اسطخودوس	چھوٹی چندن	دھنیا	سناکی
۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ	۶ ماشہ

ترکیب تیاری: رات کو ۱۰۰ گرام پانی میں بھگو دیں۔ صبح شام چھان کر پلا دیں۔ ابالنے یا رگڑنے کی ضرورت نہیں۔

برائے مالش

ھوالشافی

متھا تیلیا	اجوائن خراسانی	آب برگ آک
۱۰ گرام	۲۰ گرام	۱۰۰ گرام

آب برگ دھتورہ	تیل سرسوں
۱۰ گرام	۲۰۰ گرام

ترکیب تیاری: پہلے متھا تیلیا اور اجوائن خراسانی کو توڑ پھوڑ لیں پھر دوسرے پانی اور تیل ملا کر آگ پر خشک کر لیں جب تیل رہ جائے چھان کر محفوظ کر لیں۔

صبح شام سر اور حرام مغز پر مالش کریں۔ رعشہ سے متاثرہ مقامات پر بھی مالش کرائیں۔ اللہ شفا دے گا۔

تشنج یا اینٹھن

تعارف تشنج جسے کھچاؤ یا اینٹھن بھی کہتے ہیں غیر اختیاری عضلات کے جلد جلد یا بار بار اکڑاؤ اور کھچاؤ کا نتیجہ میں ظاہر ہوتے ہیں۔

اسباب سردی کی شدت۔ مرگی۔ کزاز۔ سکتہ۔ سمیت بول شراب کی کثرت اور کچلہ وغیرہ کی سمیت کے نتیجہ میں تشنجی علامات پیدا ہوجایا کرتی ہیں۔ فتور حیض نفاس اور ایام حمل میں زیادہ ہوا کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ مردوں عورتوں میں جلق کی بدعادت۔ کثرت مباشرت اور ممسک و ملذذ اور شدید جنسی جذبات کو بڑھانے والی ادویہ غیر ارادی عضلات کو اس قدر تیز کر دیتی ہیں کہ تشنج ہونے لگتا ہے۔

قانون مفرد اعضاء کے تحت تشنج یا اینٹھن قلب و عضلات کی مشینی تحریک عضلاتی غدی کا نتیجہ ہیں۔

علامات اول چہرہ سرخ زردی مائل ہوجاتا ہے کبھی نیلا بھی ہوجاتا ہے آنکھوں کے ڈھیلے اوپر کو گھوم جاتے ہیں۔ آگے پیچھے کے عضلات کھینچ کر جسم تختہ ہوجاتا ہے اگر عضلات میں سکیڑ کمر کی طرف ہو تو ٹانگیں اور کمر کی طرف مڑنا شروع ہوجاتا ہے۔ جیسا کہ کزاز میں دیکھنے میں آتا ہے اگر سامنے کے عضلات میں سکیڑ ہو تو سارا جسم سامنے کی طرف (جس طرح آدمی رکوع میں جاتا ہے) جھک جاتا ہے۔ ہاتھ پاؤں کے عضلات جلد جلد کھینچتے ہیں چہرہ کے عضلات جب کھینچتے ہیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے جیسے مریض ہنس رہا ہو۔ اکثر اینٹھن یا تشنج ہوش وحواس کی صورت میں ہوا کرتا ہے شاذ و نادر کمزور

مریض بے ہوش ہوتے ہیں۔

قانون مفرد اعضاء اور تشنج

قانون مفرد اعضاء کی تحقیقات کے مطابق یہ حقیقت مسلہ ہے کہ عضلات حرکت کے اعضا ہیں اور یہی حرارت پیدا کیا کرتے ہیں۔ جب حرارت عزیزی کی کمی ہو جاتی ہے تو طبیعت مدبرہ بدن قلب و عضلات کو تیز کر دیا کرتی ہے جس سے حرارت پیدا ہو کر تمام نقائص دور ہو جاتے ہیں لیکن بعض دفعہ اسباب ہی اس قسم کے لاحق ہو جاتے ہیں کہ قلب و عضلات کو ضرورت سے انتہائی تیز کر دیتے ہیں جس سے غیر ارادی عضلات بے قابو ہو جاتے ہیں اور تشنجی حرکات کرنے لگتے ہیں۔ اور حرارت اس قدر پیدا کرتے ہیں کہ بعض دفعہ مرنے کے کافی دیر بعد بھی سرد نہیں ہوتی۔

علاج چونکہ تشنج کا مطلب یہ ہے کہ حرارت کی پیدائش ہو رہی ہے جسم میں کوئی زہر ایسا بن گیا ہے جسے پگھلا کر طبیعت مدبرہ بدن حرارت عزیزیہ کے ذریعہ ختم کرنا چاہتی ہے۔

لہٰذا ڈاکٹروں کی طرح مریض کے سر پر برف کی ٹوپیاں نہ رکھیں یا برف کے پانی سے کپڑا تر کر کے سر پر رکھیں اس طرح مریض کے مر جانے کا خطرہ ہوتا ہے۔

لہٰذا جس قسم کا بھی علاج کریں اس کا مقصد جسم میں حرارت عزیزی پیدا کرنا ہو تاکہ عضلاتی سوزش ختم ہو اس مقصد کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی غذا دوا دیں انشاءاللہ جلد آرام آجائے گا۔

حرارت عزیزی پیدا کرنے کے لئے غدی عضلاتی سے غدی اعصابی اغذیہ ادویہ دینی ہوں گی۔ شدید حالتوں میں اکسیر، تریاق اور شدید مسہل استعمال کر کے مریض کو موت کے منہ سے بچا سکتے ہیں۔

یہ نسخہ جات بھی مفید ہیں۔

ھوالشافی جند بدستر شنگرف نمک زنجبیل
احصّہ احصّہ ۴حصّہ ۴حصّہ

سب کو پیس کر ۵ ، ۵ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ قہوہ اجوائن دیسی کھلائیں۔

ھوالشافی اسطوخودوس الماس سنا مکی اجوائن خراسانی
چھوٹی چندن ہرایک ہم وزن

سب کو پیس کر ۲ ، ۲ گرام صبح دوپہر شام ہمراہ عرق سونف کھلائیں اللہ شفا دے گا۔

حب شفا

ھوالشافی مٹھا تیلیا اجوائن خراسانی گل سرخ صندل سفید
۱۰ گرام ۲۰ گرام ۴۰ گرام ۴۰ گرام

چھوٹی چندن دھنیا
۳۰ گرام ۴۰ گرام

سب ادویہ کو باریک کر کے جنگلی بیر کے برابر گولیاں بنالیں ایک ایک گولی صبح دوپہر شام ہمراہ تازہ پانی یا دودھ سے دیں اللہ شفا دے گا۔

اختناق الرحم یا باؤ گولا

تعارف اسے رحم کا گھٹ جانا بھی کہتے ہیں جس میں مریضہ کو ایک دورہ سا پڑ جاتا ہے جس سے دم گھٹ کر غشی کی صورت پیدا ہوجاتی ہے۔ جب مریضہ کو ہوش آتی ہے تو وہ کہتی ہے کہ اس کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گولا سا گلے کی طرف چڑھتا ہے۔

اس کے متعلق فرنگی طب کی تحقیق ہے کہ یہ عصبی بیماری ہے یا پیٹ میں ہوا کا گولا بن جاتا ہے یا منی کی زیادتی سے شہوانی جذبات بڑھ جاتا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ رحم کے عضلات میں تحریک بڑھ جاتی ہے اس تحریک شدید سے رحم کے عضلات میں شدید تشنج پیدا ہو جاتا ہے جس کا اثر معدہ قلب اور پھیپھڑوں کے ساتھ گلے تک پہنچتا ہے جس سے سانس کی آمد میں رکاوٹ پیدا ہو جاتی ہے اور پھر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ کوئی گولہ سا گلے کی طرف چڑھ کر پھنس رہا ہے۔ مریضہ میں غشی کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔

یاد رکھیں اختناق کے معنی گھٹنا ہے اور اصطلاح طب میں سانس کا گھٹنا ہے جو عضلات میں تشنج و گھٹن سے پیدا ہوتا ہے۔

چونکہ عضلات رحم میں شدید تحریک ہوتی ہے جس کا تعلق غدد سے ہوتا ہے جنسی جذبات میں بھی تحریک پیدا ہو جاتی ہے یا جنسی جذبات میں تحریک سے اختناق کا مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

چونکہ ابھی عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے اس لیے پیٹ میں ریاح کی کثرت۔ قلب میں تیزی اور پھیپھڑوں میں خشکی کی وجہ سے اکثر سانس چڑھنے لگتا ہے غیر شادی شدہ عورتوں کی تحریک عضلاتی غدی اور شادی شدہ عورتوں کی تحریک غدی عضلاتی ہوتی ہے۔

یاد رکھیں عورت کی تخلیقی اہمیت کے تحت عورتوں میں عضلاتی تحریک نہیں ہونی چاہیے اس کی تحریک صرف غدی عضلاتی یا غدی اعصابی رہنی چاہیے لیکن جب ان میں حرکات یا جذبات یا اغذیہ کے اثرات سے عضلاتی تحریک شروع ہو جائے تو اکثر اختناق الرحم کی تکلیف پیدا ہو جاتی ہے۔

اسباب: جیسا کہ اوپر لکھ چکا ہوں کہ اختناق الرحم کے عضو اسباب عضلات

رحم کا ضرورت سے تیز ہو جاتا ہے۔

زیادہ تر شادی میں دیری اس کا سبب ہوتی ہے اس کے علاوہ حیض کی بندش۔ جنسی جذبات کا دیر تک دبے رہنا۔ شہوانی خیالات کا غالب ہونا۔ عشقیہ افسانوں اور ناولوں کا پڑھنا غصہ کے جذبات کا مسلسل قائم رہنا۔ عشق محبت میں ناکامی۔ جلق، مشت زنی شراب خانہ خراب کا کثرت استعمال۔ جنسی جذبات ابھارنے والی اغذیہ ادویہ کا کثرت سے استعمال اختناق الرحم کا سبب بن جاتے ہیں۔

علامات

مریضہ اچانک چیخ مار کر رونے لگتی ہے یا قہقہہ مار کر ہنسنے لگتی ہے اس کو ایک گولہ سا پیٹ میں اٹھ کر گلے میں جاتا محسوس ہوتا ہے۔ جونہی گولا گلے تک پہنچتا ہے تو وہ بے ہوش ہو کر آہستہ سے زمین پر گر جاتی ہے چھاتی کوٹتی ہے۔ سر کو پیچھے کی طرف جھکا دیتی ہے گلے اور سینہ کو آگے کی طرف اونچا کرتی ہے تاکہ گلے میں جو گولا اٹکا ہوا ہے وہ نکل جائے۔ مریضہ ہانپنے کانپنے لگتی ہے۔ چھونے سے چونکتی اور کبھی چپ چاپ پڑی رہتی ہے آخر کار کھلکھلا کر ہنس دیتی ہے یا رونے لگتی ہے اور دورہ ختم ہو جاتا ہے دورہ کے بعد اکثر پیشاب آتا ہے۔

علاج

چونکہ عضلاتی تحریک زوروں پر ہوتی ہے جس سے اس کی نسوانیت بھی متاثر ہو جاتی ہے لہذا اسے عورت کے اصل مزاج غدی اعصابی پر لانے کی کوشش کریں یعنی غدی اعصابی غذا و دوا دیں اللہ شفا دیگا

اگر لڑکی غیر شادی شدہ ہے تو اس کی فوراً شادی کر دیں، اگر جلد ممکن نہ ہو تو جنسی جذبات ابھارنے والے تمام اسباب کا سدباب کریں۔ جنسی ماحول سے دور رکھیں۔ چٹ پٹی اور مصلحے دار غذا روک دیں۔ بندش حیض ہو تو اس کا معقول علاج کریں۔ قبض نہ ہونے دیں دورہ کے وقت گلو سینہ

وغیرہ ڈھیلا کردیں۔ سر کو قدرے اونچا کردیں۔ منہ پر پانی کے چھینٹے ماریں۔ شدید حالتوں میں پنڈلیوں پر سنگیاں لگوائیں۔

نسخہ جات قانون مفرد اعضاء کے غدی اعصابی سے اعصابی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہے۔

ھوالشافی جدوار خطائی۔ عود صلیب۔ عقرقرحا۔ قلمی شورہ ہم وزن لیکر پیس لیں ایک ایک گرام صبح دوپہر شام دیں۔

ھوالشافی حب شفا۔ ۲ تریاق اور غدی اعصابی مسہل ملا کر دیں۔ غذا۔ غدی اعصابی دیں اللہ شفا دے گا۔

بقیہ ۱۵۴ سے آگے۔

ترکیب : دونوں کو کسی صاف برتن میں بند کرکے دھوپ میں رکھ دیں جب وہی آملہ میں جذب ہو جائے تو آملہ دھوپ میں خشک کرکے باریک پیس لیں۔

مقدار خوراک : ۲ تا ۴ رتی دن میں تین بار ہمراہ عرق چہار۔ یا قہوہ چلئے۔

افعال و اثرات : میں عضلاتی اعصابی ہے بچوں کے اکثر امراض میں آب حیات ہے

ان کے علاوہ غاریا کو بیا تحریک تجدید طب کے تمام عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی نسخہ جات بے حد مفید ہیں تفصیل کے لئے دیکھیں رہبر نظریہ مفرد اعضاء مرتبہ حکیم محمد دنیاپور۔

دق الاطفال کے لئے خصوصی پرہیز

دودھ، چاول، دلیا۔ حلوہ، سویاں، کھویا وغیرہ۔

بچوں کا سوکڑا یعنی دق اطفال

تعارف: ننھے بچوں کی نشو و نما رک کر تپ دق کے مریضوں کی طرح سوکھ کر کانٹا ہو جانا۔ بچوں کا سوکڑا کہلاتا ہے چونکہ یہ تکلیف بچوں کو تپلا اور دقیق کر دیتی ہے اس لئے اس نسبت سے اسے دق اطفال کہتے ہیں۔

علامات پانچ چھ ماہ تک بچہ تندرست رہتا ہے جب بچہ ماں کے دودھ کے علاوہ دوسری غذا کھانی شروع کر دیتا ہے نووالدین بار بار مقوی غذا کھلانا شروع کر دیتے ہیں تاکہ بچہ جلد موٹا تازہ ہو جائے لیکن عام اغذیہ کو بچہ ہضم نہیں کر سکتا جس سے اسے بدہضمی ہو کر اپھارہ۔ قئے کبھی دست آنے لگتے ہیں۔ والدین غذا درست کرنے کی بجائے بدل بدل کر مقوی اغذیہ زیادہ کھلاتے ہیں جس سے بچے کا معدہ امعا دودھ بھی ہضم کرنا چھوڑ دیتا ہے۔ دودھ پئے یا غذا کھائے براہ دست خارج ہو جاتی ہے۔ پاخانے کبھی ہرے کبھی پتلے آتے ہیں پیٹ میں ہر وقت گڑ گڑ ہوتی رہتی ہے۔ چہرے اور چوتڑ پر جھریاں پڑ جاتی ہیں

تشخیص تشخیص میں کوئی الجھن نہیں ہوتی کیوں کہ بچے کی شکل و صورت ہی سے ظاہر ہو جاتا ہے کہ اسے دق الاطفال ہے یعنی سوکڑے کا مرض ہے ڈاکٹر اور یونانی اطباء اسے تپ دق کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ بچوں کو تپ دق ٹی بی نہیں ہو سکتا کیوں کہ ان کا دودھ پینے کا زمانہ ہوتا ہے قانون مفرد اعضاء کے مطابق دق الاطفال اعصابی عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ یاد رکھیں بچوں کا مزاج اعصابی (تر) اور نوجوانوں کا عضلاتی (خشک) ہوتا ہے حقیقی تپ دق شدید خشکی سے ہوتا ہے جن مریضوں میں رطوبات انتہائی کم یا خشک ہو جاتی ہیں ان کے جسم کے عضلات سکڑ جاتے ہیں مریض کا چہرہ پچک جاتا ہے اگر ان کے پھیپھڑوں میں سوزش ہو جاتی ہے۔ شروع میں ہلکی ہلکی کھانسی آنے لگتی ہے جس میں غلیظ بلغم خشک ہو جائے

یا اس کا اخراج روک دیا جائے تو کھانسی سے بلغم کے ساتھ خون آنے لگتا ہے چونکہ پھیپھڑوں میں سوزش ہو چکی ہوتی ہے لہذا ہلکا ہلکا بخار رہنے لگتا ہے جوں جوں وقت گزرتا ہے مریض لاغر اور کمزور ہونے لگتا ہے اکثر قبض رہتی ہے قارورہ ہمیشہ تیل کی مانند آتا ہے اس کے برعکس بچہ کو دق الاطفال ہو اس کی علامات تپ دق کے مریض سے بالکل مختلف ہوتی ہیں۔ مثلاً ایسا بچہ اکثر قے کرتا ہے دودھ الٹتا ہے ان پچ پاخانے کرتا ہے پیشاب بار بار سفید رنگ کا کرتا ہے چونکہ دق الاطفال میں ایسے بچے مبتلا ہوتے ہیں جو موٹے تازے ہوتے ہیں جونہی ان میں اعصابی عضلاتی تحریک کا دور بڑھتا ہے وہ دق الاطفال جیسی خوفناک بیماری میں مبتلا ہو جاتا ہے جوں جوں رطوبات کا اخراج ہوتا ہے اس کے عضلات ڈھیلے اور لٹک جاتے ہیں۔ خاص کر بازو پیٹ اور چوتڑوں، چہرے کا گوشت، سوکھے چمڑے کی طرح لٹک جاتا ہے جو اس کی سب سے بڑی شناختی علامت ہے بعض کے پھیپھڑوں میں رطوبات کی سکریشن ہو کر کھانسی آنے لگتی ہے بخار رہنے لگتا ہے بلغم جو کثر قے کے ساتھ خارج ہوتی ہے کبھی کبھی زرد و غلیظ نہیں ہوتی اگر ہو جائے تو بچہ تندرست ہونے لگتا ہے۔

ایک اور تشخیصی علامت یہ ہے کہ کوئی ٹی بی والی دوا بچہ کو دی جائے فوراً نقصان کرتی ہے اس کے برعکس تپ دق والے مریض کو نقصان دینے والی ہر دوا غذا بچہ کے لئے مفید و موثر ہوتی ہے۔

خاص نقطہ و مغالطہ کی وجہ

تپ دق کے معنی ایسا بخار جو انسان کو دقیق و پتلا کر دے چونکہ سوکڑے و دق الاطفال میں مبتلا بچے پتلے اور دقیق ہو جاتے ہیں لہذا انہیں بھی تپ دق میں مبتلا سمجھ کر تپ دق کا علاج کرنا شروع کر دیتے ہیں۔ بنیادی اسباب کی طرف کوئی دھیان نہیں دیا جاتا جس سے اکثر بچے ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرجاتے ہیں۔

غذائی علاج صبح مربہ آملہ پیس کر چٹا دیں اور قہوہ پلائیں جس میں لونگ ایک عدد اور تھوڑی سی دار چینی ڈالی گئی ہو یا انڈا فرائی بھی دے سکتے ہیں۔ دوپہر: چینی روٹی اگر بچہ سالن کھا سکتا ہو تو کلیجی اور اوجھری بھون کر کھلائیں۔ رات: دوپہر والی غذا کھلا کر قہوہ پلا دیں۔

ٹکور: پیٹ پہ آٹے کا نمکین حلوہ تیل میں بنا کر اول ٹکور کریں پھر اوپر باندھ دیں۔

دوائی علاج حب دق الاطفال دو دو گولی صبح دوپہر شام ہمراہ چہار عرق اور سفوف آملہ ملا کر دیا گیا۔ غذائی اور دوائی علاج سے صرف ایک ماہ میں ہی بچہ بالکل تندرست ہوگیا بلکہ احتیاطی طور پر ایک ماہ کے لئے مزید غذائی علاج جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی۔

نسخہ جات

حب دق الاطفال: ہوالشافی: کشتہ صدف مروارید ۱ر تولہ، زہر مہرہ خطائی ایک تولہ، ناریل دریائی ایک تولہ، طباشیر اصلی ایک تولہ، دانہ الائچی خورد ایک تولہ پوست بلیلہ زرد ۱ر تولہ سفوف کلیجی بکرا جوان ۶ تولہ۔

ترکیب تیاری: سوائے سفوف کلیجی کے باقی تمام ادویات کو نہایت باریک پیس لیں بعد میں پسی ہوئی کلیجی ملا کر نخودی گولیاں تیار کریں۔

مقدار خوراک: ۱ تا ۲ گولی دن میں تین بار چار بار ہمراہ عرق چہار۔

افعال و اثرات: میں عضلاتی اعصابی ہے۔

بچوں کے ہرے پیلے دست، قے، عطاش، دق الاطفال وغیرہ کے لیے بے حد مفید ہیں۔ (تفصیل کے لئے دیکھیں سوانح حیات، موجد نظریہ مفرد اعضاء)

سفوف آملہ ہوالشافی: آملہ خشک صاف شدہ ۱۰۰ تولہ، دیسی آدھ سیر لونگ ۲ر تولہ۔

بقیہ ۱۵۱ پر

دماغ و اعصاب کے امراض

از حکیم انقلاب المعالج استاد صابر ملتانی ؒ

یادداشت گذشتہ صفحات میں اورام و سوزش کے متعلق ہم اپنی تحقیقات تفصیل کے ساتھ پیش کر چکے ہیں اور ساتھ ہی ورم سر (سرسام) کے مختلف اقسام کی مکمل تشریح کو بیان کر دیا ہے نیز سرسام غیر حقیقی میں تمام جسم کے اورام کا دماغ اور اس کے پردوں پر جو اثر اور تکلیف پیدا ہوتی ہے اس کو بھی بڑی شرط بسط کے ساتھ بیان کر دیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ان کے علاج کو سہل اور آسان طریق پر ذہن نشین کرا دیا ہے۔ گویا اس کی تفصیل اور تشریح کو پڑھ کر ہر معالج علاج سرسام پر مکمل طور پر قابو پا لیتا ہے۔

اس حقیقت سے کوئی معالج بھی انکار نہیں کرے گا کہ جس انداز اور طریق پر ہم نے یہ تفصیل و تشریح بیان کی ہے ہم سے قبل کسی نے نہیں کی یہی وجہ ہے کہ آج تک سرسام کو ایک انتہائی مشکل اور تقریباً ناقابل علاج خیال کیا جاتا ہے۔ سب سے اہم بات یہ ہے کہ فرنگی طب جس کو ماڈرن میڈیکل سائنس کے کمالات کا دعویٰ ہے اس کے متعلق بڑی وضاحت کے ساتھ لکھا ہے کہ اس نے سرسام کو پورے طور پر نہیں سمجھا اور خاص طور پر اس کی اقسام کو سمجھنے میں قدم قدم پر ٹھوکریں کھائی ہیں۔ الحمد اللہ جو معالج بھی اس سے مستفید ہوں وہ اسی حکیم مطلق کا شکریہ ادا کریں جس نے یہ علم و فن عطا فرمایا اور فرنگی طب اور ماڈرن سائنس کی غلطیوں سے محفوظ کر دیا جو معالج اورام و سوزش اور سرسام کی اس تحقیق اور روشنی کو اپنے ذہن میں محفوظ رکھیں گے وہ ہمیشہ فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائنس کی غلط تحقیقات اور بے معنی ریسرچ سے

پوری طرح محفوظ رہیں گے۔ یہی ہماری جدوجہد کا مقصد ہے۔

دماغ و اعصاب کے امراض

دماغ اور اعصاب کے کئی امراض ہیں صرف سرسام ہی ایک دماغی مرض نہیں ہے۔ سرسام (ورم دماغ) سر کا ایک انتہائی اور شدید مرض ہے اس کے مشکل اور شدید ہونے کی وجہ سے اس کو پہلے بیان کر دیا گیا ہے۔ کیونکہ اس کے علاج پر حاوی ہو جانے سے باقی امراض درد سر سے لیکر ورم دماغ تک اس کی سوزش اور ورم میں آجاتے ہیں۔ اور بعض امراض ایسے ہیں جو ورم دماغ کے دوران پیدا ہو جاتے ہیں۔ یا ورم دماغ کے پورے طور پر رفع نہ ہونے پر قائم رہ جاتے ہیں جیسے فالج اور استرخا وغیرہ وغیرہ۔ اب جب کہ ان امراض کو بیان کیا جائے گا تو سرسام کی روشنی میں بہت آسانی سے ذہن نشین ہو جائے گا۔ یہ بہت بڑا فائدہ ہوگا۔

فرنگی طب کی غلطیاں

سب سے بڑی بات جو ذہن نشین کرائی ہے وہ فرنگی طب کی غلطیاں ہیں جو دماغی امراض کے بیان میں کی ہیں۔ یعنی بعض دماغی اور اعصابی امراض کو دیگر اعضا کے تحت لکھ دیا ہے مثلاً لعاب دہن کا زیادہ ہونا۔ دل کا بڑھ جانا۔ ہیضہ، ذیابیطس، تلی کا بڑھ جانا اسی طرح بعض دیگر اعضا کے امراض کو اعصاب کے تحت لکھ دیا گیا ہے۔ تشنج، بیداری۔ اور جنون و نزلہ وغیرہ۔ یہ بات پھر ذہن نشین کرلیں کہ امراض سر اور امراض دماغ و اعصاب ایک ہی قسم کے نہیں ہو سکتے۔ امراض سر میں دماغ و اعصاب کے ساتھ ان کے پردوں کے امراض بھی شریک ہیں۔

ذیل میں دماغ اور اعصاب کے امراض کی فہرست درج کی جاتی ہے۔

خاص دماغ اور اعصاب کے امراض

۱۔ صداع بارد ساذج ۲۔ صداع بلغمی ۳۔ صداع شرکی بلغمی (سر سے لیکر پاؤں تک اعصابی سوزش) ۴۔ صداع قوت حس دماغی و اعصابی ۵۔ صداع جماعی ۶۔

صداع خماری ۷۔ صداع گرمی ۸۔ صداع خیشی ۹۔ نفخی دائیں طرف ۱۰۔ اعصابیہ
۱۱۔ سرسام بلغمی ۱۲۔ سدر ودوار، سر چکرانا۔ سبات (غفلت نیند) ۱۳۔ جمود۔
۱۴۔ نسیان ۱۵۔ مالیخولیا۔ ۱۶۔ داؤالکلب (جنون کلبی) ۱۷۔ جرع دماغی ۱۸۔ سکتہ
۱۹۔ استرخا ۲۰۔ فالج عصبی ۲۱۔ لقوی ۲۲۔ حذر ۲۳۔ اختلاج۔ آنکھوں کے امراض
جو دماغی اور اعصابی ہیں۔ ۲۴۔ رمد اور تکدر بلغمی ۲۔ دمعہ (ڈھلکہ) شب کوری ۴۔ ضعف
بصر بلغمی ۵۔ استرخاء الجفن ، ۶۔ بردہ (پلک کے دانے) کان کے امراض جو دماغی اور
اعصابی ہیں۔ ۱۔

۱۔ وجع الاذن ۲۔ دیدان الاذن ۳۔ سیلان الاذن۔ ناک کے اعصابی اور دماغی امراض
۱۔ زکام۔ ۲۔ زکام بلغمی ۳۔ عطاش ۴۔ بخر الانف ۵۔ دیدان الانف
ہونٹوں کے دماغی اور اعصابی امراض ۔ ۱۔ اختلاج الشفت ۲۔ تشقق الشفتین
منہ زبان اور گلے کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ قلاع ۲۔ کثرت بزاق ۳۔ بخر الفم
۴۔ ثقل اللسان، لکنت ۵۔ عظم اللسان ۶۔ بطلان الذوق ۷۔ بیاض اللسان ۸۔ سکتہ
اللسان۔

دانت اور مسوڑھوں کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ وجع الاسنان بلغمی ۲۔ وجع الاسنان
دردی ۳۔ تحریک الاسنان ۴۔ ذہاب ماء الاسنان ۶۔ حفر وقلح۔ دانتوں پر میل جمنا
۷۔ تبرید الاسنان۔ دانتوں کا بڑھنا۔ ۷۔ حکتہ الاسنان ۸۔ جریر الاسنان۔ دانت پیسنا
حلق ومری اور نرخرہ کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ استرخاء اللہات کو اگرنا۔
۲۔ استرخاء المری ۳۔ حکاک المری۔ ۴۔ عسر البلع بلغمی ۵۔ ورم المری ۶۔ پھیپھڑوں
اور سینہ کے دماغی و اعصابی امراض۔ ضیق النفس بلغمی ۲۔ سعال بلغمی۔

دل کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ عظم القلب
پستان کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ کثرت اللبن ۲۔ عظم الثدی۔

معدہ اور آنتوں کے اعصابی امراض۔ ۱۔ کراکر معدہ و امعا ۲۔ سقوط الشہتا۔ ۳۔ خلت الغیثان والسہوع والقی ۴۔ علت العطش ۵۔ ہیضہ ۶۔ اسہال۔

جیگر و طحال کے دماغی و اعصابی امراض ۱۔ ضعف کبد ۲۔ عظم طحال ۳۔ علت الابدان۔

مقعد کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ استرخاء المقعد ۲۔ النوامیر۔

گردہ و مثانہ کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ ضعف کلیہ ۲۔ ذیابیطس ۳۔ البول فی الفراش ۴۔ سلسل البول ۵۔ استرخائے مثانہ ۶۔ استرخاء قضیب۔ ۷۔ جریان منی

جوڑوں کے دماغی و اعصابی امراض۔ وجع المفاصل۔ ۲۔ عرق النساء

رحم کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ جبس الطمث ۲۔ حکتہ الفرج ۳۔ استرخاء المہبل۔ ۴۔ سیلان الرحم ۵۔ اسقاط الرحم ۶۔ اسقاط حمل

جلد کے دماغی و اعصابی امراض۔ ۱۔ الطاعون۔ ۲۔ الخنازیر ۳۔ الثور

جلد کے دماغی و اعصابی امراض و بخار۔ ۱۔ حمٰی بلغمی ۲۔ حمٰی دموی ۳۔ الحمیہ والجدری۔ ۴۔ محرقہ دماغی۔

دماغ اور اعصابی امراض کی یہ فہرست ہے ایک طرف امراض کا علم ہوتا ہے۔ دوسرے علامات کا یقینی پتہ لگتا ہے۔ یعنی جب بھی جسم میں کسی مقام پر دماغی اور اعصابی ہوگا۔ تو یہ امراض اس پر علامات کا بھی کام دیں گی۔ یہ ناممکن ہے کہ دماغی اور اعصابی امراض صرف اسی مقام پر محدود رہیں اور دیگر مقام پر اثر نہ ہو بس ان کو ذہن نشین کرلیں۔ علاج پر دسترس حاصل کرنے کا راز ہے

حکیم محمد عارف صاحبزادہ الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری کی

زیر طبع کتب

(۱) نفسیاتی امراض بالمفرد اعضاء
(۲) طبی ڈائیریکٹری (حصہ سوم)
(۳) موٹاپا قابل علاج ہے؟
(۴) جب علاج ناکام ہوتا ہے۔
(۵) سمیات کے تریاقات
(۶) تاریخ طب واطباء (حصہ دوم)
(۷) طبی مشورے (حصہ سوم)
(۸) بواسیر کا کامیاب علاج
(۹) امرض مخصوصہ مردانہ
(۱۰) فالج کا کامیاب علاج
(۱۱) تشریح فارماکوپیا
(۱۲) طب نبوی ﷺ اور قانون مفرد اعضاء
(۱۳) نئے یقینی و بے خطا مجربات
(۱۴) بے اولادی کا کامیاب علاج
(۱۵) تھیلا سیمیا اور لیوکیمیا کیا ہے؟
(۱۶) دودھ میں شفاء
(۱۷) چارٹ اناٹومی وفزیالوجی
(۱۸) چارٹ خواص ستہ انسانی
(۱۹) چارٹ نظام اخراج بول
(۲۰) تشریح اعضائے انسان حصہ سوم
(۲۱) غذاؤں کے خواص بالمفرد اعضاء
(۲۲) A.B.C آف قانون مفرد اعضاء
(۲۳) جلدی امراض
(۲۴) قانون مفرد اعضاء اور نفسیاتی علاج

ناظم طباعت و اشاعت

حکیم محمد عارف چیف ایڈیٹر ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور ضلع لودھراں

یٰسین دواخانہ وطبی کتب خانہ علم دین سنٹر بالمقابل کربلا گامے شاہ لاہور

فون دنیاپور مطب 0608-304773 موبائل 03017501019

لاہور مطب 042-7913704-7358721 فون لاہور موبائل 03334229479

دنیا کے لئے ایک باقاعدہ (سسٹومیٹک) طریقہ علاج کی ضرورت ہے!

میں نے اس باقاعدہ (سسٹومیٹک) طریقہ علاج قانون مفرد اعضاء کے تحت 1967 میں کتب لکھنا شروع کیں میری سب سے پہلی کتاب تعارف قانون مفرد اعضاء تھی اس کے بعد رہبر نظریہ مفرد اعضاء لکھی ان دونوں کتابوں کی درستگی استاد محترم حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانیؒ نے خود کی تھی اس کے بعد یکے بعد دیگرے مزید 34 کتب اور 300 ماہنامے لکھ کر شائع کئے کچھ کتابیں ابھی زیر طبع ہیں وہ بھی تکمیل کے مراحل میں ہیں جو انشاء اللہ بہت جلد شائع ہوں گی

حکیم محمد یٰسین

* میرا مطب حصہ دوم
* تحقیقات ادویہ سازی حصہ دوم
* تحقیقات تشریح اعضائے انسان حصہ دوم
* تاریخ طب و اطباء حصہ دوم
* تعارف اطباء معالجین قانون مفرد اعضاء
* ایڈز اور قانون مفرد اعضاء
* ہیپاٹائٹس اور قانون مفرد اعضاء
* طب نبوی اور قانون مفرد اعضاء
* تشریح فارماکوپیا
* کینسر اور قانون مفرد اعضاء
* ادویات کے مختلف زبانوں میں نام
* نئے یقینی و بے خطا مجربات